

انوارِ طالب

(مجموعہ کلام)

عالی جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دِتا طالبؒ نقشبندی مجددی جماعتی

خلیفہ مجاز پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

ن و القلم و ما یسطرون

(قلم اور ان کے لکھے کی قسم)

انوارِ طالب

مجموعہ کلام

عالی جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا طالبؒ نقشبندی مجددی جماعتی

باھتمام

صاحبزادہ الحاج ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب

سجادہ نشین درعالیہ طالبیہ کنجاہ شریف ضلع گجرات

مطبع ———— شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور
اشاعت ———— سوم
تعداد ———— پانچ صد
ہدیہ ———— -/۴۰ روپے
کتابت ———— نذیر الحسن بمقام سیکھواں تحصیل ڈسکہ
(ضلع سیالکوٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین و دُنیا کی سعادت پھر مِلے
گر شریعت پر عمل پیرا رہے
دِینداری حق پرستی ہے یہی
نہ خلافِ شرع ہو کام کوئی بھی
عزت دنیا نجات اُخروی
چاہیئے گر کر نبیؐ کی پیروی

موضوعات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ اوّل

انوارِ طالب جو بفضلِ تعالےٰ تیسری بار منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہو رہی ہے۔ اعلیٰ حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب گنجاہی نقشبندی، مجدّدی، جماعتیؒ کا مجموعۂ کلام ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا، رسالت مآبؐ کی تعریف و توصیف کی۔ مسلمانوں کے اصلاح احوال

خطاب نبوی مسلمانوں کے اصلاحِ احوال وطنِ عزیز سے محبت اور لگاؤ کا اظہار ہے۔ بسوں کے ذریعہ حج اور حرمین الشریفین کی حاضری کے علاوہ بہت سے دیگر اصلاحی موضوعات شامل ہیں۔ نیز تصوف اور طریقت کے اسرارِ و رموز کو نہایت آسان اور دلنشین انداز میں قارئین کرام کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ تصوف کوئی نئی چیز نہیں بلکہ عین اسلام ہے۔

تعارف

جناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب کنجاہی نے ہمارے قریبی زمانہ میں ۷۲ سال تین ماہ ۱۹ روزہ مستعار زندگی میں نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان، برما، جزائر انڈمیان سعودی عرب، عراق، مصر، فرانس اور انگلینڈ جیسے دور دراز ممالک میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، جماعتیہ کی تبلیغ کو اپنا مشن بنا کر ایک انبوہ کثیر کو اس وقت جبکہ ان ممالک میں کفر و الحاد اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ رشد و ہدایت کی شمع روشن کی اور راہ گم کردہ انسانیت کو زندگی کے صحیح مقصد اور حقیقت سے روشناس کرایا۔

آپؒ کنجاہ شریف کے ایک معزز کشمیری خاندان میں جناب شیخ پیر بخشؒ کے ہاں ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے آپ کے آباؤ اجداد خوش عقیدہ متقی و پرہیز گار تھے۔ آپؒ نے قرآن کریم اور دیگر مروجہ ابتدائی تعلیم کنجاہ شریف میں حاصل کی اور گجرات میں میٹرک پاس کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے فوج میں ملازمت اس لیے پسند فرمائی کہ دورانِ ملازمت مختلف مقامات پر جانے کا اتفاق ہوگا اور شاید کسی اہل اللہ سے شرف ملاقات نصیب ہو جائے۔

۳۔ جناب ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مئی ۱۹۰۹ء میں اعلیحضرت امیر ملت قبلہ عالم شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔

۴۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران جناب حضور ڈاکٹر صاحب کو عرب انڈونیشیا اور برما کے علاوہ یورپ جانے کا اتفاق بھی ہوا۔ فرانس اور انگلینڈ میں کافی عرصہ مقیم رہے عیش و عشرت کے دلدادہ دیگر فوجی ملازمین یورپ کی رنگینیوں میں محو تماشا رہتے آپ کی کوششوں کی بدولت بے شمار (انگریز عیسائی) اور دیگر مذاہب کے غیر ملکی باشندے اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں اعلیٰ حضرت امیر ملت نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا خرقہ خلافت پانے کے بعد جب آپ واپس پورٹ سعید (مصر) جائے ملازمت پر پہنچے تو فوج کے جوان اور چند مصری آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے ہ

۵۔ جناب ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سر فہرست تھے جنہوں نے اعلیحضرت امیر ملت قبلہ شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر گھر بار کاروبار، عزیز و اقارب چھوڑ کر شدھی کی تحریک میں جوش عمل کا مظاہرہ کیا۔ اس تحریک کا مقصد ہندوستان کے بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے ہندو بنانا تھا۔ اسی سلسلہ میں ہندوؤں کے متعصب لیڈر لالہ لاجپت رائے سبھتہ دیو اور شردھانند وغیرہ کھلم کھلا مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتے تھے اور مہاتما گاندھی جیسے بگلا بھگت لیڈر در پردہ معاونت کر رہے تھے۔ مسلمانوں کے مرتد ہونے پر ان کے نکاح میں ہندو لڑکیاں دی جاتیں ان کے قرض ادا کیے جاتے نیز دیگر بہت سی سہولتوں کے چکے دیئے جاتے

تھے اس تحریک کا زیادہ زور صوبہ آگرہ (بھارت) میں تھا آپ نے اعلیحضرت امیر ملتؒ کی سرکردگی میں دیگر اکابرین کے ہمراہ اس علاقہ میں اس تحریک کو روکنے میں دن رات محنت شاقہ سے کام کیا ان لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا اور جو لوگ دین اسلام سے برگشتہ ہو چکے تھے انہیں دوبارہ اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا اس وسیع و عریض علاقہ میں بے شمار دینی مدارس اور مفت ڈسپنسریاں قائم کی گئیں موضع نوگانواں ضلع متھرا کے ہسپتال میں آپ کی تعیناتی تھی آپ کی قابلیت ہمدردی اور حسنِ اخلاق نے نہ صرف مریضوں کی جسمانی بیماریوں کا ہی علاج کیا بلکہ ان کی دینی اور روحانی امراض بھی جاتی رہیں۔ دینی مدارس میں بھی آپ دین اسلام کی تبلیغ کرتے اور ہندو بنیئے کی عیاریوں کا پردہ چاک کر کے تصویر کا صحیح رُخ پیش کرتے نتیجہ یہ ہُوا کہ اس علاقہ کے دیہاتی چند سال کی مساعی جمیلہ سے نہ صرف دوبارہ آغوشِ اسلام میں آگئے بلکہ ہندو آریوں کی فریب کاریوں کا پول کھول کر ہندوؤں کو داخل اسلام فرماتے رہے۔

۶۔ ۱۹۳۱ء میں ریاست کشمیر کے ایک غیر مسلم نے قرآن پاک کی توہین کی۔ مسلمانان کشمیر نے اس واقعہ سے متعلق مہاراجہ کشمیر کے پاس معروضات پیش کیں۔ جو نظر انداز کر دی گیئں۔ اس واقعہ نے اسلامیان پاک و ہند کو مشتعل کر دیا۔ چنانچہ حضرت امیر ملت محدثؒ علی پوری نے مسلمانان برصغیر کو بالعموم اور انجمن خدام الصوفیہ کو بالخصوص اس تحریک میں حصہ لینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی سرکردگی میں انجمن خدام الصوفیہ کنجاہ ضلع گجرات نے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ جلوس کی قیادت کر رہے تھے کہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں آپ کو دیگر سرکردہ رفقاء کے ہمراہ گرفتار کر کے دو

ماہ کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔ ۱۱ جنوری ۱۹۳۲ء کو عدالت میں سماعت ہوئی جس پر آپ کو سات ماہ کی قید کا حکم سنا کر ملتان جیل منتقل کر دیا گیا۔ جہاں پہلے ہی اس تحریک میں گرفتار پنجاب کے بہت سے نامور علماء کرام موجود تھے۔

۷۔ آپ تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے۔ اعلیحضرت امیرِ ملت رح کی سرکردگی میں آپ نے جگہ بجگہ تشریف لے جا کر مسلمانوں کو علیحدہ وطن کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ اور واضح کیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس عظیم مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے انفرادی طور پر اپنے دوستوں کو خط و کتابت کے ذریعہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی بھرپور پشت پناہی کے لیے ہدایات فرماتے رہے۔

۸۔ دین حق کی تبلیغ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کی غرض سے آپ رح نے حلقۂ ذکر کی مجالس کا اہتمام فرمایا۔ جہاں سب دوست امیرانِ حلقہ کے مکان پر ہفتہ وار اکٹھے بیٹھ کر ختم خواجگان پڑھتے اور دینی مسائل سے مستفیض ہوتے۔ شہر لاہور کو ہر دور میں تبلیغ حق کی اشاعت کے لیے کلیدی حیثیت حاصل رہی ہے۔ حضرت سید میراں حسین شاہ زنجانی رح حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رح۔ حضرت ایشاں نقشبندی رح حضرت خواجہ طاہر بندگی رح۔ حضرت شیخ سعدی بلغاری رح۔ حضرت میاں میر صاحب رح اور دیگر بے شمار اولیائے کرام سرزمین لاہور میں اسلام کی اشاعت کے لیے سرگرم عمل رہے ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح نے اپنے ایک پیر بھائی خلیج خان رح جو لاہور کے صوبے دار تھے انہیں اجرائے شریعت پر ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

"آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں آپؒ کے وجود سے بہت سے احکام شرعیہ نے رواج پیدا کر لیا ہے۔ دین کو تقویت اور ملت بیضاء کی تائید ہوتی ہے۔ یہ شہر فقیر کے نزدیک ہندوستان کے تمام شہروں میں قطب ارشاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر کی خیر و برکت تمام شہروں پر اثر ڈالتی ہے۔ اگر اس شہر میں دین کو رواج حاصل ہوا۔ تو سب جگہ ایک قسم کا رواج پیدا ہو جائے گا۔ حق سبحانہٗ آپ کی مدد فرمائیں۔"

اندازہ فرمائیں بزرگانِ کرام اس شہر کو کس قدر اہمیت دیتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا تصرف تھا کہ جناب ڈاکٹر صاحبؒ نے بھی تبلیغ حق اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کے لیے خصوصاً اس شہر پہ توجہ فرمائی۔ لاہور میں یارانِ طریقت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر لاہور میں حلقہ بندی کر کے ہفتہ میں ایک دن ختم خواجگان پڑھنے کی اجازت فرمائی۔

۱۹۵۲ء میں آپؒ نے انجمن خدام الصوفیہ لاہور برانچ کی بنیاد رکھی۔ نومبر ۱۹۵۳ء میں انجمن ہذا کے زیرِ اہتمام گڑھی شاہو لاہور میں آپ کی زیر صدارت پہلا تبلیغی جلسہ عام منعقد کرایا۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ آج کل یہ سالانہ جلسہ جناب الحاج سجادہ نشین دربار عالیہ کنجاہ شریف کی زیر صدارت ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

آپؒ نے تبلیغ کو منظم طریقہ سے آگے بڑھانے کی خاطر انجمن خدام الصوفیہ

کنجاہ شریف ضلع گجرات کی بنیاد ڈالی اور ساتھ ہی ساتھ ہر سال کنجاہ میں سالانہ تبلیغی اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ انجمن ہذا کے زیرِ اہتمام ۱۹۵۰ء میں جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی زیرِ سرپرستی پہلا تبلیغی جلسہ ہُوا۔

۹۔ آپؒ ۸ رفروری ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ آخری یادگار تبلیغی دورہ کے لیے کنجاہ شریف سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ حسبِ معمول راستہ میں وزیرآباد اپنے مقبول و محبوب خلیفہ مجاز صاحب، باباجی ملک فیروز خاں صاحبؒ کے پاس نمازِ ظہر تک قیام فرمایا۔

۱۰ رفروری ۱۹۵۸ء بروز پیر لاہور سے مضافات ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ بلندپور۔ مولاپور۔ کبیروالا۔ خانیوال۔ کوٹ میلا رام ہوتے ہوئے ماہنی سیال تشریف لے گئے۔ ۲ رمارچ ۱۹۵۸ء کی رات بارہ بجے تک سلسلہ وعظ و نصیحت جاری رہا۔ تین گھنٹے آرام فرمایا۔ تین بجے نمازِ تہجد کے لیے بیدار ہُوئے۔ فراغت کے بعد خود وضو بنایا۔ نوافل تہجد ادا کئے۔

وہیں تبلیغ دینِ متین کے دوران مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۵۸ء بروز پیر نمازِ فجر کی سجدہ ریزی کے فوراً بعد آپؒ نے ربِ جلیل کو لبیک کہا۔

جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی رحلت کے بعد جناب الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ سجادہ نشین نے آپؒ کے مشن کو بطریقِ احسن نبھایا۔ اپنا سرمایۂ حیات اسلام کی سربلندی کے لئے وقف فرمادیا۔ تیس برس تک سلسلہ عالیہ کی آبیاری اور گرانقدر خدمات کے بعد ۱۶ مئی ۱۹۹۰ء

بروز بدھ رحلت فرمائی۔ کنجاہ شریف میں اس مرکز فیض کو جاری و ساری رکھنے کے لئے اعلحضرت عظیم البرکت الحاج حافظ پیر سید افضل حسین شاہؒ صاحب سرکار علی پوری نے جناب خواجہ صاحب کے فرزند خورد جناب صاحبزادہ ڈاکٹر الحاج محمد ضیاء اللہ رُوح الامین صاحب کو دستار خلافت عطا کر کے اس منصب جلیلہ پر فائز فرمایا۔ آپ خلق خدا کو راہ ہدایت کی طرف راغب کرنے کے ساتھ ساتھ سروسز ہسپتال لاہور میں میڈیکل آفیسر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے زیرِ انتظام عرس مبارک اور انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ جلسہ ہر سال ماہ اپریل کے دوسرے جمعہ و ہفتہ کو کنجاہ شریف ضلع گجرات میں مزار اقدس پر واقع وسیع و عریض جامع مسجد النُّور میں منعقد ہوتا ہے۔

حمدِ ربِّ باری تعالیٰ

کلام حضرتِ طالبؒ تو ہے مینارِ نور
قاری کے لئے عرفان ہے ربِّ غفور

(عبدالرحمٰن)

حمد باری تعالیٰ

اے خدا اے خالقِ موت وحیات — اے خدا اے مالکِ کل کائنات

شکر تیرا ہو سکے کس سے ادا — ہو بیاں کس سے تیری حمد وثنا

تیری قدرت کیا بیاں ہو اے قدیر — ہوگیا کُن سے عدم صورت پذیر

ہے محیطِ کل تیرا علم اے علیم — علم کبھی خلق کا تیرا قدیم

تو وہ زندہ ہے نہیں جس کو فنا — ماسوا تیرے ہیں سب موت آشنا

نعمتیں اتنی تری ہیں بے شمار — کوئی کر سکتا نہیں ان کو شمار

فضل تیرا صاحب فضلِ عظیم — لطف تیرا صاحب لطفِ عمیم

جنتی کر دے بڑے بدکار کو — شاہ کر دے مفلس ونادار کو

مفلس ونادار ہے طالبؔ شہا
اک نظر ہو جائے بہرِ مصطفےٰ

اللہ

خالقِ کون و مکاں اللہ ہے — حکمراں کُن فکاں اللہ ہے

فاطرِ ارض و سما اللہ ہے — مالک یوم جزا اللہ ہے

زندگی بخش جہاں اللہ ہے — مارتا بے گماں اللہ ہے

کون اللہ کے سوا معبود ہے — کون اللہ کے سوا موجود ہے

لا الٰہ دیکھ لے قرآن میں — نیستی ہے عالم امکان میں

ہے وہی اللہ ربّ العالمین — حمد کل ہے حق اسی کا بالیقین

اس کی قدرت کے مظاہر ہر کہیں — کیوں نہ پھر وہ ہو الٰہ العٰلمین

ہے وہی اک مبدعِ کل کائنات — گر وہ چاہے موت کو کر دے حیات

خاک کے پتلے کو گویا کر دیا، — ذات سے اپنی شناسا کر دیا

حمد تیری کر سکے طالبؔ بیاں — ذرۂ لاشئے کو کب تاب و تواں

اے خدا۔ اے خالقِ ارض و سما — اے۔ خدا۔ اے خالقِ صبح و مسا

دستِ قدرت میں تیری سب کائنات — مالکِ کل، خالقِ موت و حیات

تیری قدرت سے ہوا سب کچھ عیاں
کھل گیا عالم پہ رازِ کن فکاں !

آگ اور پانی۔ ہوا اور خاک سب تیرے فرماں پہ ہیں چلتے روز و شب
نور کو چاہے تو کر دے نار تو نار کو چاہے کرے گلزار تو
تو کرے آتش کو آبِ خوشگوار
اور چاہے گر کرے پانی کو نار
تو وہ خالق ہے کہ انساں کیلئے زندگی کے سارے ساماں کر دیئے
تھا نہ انساں کا ابھی نام و نشاں سارے سامانوں سے پُر تھا یہ جہاں
بے طلب تو نے دیا سب کچھ ہمیں
بے حساب و بے عدد دیں نعمتیں
مانگنے پر کیا نہیں دے گا ہمیں تجھ سے ہی ہوتی ہیں صادر بخششیں
جب عدم میں تھے کہاں تھی یہ طلب بے سبب کر دیں عطائیں اسکی سب
تو نے ہی کر دی ہے پیدا اب طلب
تا کہ جو مانگے وہ پائے بے تعب (رنج)
کر عطا طالب کو قربِ جاوداں
غیر کا دل سے مٹے نام و نشاں

طالبؔ بدرگاہ ربّ غفور

نفی جو آگئی غیر اللہ کی　　تو ثابت ہوگئی ہستی خدا کی
رکھا تو نے خود اپنا نام سبحان　　بیاں کیا کر سکے بندہ تیری شان
الٰہی پاک اور بے عیب تو ہے　　میرا ظلم آشکارا چار سو ہے
نہیں معبود ہے کوئی مگر تو　　بغاوت ہے مری مشہور ہر سو
تو خالق مالک و رحمان میرا　　میں ہوں کمبخت نافرمان تیرا
میری گستاخیاں بوقلموں[١] ہیں　　مری بے باکیاں حد سے فزوں ہیں
لیا کیا خاک تجھ کو مان میں نے　　نہ مانا ایک بھی فرمان میں نے
ستایا نفس امّارہ نے مجھ کو　　بھلایا راستے سیدھے سے مجھ کو
مرا انجام یا ربّ پُرخطر ہے　　مرا ہر کام ہی زیر و زبر ہے
تو ہی پشت و پناہ ہے بے کسوں کا　　مداوا ہے تو ہی خستہ دلوں کا
تیری رحمت ہے ملجا آرزو کا　　سہارا رہ گیا لا تَقنَطُوا کا
تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں میں　　سوا تیرے کہاں پاؤں اماں میں
تو ہے پاک۔ پاک محبوں کے صدقے　　مجھے بھی ہر طرح سے پاک کر دے
بچا لے ہر طرح کے فکر و غم سے　　رہا کر دے مجھے رنج و الم سے
ہے طالبؔ بے نوا تیرے حوالے　　پناہ اپنی میں لے۔ اپنا بنا لے

---

[١] طرح طرح کی۔ رنگ برنگ

بدرگاہِ الٰہی

اپنی پناہ میں لے اور اپنا ہی بنا لے — دنیا کے مخمصوں سے اے رب مجھے چھڑا لے
مٹی کا بت بنایا اور روح اپنی ڈالی — علمِ الٰہی کے بھر بھر بھر دیئے پیالے
جنّت کو گھر بنایا، پھل کون سا نہ کھایا — پہنائے مجھ کو برسوں میں جنّتی دوشالے
مسجودِ کل ملائک اور اشرف الخلائق! — خَلَقْتُکُمْ سے میرے سب کچھ کیا حوالے
اپنے لئے بنایا تو نے مجھے خدایا — اِلَّا لِیَعْبُدُوْن کے مجھ سے لئے قبالے
اے کاش! ذمہ داری میں اِک خدائی ساری — میں ہونا نہ یہ ہوتی اے رب مجھے بچا لے
تیرا ہی ہوں میں بندہ تو نے کیا ہے پیدا — اپنوں کو کون کرتا ہے غیر کے حوالے
نہ کوئی جستجو ہے نہ کوئی آرزو ہے — اور نہ میں مانگتا ہوں جنّت کے ترنوالے
میں ہوں تیری طلب ہو دل ہو تیری تڑپ ہو — رگ رگ میں تو ہی تو ہو کون اور مجھے سنبھالے
آنکھوں میں نور تیرا، دِل میں ظہور تیرا — تسکین بخشِ جاں ہوں جلوے ترے نرالے

طالب نہ ہو تمہارا، ظالم ہے وہ ناکارہ
ملتے ہیں تم پہ وہ جو بنے ہیں بھولے بھالے

مناجاتِ مسلم

خداوندا تیرے دربار میں مسکین حاضر ہے
میری صورت سے ہی رازِ دل غمگین ظاہر ہے
عیاں را چہ بیاں۔ تو عالم غیب و شہادت ہے
نظر رکھنا بطونِ قلب پر تیری ہی عادت ہے
نہیں حاجت بیان کی سامنے تیرے کیا بولوں
تو واقف ہے دلوں کے راز سے میں کیا زبان کھولوں
تو یہ بھی جانتا ہے۔ اب کہ میرا مدعا کیا ہے
تیری سرکار میں یارب مری اب التجا کیا ہے
کئے سے اپنے نادم ہوں گناہوں سے ہوں شرمندہ
تیرے حکموں کو چھوڑا ہے عمل نامہ پراگندہ
میں مسلم ہوں سیہ رُو ہوں۔ تیرے محبوبؐ کی امت
عقوبت بڑھ گئی حد سے بچالے ازرہ رحمت

ندامت سے بسر دربار یہ سر اُٹھ نہیں سکتا ،
گناہوں سے سے زیر بار یہ سر اُٹھ نہیں سکتا
معافی چاہتا ہوں اے خدا اپنے گناہوں کی
تو سُنتا ہے ہمیشہ بےکسوں اور بے پناہوں کی

چہار اطراف سے کفار کے نرغے میں آیا ہوں
تُلے ہیں سب مٹانے پر یہی فریاد لایا ہوں
یہ سچ ہے گر کہ جو کچھ بانیٔ اسلام لائے ہیں
وہ تیرے ہی پیارے ہیں تیرا پیغام لائے ہیں
تو مسلم کو بچالے بانیٔ اسلام کے صدقے
پھر یرا کر بلند اس کا اسی پیغام کے صدقے

جہاں میں پھر مسلمانوں کا یارب بول بالا ہو
تیرے اسلام کا اک بار پھر گھر گھر اُجالا ہو
دُعا طالبؔ کی سن لے اب مری سو بار توبہ
مری توبہ! مری توبہ، مری توبہ ، مری توبہ

راز و نیاز

یا الٰہی معاف کر دینا / اور جھولی میری بھی بھر دینا

اک تیرا ہی میں تو ہوں طالبؔ / غیر کو دُور مجھ سے کر دینا

وعدہ وصل پر چلے تھے ہم / راہ تیری میں جبکہ رکھا قدم

دوڑ کر آؤں گر چلے طالبؔ / راستہ میں ہی وصل ہو باہم

آ کہ جان بیقرار ہے میری / روز و شب انتظار ہے تیری

اپنا کہہ کر نہ چھوڑا طالبؔ کو / جان بھی اب نثار ہے میری

عمر بھر کی ہے جستجو تیری / کی تلاش ہم نے چارسو تیری

تجھ کو پانے میں کھو گیا طالبؔ / وائے جس نے کی آرزو تیری

مُناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بختِ من بیدار بادا | مرا لطفت ہمیشہ یار بادا
ضعیف و ناتواں و خاکسارم | بجز تو ہیچ کس یارے ندارم
اجیبُ دعوت الداع بگفتی | دعائم را بجز دارم نہفتی
یقین دارم کہ رب العالمینی | ز محتاجاں چرا فارغ نشینی
سزاوار ہمہ حمد و ثنای | بجز دیگراں جلوہ نمائی

توی محبوب بر حق جز تو کس نیست
مکاں را لامکاں بودن ہوس نیست

رباعیات

خدارا! ز طالب شنو این حکایت
که هر روز بکند ز حالش شکایت
ز هجرت پراگنده حالش بگشته
جمالت نمائی به بخشی ولایت.

بپرس از بپرسی ز طالب حکایت
نه کردی تو خویش بکند شکایت
بفضل خدا پیش خدا همره او
ندا ندکه این هم نشانِ ولایت!

خدایم مرا کرد بهر چه کارے
که گاهے نیاید ز من هیچ کارے
بلطف و کرامت مرا گر ببیند
شوم در دو عالم چه خوش روزگارے

خدارا حبیبِ خدا جلوه فرما
ز تقصیر ناکردنی عفو فرما
نه بینم ترا گرچه نقصان لازم
که از دیدنت گشته چشم من اعمیٰ

خدایا مرا گر نمائی حبیبت؟
که در هجر اوام بے در مصیبت
ز فضلت جمالش شود گر میسر
تا در صحبت او شوم هم قریبت

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق
ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

شانِ مصطفیٰؐ

محبّت اشد شرطِ ایماں بتائی
خدا کی محبّت کی کیا حد بڑھائی

نظر غیر پر کرنا ممنوع ٹھہرایا
نظر ہے محبّت کا ہی تیر بھائی

مرادُ النبی "سے محمدؐ بتایا
جو خیرالبشرؐ بن کے دنیا میں آیا

نبیؐ مومنوں کو ہیں جانوں سے اولیٰ
اکوُنَ اَحبَّ حدیثوں میں آیا

نبیؐ غیر اللہ میں گرچہ ہے شامل
محبّت ہے دونوں کی ایمان کامل

خدا کی محبّت سے پہلے، نبیؐ کی
نبیؐ کی ملے۔ ہو خدا کی بھی حاصل

وجودِ خدا آیا پہلے نبیؐ سے
ظہور اپنا فرمایا بعد از نبیؐ سے

رسُولِ خدا پر جو ایمان لایا
اُسی نے پڑھا لَاَ اِلٰہَ نبیؐ سے

نبیؐ نے خدا کا تعارف کرایا
خدا نے بھی حضرتؐ کو سچا بنایا

نبیؐ کی اطاعت ہے طاعت خدا کی
اُسی سے ہے ممتاز اپنا پرایا

محمدؐ نبیؐ ہے۔ خدا ہی خدا ہے
نبیؐ کو خدا کہنا ہی کب روا ہے

نبیؐ کو نہ جانے تو مومن نہیں ہے
اگرچہ وہ بندہ خدا پر فدا ہے

جو شانِ محمدؐ سے جاہل ہیں بندے ۲ وہ آیاتِ قرآں سے غافل ہیں بندے
رفعنا کی رفعت سے کیا بے خبر ہیں — وہ شانِ خدا سے جاہل ہیں بندے

جو شانِ نبیؐ کو گھٹاتا ہے بندہ ۳ انھیں مثل اپنے بتاتا ہے بندا
نظر مثل کفار ظاہر پہ اس کی — بصیرت نہیں کچھ وہ رکھتا ہے بندا

خدا جانتا ہے نبیؐ کی بصیرت ۴ کہ سب انبیاء پر انھیں دی فضیلت
وہ بعد از خدا تھے خدائی سے افضل — بشر بے بصر جانے کیا اُن کی عظمت

بشر تھے وہ بے مثل، بشر ہم ہیں باشر ۵ ہے ثابت اَلَم نَشرَح سے اے برادر
حقیقت کو اپنی جو جب تو تو جب تو — نہ ہم مثل ان کی نہ اُن کے برابر

نبیؐ جی کا ہے علم علمِ خدا سے ۶ جو کچھ جانتے تھے۔ تھا اُنکی عطا سے
جو مانے نہ یہ کہ۔ نبیؐ غیب داں تھے — وہ منکر ہوا گویا علمِ خدا سے

جسے عشق سچّا ہے حضرت کا حاصل ۷ تو حضرت پہ ہے اُن کا ایمان کامل
محبّوں کی جاں ذکرِ محبوب کرنا — ہے طالب سدا وصفِ حضرتؐ پہ مائل

محمدؐ کا کلمہ جو پڑھتا ہے بندا ۸ وہ حقدار جنّت کا بنتا ہے بندا
وہ احمق ہے گستاخ اور بے ادب جو — انھیں مثل اپنی سمجھتا ہے بندا

نبیؐ جی کو کہتے ہیں بندا ہما سا ۹ محبّت کا بھی ساتھ کرتے ہیں دعویٰ
محبّ اور محبوب میں نقص دیکھے — نہیں کفر یہ گر۔ تو پھر کفر کیا ہے؟

رباعیات

(در شانِ مصطفیٰ ﷺ)

رسول اللہ تھے شارح قوانینِ خدائی کے
انہوں نے کر دیے تھے حق ادا سب رہنمائی کے
اطاعت ان کی ہے طاعت خدا کی بے شبہ طالب
وَمَن یُّطِعِ الرَّسُولَ آیت انہیں کے حق میں آئی ہے

ہوئے ہیں جو کہ وابستہ رسول اللہ کے دامن سے
خدا کی راہ میں کوشاں ہیں وہ اپنے مال اور جاں سے
انہیں کچھ شک نہیں باقی رہا ہے بعد ایماں کے
وہی تو سچے مومن ہیں ہوا ثابت یہ قرآں سے

نعت شریف

محمدؐ رسولِ خدا بن کے آئے
خدائی کے وہ حق نما بن کے آئے

محمدؐ رسولِ خدا ہیں یقیناً
ولیکن نہیں وہ خدا ہیں یقیناً

فرشتے نہیں ہیں محمدؐ بشر ہیں
فرشتوں سے برتر ہیں خیر البشر ہیں

وہ رحمت ہیں سارے جہانوں کی خاطر
یہ رتبہ ہے قرآں سے ان کا ظاہر

محمدؐ جہانوں پہ ہیں ربّ کا سایہ
انہیں رحمتِ عالمین ہے بنایا

نبیؐ کو خدا نے جب اوپر بلایا
سرِ فرش سے لامکاں تک دکھایا

خدا خود ہے طالب نبیؐ کی رضا کا
فترضیٰ سے ظاہر ہے منشا خدا کا

خدا کی رضا ہی رضائے نبی ہے
عطائے خدا ہی عطائے نبی ہے

نہیں ان سا کوئی زمانہ میں آیا
بزرگی ہیں بعد از خدا ان کا پایہ

خدا نے نبیؐ کو سکھایا پڑھایا
جو نہ جانتے تھے وہ سب کچھ بتایا

ہے علمِ نبیؐ خاص علمِ خدا سے
ہے جتنا بھی ہے وہ خدا کی عطا سے

نبیؐ سے بڑا کون دنیا میں آیا
کہ ان سے بڑا اس کا ہو علمی پایہ

نبی غیب کا بھی پڑھاتا سبق ہے
وما ینطق فرمانِ حق ہے

صفت پہلی مومن کی ایمان بالغیب
بتایا نبیؐ ہی نے ہوگا وہ لاریب

ازل سے رہی ہے یہ سنت خدا کی
نہیں کرتا ہر کس پہ وحی انبیاء کی

ہے ربّ کے لئے شرط گر علم مربوبؐ
تو رحمت رہے بے خبر کیوں ز مطلوب

ہے رحمت مقدم ربوبیت آخر
محرک مقدم ہے حرکت مؤخر

نہ آئے اگر جوش میں ابر رحمت
تو جاگے کہاں باغ وگلشن کی قسمت

نعتیہ رباعیات

جہاں میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہے
محمدؐ سا کوئی پیغمبر نہیں ہے
کلیم اللہؑ کوئی خلیل اللہؑ کوئی
حبیبؐ اللہ کے برابر نہیں ہے

ہزاروں پیمبرؑ کئے حق نے پیدا
سبھی تھے وہ نام محمدؐ پہ شیدا
ہر اک کو جو اوصاف بخشے خدا نے
محمدؐ میں وہ آکر ہوئے سب ہویدا

بشر تو کیا، ہادیانِ بشر بھی
محمدؐ پہ عاشق ہیں اور بحر و بر بھی
خدا نے انہیں اتنا اونچا اٹھایا
کہ دی تھی وراء الوریٰ کی خبر بھی

خدا کے خلیفۂ اعظم تھے حضرتؐ
خلائق سے ارفع و اعلیٰ تھے حضرتؐ
انہیں کے لئے حق نے سب کچھ بنایا
بشر تھے مگر شاہِ عالم تھے حضرتؐ

غریبوں یتیموں کے ملجا و ہادی
سرِ حشر سب انبیاء کے بھی باوا
خدا کی خدائی کے بخشش نے والے
شفیعانِ عالم پہ رحمت کا سایہ

حبیبِ خدا و حبیبِ خلائق
اسی واسطے ہوئے وہ سب پہ فائق
قیامت تک ان کا رہے سکہ رائج
ملک اور جن و بشر اُن کے شائق

خدا را کرم طالب بے نوا پر
کہ جیتا ہے وہ تیرے لطف و عطا پر
جہانِ عالم سے توڑا ہے رشتہ
کہ مٹتا ہے وہ بس تیری ہر ادا پر

نعت

مہماں ہے مہمان کوئی دم کی ہے مہماں — جان میری لبوں پر ہے تری دید کی خواہاں
آؤ بھی خدا واسطے دیدار دکھا دو — جان نکلے نکل جائیں مرے دیر کے ارماں
فرقت نے تری آگ مرے تن میں لگا دی — اک شربت دیدار سے بجھتی ہے میری جاں
گر ایک نظر تیری کرامت کی ادھر ہو — ہو جائیں گی اک دم میں مری مشکلیں آساں
لاکھوں کو سدا بخشتے ہو شرفِ زیارت — للہ کرم مجھ پہ بھی اے شاہِ رسولاں
گر خواب میں آ کر مجھے دیدار دکھا دو — دل صدقے ہو میرا ترے قربان میری جاں
اے رحمتِ عالم ہے فقط تیرا سہارا — بن تیرے نہ پہنچا ہے خدا تک کوئی انساں

طالب بھی ہے مشتاق زیارت کا تمہاری
مر جائے ترستا نہ دیدار کو جاناں

عرضِ طالبؔ بدرگاہ رسالت

دکھا دو جمالِ منوّر دکھا دو — جدائی کا پردہ خدارا اٹھا دو
اگر کور ہیں دیکھنے سے ہیں قاصر — انہیں دیکھنے والی آنکھیں بنا دو
میرا سینہ بن جائے تیرا مدینہ — گر اجڑی میرے دل کی بستی بسا دو
تو سمجھوں گا میں کہ سرِ عرش پہنچا — گر قدموں میں اپنے تھوڑی سی جا دو
میسر ہو دنیا میں ہی رویتِ حق — رخِ حق نما گاہے گاہے دکھا دو
رسولِ خدا اپنی عترت کے صدقے — مرے دل کی دیرینہ حسرت مٹا دو
میں ہوں اک غلام شہِ میر ملت رض — طفیل ان کی مجھ کو خدا سے ملا دو
بزرگی کا دعویٰ نہ فخرِ اطاعت — غلام غلاماں کو جلوہ دکھا دو
میں طالبؔ نہیں باغِ جنت کا حضرت — مجھے اپنی محفل کا درباں بنا دو

طالب بدرگاہ مطلوب

یا رسول اللہ آتے کیوں نہیں — چہرۂ انور دکھاتے کیوں نہیں
کور ہیں گر دیکھ سکتی یہ نہیں — پھر مری آنکھیں بناتے کیوں نہیں
میری محرومی کے جو اسباب ہیں — صاف وہ مجھ کو بتاتے کیوں نہیں
دُور کر دوں میں کہ خوش ہو جائیں آپ — میری حسرت کو مٹاتے کیوں نہیں
لائقِ دیدار ہی گر میں نہیں — لائق اس کو پھر بناتے کیوں نہیں
جو کرم اوروں پہ ہے مجھ پر بھی ہو — مجھ سے آنکھیں بھی ملاتے کیوں نہیں
ہم نشینوں کے طفیل آنا مجھے — اپنی محفل میں بلاتے کیوں نہیں
بخش دو لِلّٰہ زیارت کا شرف — زیرِ احسان مجھ کو لاتے کیوں نہیں

پھر اگر طالب کسی لائق نہیں
سامنے آکر بتاتے کیوں نہیں

نعت

بلا لو یا رسولؐ اللہ بلا لو ! — در اقدس پہ اب مجھ کو بلا لو
مدینے میں پہنچ جاؤں کسی طور — زیارت کا کوئی رستہ نکالو
نہیں بجھنے کی بے دیکھے تمہارے — خدا را ۔ نارِ فرقت سے بچالو
تصوّر میں رہیں نورِ خدا ہیں — رُخِ انور سے گر پردہ ہٹا لو
غریقِ بحرِ فرقت ہوں خدا را — بھنوّر سے اب مرا بیڑا نکالو
مرا بھی بخت خفتہ جاگ اُٹھے — جو آ کر خواب میں سینے لگا لو
مسافر دل شکستہ خستہ پا ہوں — سنو تو کچھ حرم کے جانے والو
ہے منزل دُور اور بے زادِ راہ ہوں — مجھے طیبہ میں پہنچا کر دعا لو
قدم بوسی کے لائق گر نہیں ہے
تو طالبؔ کو سگِ در ہی بنا لو

نعت

زہے قسمت کہ ہستم امت تو — بحمد اللہ کہ دارم الفت تو
مسلمانم بغایت خوش نصیبم! — بحالم مے ببینم شفقتِ تو
غریبم! رحمت اللعالمینی — کرم فرما کہ یابم رحمتِ تو
خدایت را خدایم مے بدانم — رسالت را شرف از حضرتِ تو
بفضل اللہ ذکرت گشت ارفع — ہمہ عالم برتر رایت تو
نبی الانبیاء بوداست روحت — مربی خلق را تربیتِ تو
تعالی اللہ چہ محبوب خدائی — ندارد مثلِ محبوبیتِ تو
بوصفت صاحب معراج آمد — بہ لولاک آمدہ ہم زینتِ تو
بگشتی مقتدائے کل نبیاں — برفت از عرش بالا رفعت تو

بہ طالب طلب و مدارت کثیر است
گہے باشد میسر طلعتِ تو!

رباعیات

مریض لا علاجم بس غریبم　　طبیبے دارمت بس خوش نصیبم
جمال پاک تو داروئے من است　　بظاہر دُورم از دل قریبم

گنہ دارم اگرچہ بے نہایت　　بدارم از تو امید شفاعت
بحقم حرفے از راہِ کرم زن　　ندارد رحمتت پایان و غایت

ترا بینم اگر بینم خدا را　　کہ از چہرۂ تو حق آشکارا
تو گفتی دیدنم دیدارِ حق است　　سوئے طالب نگن جلوہ خدا را

گنہگاران امت را چہ نگرے　　شفیع امتاں نامت بذکرے
بدارد طالبت سویت نگاہے　　نگاہِ لطف ہم بر او بہ حشرے

ورفعنا لک ذکرک بشانت　　کلام اللہ برآمد از دہانت
ید اللہ فوق ایدیھم ہم آمد　　چہ محبوبی کہ حق در جسم وجاہت

رضائے حق ہمہ مخلوق خواہد
رضائے تو ولیکن حق بخواہد
ہمہ مخلوق در حمد خدا ہست
خدا حمدت بہ مخلوقش رساند

صلہ قرآن پاک

مِثْلُکُمْ وَ مِثْلُنَا

گفت حق گو مثلکم حضرت رسول اللہ گفت
کافراں از بس جہالت مثلنا گفتن گرفت

فرق بین مثلنا و مثلکم بے منتہیٰ
آں بگفتند از حقارت ایں تواضع را نہفت

مثلکم او گفت زیرِ حکمِ ربّ العالمین
انکساری و تواضع کاملاں را جوہر است

مثلکم آمد برائے عزت و شانِ رسولؐ
نے برائے ہمسری با کافراں فرمودہ است

آمدہ یوحیٰ الیّ تا شود فرق آشکار
کے مسلماں را سزد دعویٰ مثلنا بدست

کافراں گفتند مثلکم خفی باہم دگر
ایں مسلماناں جلی گویند مثلنا درست

گر کسے گوید زنش را اے زنِ من جائز ست
کے روا باشد پسر گر اے زنِ پدر ہم بگفت

عالمِ جید بگفتہ گر ز عجز و انکسار
خادمِ طلبا منم زیں عزت او کم نگشت

دیگراں ہم گر بخوانند خادمِ طلبا ورا
ناروا باشد کہ ایں توہین و بے ادبی است سخت

ماہِ کنعاں را زناں گفتند ما ھذا بشر
العجب ماہِ عرب را مثلِ خود دانند زشت

ہر کہ احمدؐ را بشر گوید بگو لا کالبشر
بلکہ او در شکلہا طالب گویا قوت ست

علمِ غیب

ستمبر ۱۹۵۶ء میں آپ کلور کوٹ ضلع میانوالی میں دوستوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں چند مواحد علماء نے آپ کے ساتھ حضور پُرنور سید عالم عالم الغیب والشہادۃ خاتم المرسلین احمدؐ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم مبارکہ میں کئی گھنٹے تبادلہ خیالات کیا۔ ان کے بعد جو آپ کے دل پر اثر ہوا ذیل کے اشعار میں اس کا اظہار فرمایا۔

نبیؐ غیب کی ہے خبر دینے والا
اسے علم دیتا ہے خود حق تعالےٰ

کہاں تک گئے غیبیہ میں ہیں حضرت
کہاں تک خدا میں ہے دینے کی قدرت

بشر ہو کے راز خدا کھولتا ہے
زباں نبیؐ سے خدا بولتا ہے

وما ینطق والی آیت ہے پیاری
علوم نبی پر شہادت ہے بھاری

جو برتن ہو خالی کیا اس سے نکلے
مگر وہ ہی جو کچھ کوئی اس میں ڈالے

ما انا بقاریٔ کہا خود نبیؐ نے
لقب امی بخشا خدا کی وحی نے

کہا ربّ زدنی پڑھا کر حبیبا!
تیرا کام ہے رحمتِ عالمین کا

فترضیٰ سے ظاہر حدود عطا ہیں
رسائی میں حضرت وراء الورا ہیں

فترضیٰ کہا مانگنا بھی سکھایا
بڑھانا نہ تھا کیا بکھیڑا بنایا؟

ادھر وعدہ یعطیک ادھر مانگ پیہم
محبت کا بھی درمیاں رشتہ قائم

دیا دینے والے نے جتنا کہ چاہا
کہ محبوب تھا لینے والا عطا کا

سکھایا تجھے جو تو نہ جانتا تھا
کیا تجھ پہ ظاہر جو تجھ سے چھپا تھا

سکھایا کیا کچھ بتایا تو کتنا
اسے کرتا ظاہر ہے فضل عظیما

متاعِ جہاں کو کہا حبِ قلیلا
تو پھر کس قدر ہوگا فضلِ عظیما

جو تنقیصِ شانِ نبیؐ کر رہے ہیں
وہ توحید کا گویا دم بھر رہے ہیں

مبارک رہے ان کو توحید شیطاں
رسالت کی ہو جس میں توہین پنہاں

ملک الموت کا اور شیطاں تو جانیں
وہی علم لیکن نبیؐ کو نہ مانیں

غلاموں کے علموں سے آقا کا کمتر
یہ ایماں ہے کفر کافر سے بدتر

نبیؐ غیب جانے تو توحید ٹوٹے
وہی جانے شیطاں نہ تکبیر چھوٹے

ملک موت کا تو ہو حاضر و ناظر
تو توحید کامل ہو۔ قاصر نہ خاسر

نبیؐ کو اگر مانیں حاضر و ناظر
خلل جائیں توحید میں حد سے باہر

بشر کہہ کے محبوب کی شان بڑھائی
وراء الوراء عرش دنیا دکھائی

انہیں مثل اپنے جو انسان سمجھے
وہ اپنے تئیں کیا ہیں ناداں سمجھے

نبی سب بشر ہیں نہ کہ کالبشر ہیں
وہ یاقوت ہیں اور باقی حجر ہیں

کہے لعل کو مثل پتھر جو انسان
وہ بے عقل ہے اور جنگل کا حیواں

الوہیت حق کو سمجھے ہیں ناداں
نبوت سے ملتی ہوئی کوئی ہے شاں

وہ خالق یہ خلقت یہ عابد وہ معبود
وہ واجب یہ ممکن یہ حادث وہ موجود

خدا کس نے تم کو بتایا کہو تو
تمہیں کس نے کلمہ پڑھایا کہو تو

مسلماں ہی جس نے تم کو بنایا
اسی کی اہانت کا بیڑا اٹھایا

خدا تو کہے میں نے سب کچھ سکھایا ۔۔۔ نبیؐ خود کہے اس نے سب کچھ بتایا
مگر اس مواحد کو انکار ہی ہے ۔۔۔ اس انکار پر اس کو اصرار بھی ہے
خدا و نبیؐ کو جو مومن نہ مانے ۔۔۔ اُسے چاہئے خود کو مومن نہ جانے
اسے ناز ہے علم قرآں پہ اپنے ۔۔۔ ہمیں فخر ہے فہم قرآں پہ اپنے
جس آیت میں تنقیص ہے وہ سمجھتا ۔۔۔ ہمیں تو نظر ہے کمال اس میں آتا
محبت اور تنقیص محبوب شیوہ ۔۔۔ کہیں ہوتا ہے صبر کا تلخ میوہ
جو محبوب اپنے کی کم شان سمجھے ۔۔۔ کچھ اوصاف میں اسکے نقصان سمجھے
وہ فاسق ہے۔ عاشق نہیں ہے کسی کا ۔۔۔ وہ جھوٹا ہے۔ دعویٰ محبت کا جھوٹا
نبیؐ جس کو ہر شئے سے پیارا نہیں ہے ۔۔۔ نبیؐ نے کہا وہ ہمارا نہیں ہے

محبت نبیؐ کی ہے ایماں کامل
محبت وہی جس کی ہو شان کامل

ہے قرآن مملو ثنائے نبیؐ سے ۔۔۔ خلاف اس کے ہو اس میں ممکن نہیں ہے
تضاد آیتوں میں جو رکھتا روا ہے ۔۔۔ سمجھتا ہے قرآن۔ کلام خدا ہے؟
تیرے دل میں ہوتی گر الفت نبیؐ کی ۔۔۔ تو تو کر نہ سکتا اہانت نبیؐ کی
کہے باپ کو جو کہ تو بے خبر ہے ۔۔۔ مرے جیسا ہی ایک تو بھی بشر ہے
تو خوش ہوگا باپ اس سے یا ہوگا ناخوش ۔۔۔ کہے گا نہ کیوں اس کو ہو جا خاموش!
پدر کو تو یوں کہنا گستاخی جانو ۔۔۔ نبیؐ کی نہ کچھ اس میں گستاخی مانو
نبیؐ کی پدر سے بھی کم شان ہے کیا؟ ۔۔۔ خدارا بتا نا یہ ایمان ہے کیا؟

دعا ہے یہ طالب کی بار خدایا
نبیؐ کی دکھا ان کو شان رفعنا
اگر دیکھ پائیں تو پھر مان جائیں
دگرنہ سزا خودسری کی وہ پائیں

خدا نے ہے مامور ان کو بنایا
انہیں کی اطاعت کا ہم کو سنایا
کریں حکم جو وہ تمہیں ماننا ہوگا
وہ رد کریں گے جس سے تمہیں رکنا ہوگا
نہ ممتاز مانے جو اس کی خطا ہے
نبیؐ کی عطا ہی خدا کی عطا ہے
نبیؐ کی زباں سے ہی قرآن نکلا
کلام خدا ہے یہ ایمان اپنا
نبیؐ نے رستہ خدا کا بتایا
خدا نے انہیں جب وسیلہ بنایا
رسالت نے توحید سب کو سکھائی
نہیں جانتی تھی خدا کی خدائی

نبیؐ سے جواب واسطہ اپنا توڑے
یقیناً خدا سے وہ منہ اپنا موڑے
جو رہبر کو رہبر نہیں جانتا ہے
تو حق کو وہ کیسے پہچانتا ہے
نبیؐ کے خدا کو خدا مانتا ہوں
نہ اس کے سوا دوسرا جانتا ہوں
محمدؐ کا دامن نہ چھوڑو مسلماں
یہ دامن ہی توحید کا ہے نگہبان
محمدؐ کا دامن نہ چھوٹے خدایا
ہے مطلوب طالب خدا مصطفیٰؐ کا

صاحب خلق عظیم

اے یتیموں اور بیواؤں کے سچے غمگسار	اے غریبوں بیکسوں کی مشکلوں میں یارِ غار
نوعِ انساں کے مربی ہادیٔ کل کائنات	رحمۃ العالمین و دینِ حق کے پاسدار
باعثِ ایجادِ عالم مظہرِ نُورِ خُدا	تیری خاطر ہی بنے شمس و قمر لیل و نہار
اے حبیبِ کبریا محبُوبِ کُل ختمِ رسل	کُنتُ کنزاً مخفیا کے ایک تنہا رازدار
فرش سے تا عرش سب اور مشرق و مغرب تمام	تیری عظمت کے ہیں شاہد تیری اُمت میں شمار
پا گئے مقصود اپنا بن گئے محبوبِ حق	تیرے شیدا تیرے عاشق مومنان جاں نثار
اے کرم فرمائے عالم صاحبِ خلقِ عظیم	ہوں تیرے در کا گدا اک میں بھی طالب نامدار
کون وابستہ نہیں تجھ سے نہیں کس کو غرض	قاسمِ نعمائے حق اے شافعِ روزِ شمار
اک نگاہِ لطف ہو مجھ کمترین خلق پہ	جلوہ گر ہو نورِ حق ہے چشم و دل کو انتظار

السّلام

السلام اے از ہمہ خلق اولیں
السلام اے آخرِ کل مرسلین

السلام اے باعثِ کون و مکاں
السلام اے سیّدِ کل انس وجاں

السلام اے رحمۃ للعٰلمین
السلام اے نقشِ رب العلمین

السلام اے مطلع انوارِ حق
السلام اے مخبرِ اسرارِ حق

السلام اے صورتت آثارِ حق
السلام اے دیدنت دیدارِ حق

السلام اے منزلِ حق را نشاں
السلام اے ہادیِ کل ہادیاں

السلام اے موردِ الہامِ حق
السلام اے منزلِ پیغامِ حق

السلام اے سایۂ حق بر زمیں
السلام اے از ہمہ بالانشیں

السلام اے موردِ صلوٰۃ حق
السلام اے منزلِ برکاتِ حق

السلام اے ناشرِ توحیدِ حق
السلام اے باعثِ تجیدِ حق

السلام اے وصفِ تو وصفِ کریم
السلام اے صاحبِ خلقِ عظیم

السلام اے صدرِ بزمِ کائنات
السلام اے جملہ عالم را حیات

السلام اے قائدِ عرش بریں　　السلام اے لامکانے را مکیں

السلام اے قائدِ اقم رسل　　السلام اے حشر را شافع کُل

السلام اے معدن جود و عطا　　السلام اے مخزن صدق و صفا

السلام اے قاسمِ انعام حق　　السلام اے مصدر پیغام حق

السلام اے مظہر اخلاق حق　　السلام اے مرشدِ اسباق حق

السلام اے خالقِ کُل را حبیب　　السلام اے خَلقتِ کل را طبیب

السلام اے مشعلِ راہ نجات　　السلام اے فخرِ حق والاصفات

السلام اے سرورِ دنیا و دین　　السلام اے مرکز اہلِ یقین

السلام اے حضرت خیر البشر　　از برائے تو آسمان و بحر و بر

السلام اے طالبِ مطلوب حق　　السلام اے دوستِ محبوب حق

السلام اے طالبان را رحیم　　از کرم کن رحم بر طالب اثیم

نعت

خدا کی پادشاہی میں خدا کا جب پیام آیا
محمدؐ رحمۃ اللعالمین خیر الانام آیا

رؤف آیا، رحیم آیا، کریم آیا، حلیم آیا
حبیب اللہ آیا، شافع ہر خاص و عام آیا

رسولِ ربّ، مطاعِ خلق اور مختارِ کل آیا
جہاں بانی کی خاطر لے کے وہ کامل نظام آیا

ہدایت کیلئے وہ صاحبِ خلقِ عظیم آیا
جہاں کی پیشوائی کو رسولوں کا امام آیا

بنا توحید پر رکھی مساوات و اخوت کی
وہ ضامن بن کے امن و آشتی کا لا کلام آیا

دعا مانگی خلیل اللہؑ نے جس کیلئے حق سے
مسیحا سا پیمبر دینے کو جس کا پیام آیا

وہ محبوبِ خدا ہے کہ ہے سرتاج محبوباں
اسی پر بھیجنا لازم درود آیا سلام آیا

عرب کے بادیہ پیما بنے اُستاد عالم کے
محمدؐ سا معلّم لے کے جب حق کا کلام آیا

لئے بوسے دہن میرے نے میری نطق کے طالب
زباں پر جب حلاوت سے بھرا حضرت کا نام آیا

نعت

محمدؐ باعثِ ایجادِ عالم — محمدؐ زینتِ عرشِ معظّم
محمدؐ رحمت اللعالمین ہیں — خدائے لم یزل کے ہم نشیں ہیں
محمدؐ مظہرِ حبِّ خدا ہیں — محمدؐ آئینۂ حق نما ہیں
محمدؐ وہ گلِ باغِ جہاں ہیں — معطر جن سے کُل کون و مکاں ہیں
محمدؐ نور ہیں، نورِ خدا سے — خدا کا نام روشن مصطفےٰؐ سے
محمدؐ مطلعِ انوارِ حق ہیں — محمدؐ مخزنِ اسرارِ حق ہیں
محمدؐ موردِ حمدِ خدا ہے — خدا کی حمد وردِ مصطفےٰؐ ہے
محمدؐ منبعِ حُبِّ خدا ہیں — محمدؐ ہی محبّت کی بنا ہیں
محمدؐ بھی عجب سرِّ نہاں ہیں — بشر ہو کر مکینِ لا مکاں ہیں
خدا کے بعد ہیں وہ ہی معظّم! — دو عالم کا ہے ان سے مرتبہ کم
حقیقت میں وہ آقا ہیں جہاں کے — کہ ہیں باعثِ زمین و آسماں کے
کسے مقدورِ نعتِ مصطفےٰؐ کا — ہے طالب اس سے پُر قرآں خدا کا

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باغ عالم میں پھر بہار آئی گلفشاں اور مشکبار آئی
کلیاں کھل کھل کر مسکراتی ہیں بلبلیں پھولے نہ سماتی ہیں

چاند نکلا ربیع الاول کا
مژدہ لایا ہے عید افضل کا

عید میلاد عید ہے اصلی دوسری دو طفیلی ہیں اس کی
اس کے دم سے ہوا وجود ان کا ان کے صدقے ہوا شہود ان کا

اس کی برکت سے ان کی شہرت ہے
بارک اللہ کیا فضیلت ہے

آج ہے دن خوشی منانے کا اور پیغام حق سنانے کا
آج دنیا میں لائے وہ تشریف نام نامی میں ہے جن کی تعریف

حمد مخصوص ذات باری ہے
پر محمدؐ میں جاری ساری ہے

آج ہے عید ان کے آنے کی جن سے ظلمت مٹی زمانے کی
آج کا دن دلوں کا ہے سردار آج آئے تھے سیدؐ ابرار

آج خیر الانام آئے تھے
مغفرت کا پیام لائے تھے

آج جاگے تھے بخت دنیا کے نور پھیلا یا جلوا دکھلا کے
آج کے دن ہی وہ ہوئے پیدا جن پہ حق۔ اور حق پہ وہ شیدا
آج آئے تھے شاہِ کون و مکان
نائبِ حق۔ رسولِ انس و جان
آج آئے خدا کے وہ پیارے جن کی خاطر بنے جہاں سارے
آج آئے وہ خواجۂ عالم بن کے حق کے خلیفہ اعظم
مصلحِ اعظم آج آئے تھے
اور حق کا پیام لائے تھے
سورج اِسلام کا نکل آیا کفر کے خشک ہو گئے دریا
سب جہانوں کے واسطے آئے رحمتِ لازوال ہیں لائے
نعمتیں حق کی بانٹنے آئے، تاکہ محروم نہ کوئی جائے
آئے وہ انتظار تھا جن کا انبیاء ہیں وقار تھا جن کا
زینتِ بزمِ لامکاں آئے باعثِ حکمِ کن فکاں آئے
جھک گئے سارے ادنیٰ و اعلیٰ
بول حضرتؐ کا جب ہوا بالا
سرکشوں کے ہوئے خمیدہ سر دُور عالم سے ہوگیا سب شر
آج کے دن کی یاد ہیں مسلم بن کے مسلم بتادے ہے لازم
ہو کے ان کا جو رہے گا طالب
اب بھی ہوگا وہ غیر پر غالب

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یوم میلاد النبیؐ کی یادگار
جَاءَکُمْ قرآن میں ہے آشکار
امتِ حق کے ہے شکرانے کی عید
یعنی محبوبِ خدا پانے کی عید
جَاءَکُمْ میں یہ بھی پہلو ہے عیاں
ذکر میلاد نبیؐ ہو۔ ہر زباں
جَاءَکُمْ میں بھید ہے یہ بھی نہاں
ذکر ان کا اُن کی آمد کا نشاں
آنکھوں میں ان کا تصور، دل میں یاد
سامنے آئے وہ گویا شاد شاد
آنے والے کے لئے کرنا قیام
باادب لازم ہے پھر کرنا سلام
ہے یہ تقلید ملائک لا کلام
جو کھڑے پڑھتے تھے حضرت پر سلام
جو خفا تعظیمِ پیغمبرؐ سے ہو
بے ادب ہے۔ تم کھڑے ہوکر پڑھو
ذکر پیدائش پہ کر طالب قیام
اچھا کہتے ہیں اِسے عالم تمام
الصلوٰۃُ والسّلام ومرحبا
یا رسولؐ اللہ علیک دائما

نعت

خدا کے پیارے نبیؐ آپ ہیں　　خدائی سہارے نبیؐ آپ ہیں
سپہرِ رسالت کے شمس و قمر　　کہ نبیوں کے تارے نبیؐ آپ ہیں
خدائی سے پہلے نبیوں کے بعد　　منوّر ستارے نبیؐ آپ ہیں
امامِ رُسُل رحمتِ عالمین　　جہاں بھر سے نیارے نبیؐ آپ ہیں
نبوّت کی مسجد کے سب سے بلند　　چمکتے منارے نبیؐ آپ ہیں
جہاں میں کہاں ہے نظیر آپ کی　　کہ حق کے نظارے نبیؐ آپ ہیں
تمام اُمتانِ رُسُل کے شفیع　　فقط اے ہمارے نبیؐ آپ ہیں
مرے قبلہ و کعبۂ جان و دل　　مجھے سب سے پیارے نبیؐ آپ ہیں
نہ طالب ہی مشتاقِ دیدار ہے　　جنہیں چاہیں سارے نبیؐ آپ ہیں

نعت

رَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ شان کس کی | محمدؐ رسول و حبیبِ خدا کی
ثنا ان کی ممکن نہیں ان کے لائق | ہیں بعد از خدا ساری دنیا پہ فائق
ملک جن و انساں غلام انکے ہیں سب | بدرگاہ حق ہیں وہی سب سے اقرب
وہ افضل ہیں اعلیٰ ہیں کون و مکاں میں | وہ اعلم ہیں اولیٰ ہیں دونوں جہاں میں
وہ اوّل و آخر نہاں و عیاں ہیں | شریک انکا کوئی نہیں انکی شاں میں
رسولِ خدا کی صفت کیا ادا ہو | ثنا خوان قرآں ہیں جس کا خدا ہو
وہ رحمت ہیں سارے جہانوں کی خاطر | نہیں کوئی اُن سا ہے قرآں سے ظاہر
انہیں اپنا محبوب حق نے بنایا | انہیں سب جہاں لامکاں تک دکھایا
کہاں تک گئے۔ وہ گئے حد سے باہر | یہ ہے قَابَ قوسَین اَو اَدنیٰ سے ظاہر
فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہ شان پایا | وما ینطِقُ سے ہی قرآن آیا
وَلَسوفَ یُعطِیکَ الفت کی مظہر | رضا جوئی حضرت فترضیٰ سے ظاہر
نہ تجھ سا ہوا۔ اور نہ ہو گا جہاں میں | تیرے ہی لئے ہے۔ جو کون و مکاں میں

بیاں کیا کرے تیرا طالب تیری شان
تیری شان میں بس ہے اللہ کا قرآن

نعت

حبیب خالق و محبوبِ خلق اے آقا — تیرے جمال منور یں پر تو ہے حق کا
بغیر دیکھے ہی سارا جہاں فدائی ہے — اسی ظہور کی خاطر یہ خدائی ہے
سپرد آپ کے کل کائنات کی حق نے — کہ شان رحمۃ للعٰلمین دی حق نے
رضا پہ آپ کی حق نے عطا کی بھر آئی — یہ شان کس نے ہے پھر آپ کے سوا پائی
اطاعت آپ کی بندوں پہ اپنے لازم کی — وہی ہیں بندے کہ ہے شان جنکی خادم کی
مطیع آپؐ کے بندے خدا کو پیارے ہیں — جو متّبع نہیں سنّت کے رب کے مارے ہیں
جو آپ ہی کو نہ مانے وہی تو کافر ہے — جو آپ کی ہی نہ مانے وہی تو منکر ہے
خدا کو پالیا جس نے آپ کو پایا — درِ حضورؐ پہ پہنچا خدا کو پھر پایا
بشر کو تاب و تواں تھی کہاں وہاں جائے — مگر بشر وہی جس کو خدا ہی بلوائے
خدا کو دیکھنے والے تو گو بکثرت ہیں — بلایا عرش پہ جس کو وہ آپ حضرتؐ ہیں
کتاب آئے نہ آئے نبی قیامت تک — رہے گی جاری شرع آپ کی قیامت تک
خدا ہے معطی تو ہیں آپ بانٹنے والے — کیوں نہ آئیں اسی در پہ مانگنے والے
دکھا دو جلوہ حسنِ ازل جزاک اللہ — کہ مظہر اتم اس کے ہیں آپ ہی واللہ
خدا کے پیارے نبیؐ سید و امام رسل — نگاہِ لطف و کرم از برائے خالقِ کل

غلام آپ کا عاجز غریب طالب ہے
مدد خدا را کہ شیطان اس پہ غالب ہے

نعت

بیانِ وصفِ احمدؐ ہو تو پہلے ذکرِ سبحاں کر
زباں ہو نعت کے قابل اسے پہلے ثناخواں کر

دلِ صدیقؓ لا اور ولولہ حسانؓ ثابت کر
زبانِ عاشقاں پیدا برائے وصفِ جاناں کر

محمدؐ سے خدا پہلے خدا سے مصطفےٰؐ پہلے[1]
خدا کو گر ملا چاہے محمدؐ پہ فدا جاں کر

محبت ہی تو محبوبِ خدا کی اصلِ ایماں ہے
محبت ہے اگر پھر آپ کا ذکر فراواں کر

کلام اللہ خود گلدستہ ہے نعتِ محمدؐ کا
اگر چشمِ بصیرت ہے تو سیرِ باغِ قرآں کر

محمدؐ مومنوں کو اپنی جانوں سے بھی اولیٰ ہیں
اگر مومن ہے اپنا اُن پہ جان و مال قرباں کر

تَراھم یَنظُرُونَ اِلَیکَ[2] وَھم لَا یُبصِرُونَ آیا
انہیں گر دیکھنا چاہے تو پیدا نورِ ایماں کر

ص۱ اللہ تعالےٰ نے اپنا ظہور نبی صلے اللہ علیہ کو پیدا کرنے کے بعد فرمایا اور اللہ پر ایمان لانے کے لئے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔

ص۲ تو ان کو اپنی طرف نظریں لگائے دیکھتا ہے مگر وہ آپ کو دیکھ نہیں رہے (حقیقت نہیں پہچانتے ظاہری بشری شکل کی طرف ہی ان کا دھیان ہے)

نوٹ:- یہ نظم پاکستان بننے سے پہلے ۱۹۲۸ء میں لکھی تھی۔

رانی مَن[ص۱] ہُوا الحق ہے حدیثِ احمدِ مرسل اٹھا کر میم کا پردہ جمالِ شاہِ خوباں کر

محبت ہے اگر اللہ سے آ تو مسلماں بن رسولؐ اللہ کی تعظیم و طاعت بادل و جاں کر

بنا لیگا تمہیں محبوب، اس محبوب کے صدقے حصولِ بخشش و رحمت کے سامان اے مسلماں کر

وسیلہ ہیں تیرا وہ بارگاہِ حق تعالےٰ میں انہیں کے در پہ حاضر ہو، علاجِ دردِ پنہاں کر

جہاں بھر جائے پھر اک بار شیدایانِ احمدؐ سے الٰہی اپنی رحمت سے مہیا ایسے سامان کر

نہ کھو عمرِ گرانمایہ خدارا ہند میں طالبؔ
مدینہ پاک مدفن ہو۔ تیرا وہ کام ناداں کر

ص۱ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

نعت

دیکھے نہ کبھی خواب میں وائے محمدؐ　　دن رات ترستا رہا نہ آئے محمدؐ
آنکھوں سے مری راہ ہے مرے سینے کو جاتی　　دل میں مرے اس راہ سے آجائے محمدؐ
ہے روگ جدائی کا مری جان کو لاحق　　ہٹ جائے جو آنکھوں میں سما جائے محمدؐ
سو بار تصدق میں کروں مال و دل و جاں　　اس راہ پہ جس راہ مرے گھر آئے محمدؐ
بیمار محبت کی کٹی عمر ترستے　　اب جاں لبوں پہ ہے ترس کھائے محمدؐ
یارب مرے درد کو کر اور زیادہ　　سن سن کے زیادہ مرا غم کھائے محمدؐ
ہو عشق و محبت کی لگی کھینچ دو طرفہ　　جب چاہوں میں دیدار نظر آئے محمدؐ
وہ شوق مدینہ ہو کہ ہر سال ہی جاؤں　　ہر وقت ہے وردِ زباں آئے محمدؐ

طالب کی یہ فریاد سنی جائے خدا را
قدموں میں مرے آ جا۔ یہ فرمائے محمدؐ

نعت

مِری آنکھوں میں بھی سماؤ کبھی تو اسی راہ سے دل میں آؤ کبھی تو
مرے حجرۂ دل میں آؤ کبھی تو یہ مسجد ہے ویراں بساؤ کبھی تو
ترستی ہیں آنکھیں زیارت کو آقا جمال منور دکھاؤ کبھی تو
نگاہِ کرم ہو۔ ادھر بھی خدارا مٹے دل کی حسرت بلاؤ کبھی تو
ذرا خواب میں روئے انور دکھا کر مرے بخت خفتہ جگاؤ کبھی تو
گزرتے ہیں دن کٹ رہی زندگانی جدائی قیامت ہے آؤ کبھی تو
جدائی میں مشکل ہے گزران اب تو مجھے بھی مدینے بلاؤ کبھی تو
دیئے دونوں آنکھوں کے روشن ہوں میرے گر آئے شمع رو۔ دل میں آؤ کبھی تو

تڑپتا ہے فرقت میں ہر وقت طالبؔ
خدا را دل آرام آؤ کبھی تو،

محمدؐ محمدؐ ہے وردِ زبان، خدا را خدا را سنو داستان
میرے قبلہ وکعبہ جان و دل میرے دین وایمان کے روحِ رواں
تو اے باعثِ خلق و مختار حق تیری مملکت میں ہیں کون و مکان
تیرے فیض سے سب جہاں مستفیض تو رحمت مجسم ہے حق کا نشان
میرے دردِ دل کا سنے ماجرا شفیق ایسا تیرے سوا ہے کہاں
میں نادار مفلس ہوں جاؤں کہاں زمین تنگ ہے دور ہے آسماں
جدائی کے صدموں سے طالبؔ ہے تنگ حبیبؐ خدا الاماں۔ الاماں

شوقِ زیارت

بلالو یا رسولؐ اللہ اب مجھ کو مدینے میں
اٹھا کر یا مدینے ہی کو رکھ دو میرے سینے میں

دکھا دو چہرۂ انور بٹھا کر سامنے اپنے
مرے سینے میں ہو مجلس کہ ہو حضرت مدینے میں

جدائی میں تڑپتا ہے مثالِ ماہیِ بے آب
دلِ مضطر کہاں ٹھہرے مدینے میں کہ سینے میں

کٹی سب انتظارِ وصل میں عمرِ گراں مایہ
یہ بیمارِ محبت اب ہے مرنے میں نہ جینے میں

رہے آقا کے قدموں سے لگا تا حشر یہ خادم
بٹھا لو یا نبیؐ اپنی محبت کے سفینے میں

سنا ہے جب سے حضرت قبر میں تشریف لائینگے
مزہ مرنے میں آتا ہے، رہی لذت نہ جینے میں

رہے پیشِ نظر یارب حیاتِ قبر کا منظر
میں سو سو بار مر جاؤں اگر اک اک مہینے میں

ہزاروں حسرتوں کا خون ہوتے دیکھنا ہو گر
تو حضرت دیکھ لو آ کر کسی طالب کے سینے میں

انوارِ خیر الانام علیہ السلام

ہے حدیثِ حضرتِ خیر الانام — تین آنکھوں پہ دوزخ حرام
آنکھ جو ہر رات کو جاگا کرے — اور وہ جاگے خدا کے واسطے
آنکھ جو آئے غضب میں صبح و شام — جب کوئی اِنساں کرے فعل حرام
آنکھ جو اپنے گناہوں سے ڈرے — اور خدا کے خوف سے روتی رہے

اور بھی ہے قول پاکِ مصطفےٰؐ — اِشتیاقِ حق میں جو روتا رہا
جنت الماویٰ ہوا اُس کا مقام — صادق اس پر آتا ہے حق کا کلام
اور گناہ اپنے پہ جو رویا کرے — تو خدا دوزخ حرام اُس پر کرے

ہے یہ قولِ حضرتِ محبوبِ حق — ہے صفت میں مومنوں کی یہ سبق
دیکھتا اپنے گناہ ہیں کوہ سے — اور ڈرتا ہے نہ سر پہ گر پڑے
ہے منافق کا مگر اُلٹا ہی حال — وہ گناہ کو مکھی کرتا ہے خیال
ناک پر بیٹھے جو آکر وہ ذرا — تو اسے فوراً وہ دیتا ہے اُڑا

ہے حدیث اک یہ رسولؐ اللہ کی　　جب گنہ کرتا ہے مومن آدمی
دل پر اس کے ایک نقطۂ سیاہ　　پیدا کر دیتا ہے فوراً وہ گناہ
توبہ استغفار کرتا ہے اگر　　صاف ہو جاتا ہے دل مثل قمر
اور اگر کرتا زیادہ ہے گناہ　　اور بھی بڑھ جاتا ہے نقطۂ سیاہ
حتیٰ کہ چھا جاتا ہے وہ قلب پر
تو توا بن جاتا ہے شیشۂ سوگر

عرضِ حزیں

یا رسول اللہ حالِ من ببین
وز جدائیہا شدم غرقِ حزیں
آستانت سجدہ گاہم ساختم
جاید ہ باشم ہمیشہ ہم نشین

یا رسول اللہ بس درماندہ ام
سالہا بگذشت زیں سو راندہ ام
از کرمہائے تو ام امیدوار
منزلم دور است از رہ ماندہ ام

یا رسول اللہ گشتم بس ضعیف
بدنصیبم ساخت رنجور و نحیف!!
نیست جز تو دافعِ آلام کس
المدد اے از ہمہ عالم شریف

خطباتِ نبویؐ

اپنا اپنا زادِ راہ حاصل کرو — اِس کی طاعت میں نہ تم کاہل بنو
حق نے سکھلائی تمہیں اپنی کتاب — صاف کی راہ اور اٹھائے سب حجاب
تاکہ سچے اور جھوٹے ہوں عیاں — رہ نہ جائے بھید کچھ ان کا نہاں
تم بھی لوگوں پر کرو احسانِ عام — جس طرح حق نے کیا تم پر تمام
اس کے دشمن سے کرو تم دشمنی — جَاہِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ
برگزیدہ اس نے تم کو کیا — اور مسلم کا لقب تم کو دیا
تاکہ جو مرتا ہے وہ کھل کر مرے — اور جو جیتا ہے وہ کھل کر جئے
اور کہاں طاقت اور قوت کسے — دونوں عالم میں سوا اللہ کے
بس بکثرت ذکر اللہ کا کرو — اور عمل کل کے لئے کرتے رہو
صاف رکھے خود کو اَمرِ حق کے ساتھ — حق رکھے گا خلق کو صاف اس کے ساتھ
فیصلے لوگوں کے کرتا ہے خدا — لوگ کر سکتے ہیں اس کا کیا بھلا
سب کا مالک ہے نہیں مملوک وہ — صاف قوت ہے نہیں مغلوب وہ
جان لو اے حاضرین خاص و عام — موت سے پہلے کرو توبہ تمام
اس سے پہلے کہ اجل آئے نہیں — نیک فعلوں کے لئے ہوں کوششیں
کثرتِ اذکار سے خیرات سے — جانبِ حق تم سبھی آؤ چلے
اجر پاؤ گے فراخیٔ رزق میں — دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو تمہیں
اور یہ بھی جان لو کہ اس جگہ — فرض حق نے کر دیا تم پر جمعہ

پس میسّر ہو گیا جس کو امام — جمعہ کا پھر نہ کیا کچھ اہتمام
جمع اس کا جنتہ اللہ نہ کرے — اور نہ اس کے کام میں برکت کبھے
حج روزہ و زکوٰۃ و نیکیاں ! — نہ کبھی مقبول ہوں اللہ کے ہاں
نہ بنے بدوی مہاجر کا امام — متقی کا بھی نہ ہو فاجر امام
ہاں اگر غلبہ ہو نفاق کا — اور ہو خطرہ بھی جان و مال کا
بے شبہ سب حمد ہے اللہ کی — حمد میں بھی کرتا ہوں اس ذات کی
اور اسی سے طالبِ امداد ہوں — (جب اسیرِ ظلم و استبداد ہوں[1]
حق تعالیٰ سے پناہ ہیں چاہتے — نفس کے شر سے برے اعمال سے
حق تعالیٰ ہی ہدایت دے جسے — کون کر سکتا ہے پھر گمراہ اسے
اور جسے وہ آپ ہی گمراہ کرے — کون ہے ہادی جو اس کا بن سکے
میں گواہی دیتا ہوں یہ برملا — کہ نہیں معبود اللہ کے سوا
وہ اکیلا ہے شریک اس کا نہیں — میں شہادت دیتا ہوں یہ سر کہیں
سب سے بہتر ہے کلام اللہ کا — د احمدِ مرسل پہ جو نازل ہوا[2])
جس کے دل میں حق نے زینت اس سے کی — بعد کفر اسلام کی توفیق دی
چھوڑ کر بندوں کی باتیں مرحبا — چن لیا اس نے کلام اللہ کا
ہو گیا دنیا میں بے شک کامیاب — پر اثر اور سچی ہے حق کی کتاب
دوست رکھتا ہے جو اللہ کو سدا — تم بھی اپنا دوست لو اس کو بنا

[1] قول شاعر [2] قول شاعر

اور محبّت دِل سے اللہ سے کرو — اور کلام اللہ کو نہ پڑھتے تھکو
ذکر سے اِس کے کبھی غافل نہ ہو — اور دلوں میں سختی بھی آنے نہ دو
بس عبادت تم کرو اللہ کی — اور شریک اس کا نہ ٹھہراؤ کوئی!
پورا پورا اِس سے تم ڈرتے رہو — اور ہمیشہ نیک عمل کرتے رہو
نیز آپس میں محبّت سے رہو — رحمتِ حق کا وسیلہ تھام لو
تم پہ رحمت اور سلام اللہ کا ہو — (طالبِ حق دل سے آمیں تم کہو)[1]
لوگو حد بندی شریعت کر چکی — اس سے باہر نہ قدم رکھنا کبھی
اِک نصیحت ہے تمہارے واسطے — کوئی تم سے اِس سے نہ آگے بڑھے
بے شبہ مؤمن پہ ہیں دو حالتیں — خوفناک پرخطر دو آفتیں
اِک گذشتہ وقت میں جو کچھ کیا — جانے رب مقبولِ حق تھا یا نہ تھا
اِک آنے والی حالت ہے ابھی — جانے رب کس طرح وہ آئے گی
اس میں توفیق عمل ہو یا نہ ہو — فرصت صالح عمل ہو یا نہ ہو
چاہیئے انسان کو اپنے واسطے — اپنے توشہ کی تیاری خود کرے
اپنی دنیا سے خریدے آخرت — عاقبت محمود ہو پر منفعت
پیری سے پہلے جوانی میں کرے — زندگی میں موت سے پہلے مرے
قسم ہے اس ذات کی جو ہے خدا — جس کے قبضہ میں ہے جانِ مصطفےٰ ﷺ
بعد مرنے کے کہاں، وہ آب و تاب — دور جس سے ہو خجالت اور عتاب

[1] قول شاعر

اور نہ کوئی بعد دنیا ہے مکان ماسوائے دوزخ و جنّت وہاں

یاد رکھو حاضرین دیندار مرنے سے پہلے کرو سامان تیار

تم کو علم ہو جائے گا قسم خدا صاعقہ جب موت کا تم پر پڑا

چھوڑ جاؤ گے مویشی اور مال نہ محافظ اور نہ پرسانِ حال

پھر خدا پوچھے گا لا کر سامنے حکم پہنچائے رسولؐ اللہ نے

اور دولت کیا نہیں دی تھی تمہیں نہ نوازا تھا کرم سے کیا تمہیں

پس بتاؤ تم نے سامان کیا کیا آگے بھیجا واسطے اپنے کیا

دائیں بائیں دیکھے گا وہ اس گھڑی پھر نظر نہ آئے گی شئے کوئی بھی

سامنے اپنے کرے گا پھر نظر تو نہ دیکھے گا وہاں پر جز سقر

پس جسے توفیق ہو وہ ہے بچا آگ سے اپنے تئیں بسج وما

گرچہ ایک ٹکڑا ہی خرما کا دے یہ نہ ہو تو بات ہی اچھی کہے

اس لئے کہ ایک نیکی کی جزا دس گنا سے سات سو تک دے خدا

ہو سلام اب تم پر اے امت میری رحمتیں اور برکتیں اللہ کی

یاد رکھو سامعینِ نامدار بے ثبہ دنیا ہے شیریں سبزہ زار

بادشاہی کر کے دنیا کی عطا دیکھے گا حق پھر عمل کرتے ہو کیا

بس خدا سے تم سدا ڈرتے رہو اور بیویوں کے حق ادا کرتے رہو

جب کہ حق کی بات کوئی جان لے اس کے کہنے سے کسی سے نہ ڈرے

عمر دنیا کی ہے باقی اس قدر آج کا دن باقی جس قدر رہا

یعنی گزرا بیشتر وقت حیات اک رمق باقی ہے پھر ہو گی ممات

کام نیکی کے جو کرنے ہیں تجھے — آج کر، تاکہ پچھتانا نہ پڑے
صرف دو ہیں دین میں راہِ عمل — اِک کلام اور اِک طریقۂ عمل
ہے کلام اللہ کلام خوشتریں — اور محمدؐ کا طریقہ بہترین
اے خبردار! اس سے تم بچتے رہو — دین میں باتیں نئی پہچان لو
سمجھو بدعت دین میں ہر شئے نئی — ایسی ہر بدعت ہے بے شک گمرہی
دیکھنا ایسا نہ ہو کہ طولِ وقت — کر نہ دے دِل کو تمہارے وہ کرخت
آنے والی چیز کو سمجھو قریب — ہے نہیں دور آنے والی اے حبیبؐ
یاد رکھو کہ شقی وہ ہی ہوا! — شکمِ مادر میں شقی جو ہو گیا
جان لو اس کو کہ ہے وہی عقول — غیر سے جس نے نصیحت کی قبول
کفر ہے لڑنا مسلمان سے تیرا — اور جانو فسق اسے کہنا برا
اور ناجائز ہے مسلم کے لئے — تین دن نہ بولے بھائی سے
دِل لگا کر اے مسلمانو سنو — جھوٹ کہنے سے سدا بچتے رہو
لوگو فرض اپنا کیا میں نے ادا — حکم ہر اس کام کا میں نے دیا
قربِ جنت جو دلائے گا تمہیں — اور دوزخ سے بچائے گا تمہیں
اور یہ بھی یاد رکھنا ہے تمہیں — میں نے ہر اس کام سے روکا تمہیں
جو تمہیں محروم جنت سے کرے — اور جہنم کی طرف لے کر چلے
بالیقیں روح الامین نے ڈال دی — دِل میں میرے بات اِک اس حال کی
کوئی جی دنیا سے مرنے کا نہیں — پورا جب تک رزق پا لیتا نہیں
پس سدا اللہ سے ڈرتے رہو — اور طلب جائز طریقوں سے کرو

ایسا نہ ہو رزق کی تنگی کہیں — ارتکابِ جرم پر لائے تمہیں
جان لو اللہ کی چیزیں بالیقین — بے اطاعت اس کی پا سکتے نہیں
ہازم اللذات کو پیش نظر — مومنیں باصفا رکھتے اگر
آج مسجد میں نہ تم کو دیکھتا — اس طرح سے بے تحاشا ہنستا
یاد اکثر موت کی کرتے رہو — دنیوی شہوات سے بچتے رہو
قبر سے ہر روز آتی ہے ندا — میں ہوں گھر غربت اور تنہائی کا
اور ہوں گھر خاک کا تربت نشان — جو ہے مُردہ خور کیڑوں کا مکان
جب کوئی مومن کیا جائے دفن — قبر کہتی ہے اسے اے جانِ من
مرحبا آنا مبارک ہو تجھے — انتظاری تھی تیری کب سے مجھے
پشت پر میری جو چلتے خوب تھے — سب سے زیادہ تم مجھے محبوب تھے
آج جب کہ تم مجھے آکر ملے — دیکھو کیا کرتی ہوں سلوک آپ سے
پھر فراخ ہو جاتی ہے اِس قدر — جس جگہ تک جا سکے حدِ نظر
اور جنت کی طرف کھلتا ہے در — منتفع ہوتا رہے وہ تا حشر
اور جب بدکار یا کافر کوئی — قبر میں دفن ہوتا ہے کبھی
قبر کہتی ہے اسے دھتکار کر — نہ مبارک ہے تجھے یہ تنگ گھر
پشت پر میری جو سب چلتے رہے — سب سے زیادہ تم مجھے مبغوض تھے
آج جب قابو میں آیا ہے میرے — دیکھ لینا کیا میں کرتی ہوں تجھے

بھینچتی ہے قبر اسے پھر سمٹ کر ٹوٹتی ہیں پسلیاں بھی بھنس کر
اژدہے ہیں ستر مسلط اس پہ ہول ایسے زہریلے کہیں دیکھے نہ ہوں
ایک گر ایسا زمیں پر پھونک دے تا ابد اس پر نہ پھر سبزی اگے
حشر تک وہ سب اسے ڈستے رہیں اور اس کو نوچ کر کھاتے رہیں

قبر ہے یا غنچہ اِک جنّات کا
یا گڑھا ہے دوزخی حضرات کا

۲

جان لو اے حاضرین جاں نثار حکم دیتا ہے میرا پروردگار
آج جو باتیں سکھائی ہیں تجھے سب کی سب ہی وہ بتا دوں میں تمہیں
راہِ حق پر پیدا بندوں کو کیا ان کو شیطان نے ہے گمراہ کر دیا
چیزیں جو کی تھیں حلال ان کے لئے اس نے سب کر دی حرام ان کیلئے
شرک کرنے کی ہدایت ان کو کی سند جس کی پاس ان کے کچھ نہ تھی
جب نظر کی حق نے اہل نظر پر ناپسند فرمائے وہ سارے بشر
ماسوا بچتے ان سے چند اہلِ کتاب خواہ عرب کے یا عجم کے بے حساب
اور کہا بھیجا تجھے اللہ نے تم سے سب کو آزمانے کے لئے
اور تم پر ایسی کی نازل کتاب محو ہو سکتی نہیں جو زیر آب
خواب و بیداری میں حال و قال میں اس کو پڑھ سکتے ہو ہر حال میں
اور خدا نے حکم ہے مجھ کو دیا کہ قریشوں کو یہاں سے دو جلا

عرض کی ہیں نے بڑے پر زور ہیں — توڑ دیں گے سر مرا شہ زور ہیں
حق نے فرمایا انہیں تم دو نکال — جیسا ان سب نے دیا تم کو نکال
تم لڑو ساماں سب لائیں گے ہم — خرچ بھی ہو گا وہ سب لا دیں گے ہم
تم کرو لشکر روانہ ایک ! اگر — بھیجیں گے ہم پنج گنا سے بیشتر
سب غلاموں کو تم اپنے ساتھ لو — سرکشوں پر زور سے حملہ کرو
نیز ہیں فرما گئے پیارے نبیؐ — تین قسموں کے ہیں بندے جنتی
ایک حاکم منصف و نیک و سخی — دوسرا ہے نرم دل وہ آدمی
جو ہمیشہ رکھتا ہے سب پر نظر — مہرباں ہے خویش اور اغیار پر

تیسرا پرہیزگار اہلِ عیال
جو نہیں کرتا کسی سے کچھ سوال

۳

لوگو تم محشر میں پاس اللہ کے — جمع ہوں گے زندہ بے ختنہ ہوئے
ننگے پاؤں، تن برہنہ، ننگے سر — اپنے اپنے حال سے بے خبر
پڑھ کے آیت پھر یہ حضرتؐ نے کہا — یہ ہی فرماتا ہے قرآں میں خدا
جس طرح کی خلق پیدا پہلی بار — پھر کریں گے اس کو پیدا برقرار
یاد رکھو پھر یہ حضرتؐ نے کہا — دن قیامت کا جب ہو گا بپا
سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو — لائیں گے پہنا کے کپڑے نو بنو
یہ بھی رکھو یاد کچھ امت میری — بائیں جانب سے ہی لائی جائے گی

میں کہوں گا اے میرے پروردگار — یہ میرے اصحاب ہیں سب باوقار
پس ندا ہوگی نہیں تو جانتا — کہ انہوں نے بعد تیرے کیا کیا
یہ کہوں گا پیش حق میں بھی وہی — قولِ عیسےٰؑ سے خبر جو حق نے دی
یہ کہ جب تک میں اِن میں موجود تھا — دیکھتا میں اِن کے عملوں کو رہا
جب کیا تو نے مجھے ان سے جدا — تو ہی ان کے حال پر نگران تھا
اور شاہد آپ ہیں ہر چیز پر — یعنی اِن کی رکھتے ہیں پوری خبر
دے عذاب اِن کو اگر بار الٰہ — تیرے ہی بندے تو ہیں بے شبہ
گر تو اِن کو بخش دے مولا کریم — ہے تو غالب صاحب حکمت حکیم

حکم ہوگا بعد تیرے یہ غلام
پھر گئے تھے ایڑیوں کے بل تمام

۴

پہلے اس سے کہ تمہارا لیں حساب — دیکھ لو اعمال اپنے کی کتاب
پہلے اِس سے کہ دیئے جاؤ عذاب — اپنے عملوں کا یہاں کر لو حساب
وقت سے پہلے کرو سامان تیار — کوچ کا کرتے رہو نہ انتظار
اِس جگہ پر عدل کا ہو گا قیام — اور سچ کے فیصلوں کا ہے مقام
پہلے ہی سے ہو چکی حجت تمام — عذر واں پر اب نہ دے گا کوئی کام
لوگو! تم ان میں سے نہ ہونا کبھی — جن کو یہ دنیا ہے دھوکا دے گئی
خواہشاتِ نفس پر غرّہ ہوئے — اور پھر وہ بدعنوں کی راہ چلے

جھک پڑے جو دارِ فانی کی طرف
یعنی اِس دنیا کمینی کی طرف

جیسے راکب اونٹ کی باندھے مہار
یا گوالا دودھ کی لیتا ہے دھار

کس بھروسہ پر نہیں ہوتے تیار
کس رہے کس بات کا ہوا انتظار

قسم رب یہ بھی گزر جائے گا وقت
گویا کہ یہ نہ کبھی آیا تھا وقت

جس کی جانب جا رہے ہو تم تمام
غیر فانی آخرت کا ہے مقام

کر لو جانے کے لئے سامان تیار
کوچ کا توشہ بھی لو اے ہشیار

اور جو بھیجو گے آگے پاؤ گے!
پیچھے چھوڑو گے تو بس پچھتاؤ گے

۵

ہے محبت ہر کسی کو مال کی
ہے یہ وصف انسان میں پیدائشی

مسئلہ جب مال کا آتا ہے پیش
اور خصوصاً جب غرض اس کو ہو پیش

اہلِ زہد و تقویٰ کے بھی پھر قدم
ڈگمگا جاتے ہیں اکثر یک قلم

دو فریق آپس میں لڑتے ہیں کبھی
بیش قیمت چیزیں ہوں بکھری پڑی

جس کے جو ہاتھ آئے جاتا ہے وہ
اور اسے اپنی سمجھ لیتا ہے وہ

جب ہوا معلوم حضرتؐ کو یہ حال
لے گئے سب وہ غرض مال و منال

وعظ فرمایا خیانت پر بڑا
اس کا بد انجام سمجھا کر کہا

حشر میں تم سے کوئی ایسا نہ ہو
بڑبڑاتا اونٹ اس کے سر پہ ہو

اور کہے مجھ کو رسول اللہؐ کے
بہرِ حق میری مدد فرمائیے

اور کہوں کچھ اب میں کر سکتا نہیں — میں نے تو تبلیغ کر دی تھی تمہیں
اور کہیں ایسا نہ ہو روزِ شمار — ہنہناتا گھوڑا ہو تم پر سوار
اور کہے مجھ سے مدد فرمایئے — بہرِ حق اے رسولؐ اللہ کے
اور مجھے کہنا پڑے اب ہو کیا — میں نے کیا تم کو نہ تھا سمجھا دیا؟
ایسا نہ ہو حشر میں تم سے کوئی — آئے اور سر پر ہو بکری چیختی
اور کہے آ کر اے ربؐ کے رسولؐ — کر مدد کچھ عرض ہو میری قبول
اور کہوں میں کہ اب ہو سکتا ہے کیا — میں نے پہلے تھا تجھے سمجھا دیا
ایسا نہ ہو کہ کہیں محشر کے دِن — آؤ تم ہو نفس سر پر نعرہ زن
اور کہو یارسولؐ اللہ سنو — عرض میری اور مجھے امداد دو
میں کہوں کچھ کر نہیں سکتا ہوں اب — کر چکا ہوں پہلے میں تبلیغ جب
ایسا نہ ہو کہ قیامت میں کہیں — آؤ تم اور سر پہ ہوں کپڑے کی گٹھڑیں
اور کہو ان سے ہمیں چھڑوا لیئے — یارسول اللہ مدد فرمایئے!
میں کہوں کچھ میں تو کر سکتا نہیں — میں نے تو سمجھا دیا تھا بس تمہیں
حشر کے دن میں کہیں ایسا نہ ہو — مال غیروں کا کسی گردن پر ہو
یارسولؐ اللہ! وہ کہے — اور پکارے وہ مدد کے واسطے
اور میں کہوں بس میرے اب کچھ نہیں — میں نے تو تبلیغ کر دی تھی تمہیں
لوگو! اطاعت سے ہو تم آراستہ — اور لباسِ تقویٰ سے پیراستہ
آخرت کو اپنی خاطر لو بنا! — سعی سے لو ٹھکانہ پر فضا
اور سمجھ لو کہ تمہیں عنقریب — کرنی رحلت تم کو ہوگی اے غریب

حاضری ہوگی وہاں پیشِ خدا — اِس جگہ اعمالِ صالح کے سوا
یا سوائے خاص صدقہ جاریہ — کوئی بھی نہ چیز دے گی فائدہ
دیکھو گے اعمال اپنے مرسلہ — اور وہاں پر ان کا پاؤ گے صلہ
زینتِ دنیا نہ دے دھوکا تمہیں — تاکہ وہ جنت سے نہ روکے تمہیں
اٹھ گیا پردہ رفع شک ہو گیا — سب پہ اپنا انجام ظاہر ہو گیا
جب کسی عالم کو دیکھو کہ وہ — صحبتِ حکّام میں اکثر رہے
جان لو ہے دین کا خائن ضرور — ہیں رسول اللہؐ یہی فرما گئے
ہے حدیثوں میں یہ فرمانِ نبیؐ — اِک جگہ گر بیٹھے ہوں تین آدمی
تیسرے کو چھوڑ کر ان میں سے دو — چپکے چپکے نہ کریں باتیں کبھی
جب کسی مجلس سے اٹھ جائے کوئی — واپسی کی پھر اسے حاجت پڑی
مستحق اپنی جگہ کا بہترین — ہے وہی اور ہے یہی قولِ نبیؐ

٦

تم پہ فتنے آئے تکلیفیں لئے — صبر و ہمت سے مقابل تم ہوئے
خوف ہے زیادہ مگر اس بات کا — جب کہ فتنہ یسر[1] تم پہ آئے گا
عورتیں جب پہنیں سونے کے کپڑے — اور لباس نرم شام و یمن کے
شوہران اغنیا کو ڈال دیں — عیش و عشرت کے گڑھے میں عورتیں
اور شوہر جب ہوں نادار و غریب — ان سے مانگیں وہ جو نہیں انکو نصیب
ڈھونڈتا ہے گر ملے تجھ کو مکاں — کہ پڑوسی کی تلاش اول وہاں

---
[1] تنگی

ہو سفر سے پہلے ساتھی کی تلاش
کہہ گئے پیغمبرِ آخر زماں

۷

رزق میں تاخیر ہو جائے اگر ۔۔۔ تو گناہوں سے اسے حاصل نہ کر !
رزق و ہر نعمت خدا کے پاس ہے ۔۔۔ لیتا ہے وہ ہی جو بندہ خاص ہے
فاسق و فاجر کی دولت پر نہ کر ۔۔۔ رشک اے مؤمن خدا کا خوف کر
کل قیامت کو نہیں تو جانتا ۔۔۔ حشر میں ان سے سلوک ہو گا کیا
دے مسلماں کو جو دھوکا اور ضرر ۔۔۔ لعنت اس پہ کرتے ہیں خیر البشرؐ
درمیاں رستہ کے نہ عورت چلے ۔۔۔ وہ کنارے پر الگ جایا کرے
جاؤ جب گھر میں کرو سب کو سلام ۔۔۔ خیر و برکت ہوتی ہے اس سے مدام
جان لے چھ ہیں حقوق المسلمین ۔۔۔ فرض ہیں اک دوسرے پر بالیقین
پوچھنا حال اس کا جب بیمار ہو ۔۔۔ اور نصیحت کرنا جب بے یار ہو
جب کبھی مل جائے تو کرنا سلام ۔۔۔ مان لینا دعوت اس کی کا پیام
جب وہ چھینکے یرحمک اللہ کہو ۔۔۔ گر وہ مر جائے جنازہ بھی پڑھو
حضرتِ ابن عمرؓ نے ہے کہا ۔۔۔ ذکر اس کا ہے بخاری نے کیا !
یہ رسول اللہؐ کا فرمان ہے؎ ۔۔۔ مؤمنیں کاملیں کی جاں ہے

؎ :- قول شاعر

کہ مسلمان ہی تو بھائی بھائی ہیں
یعنی وہ اسلام کے شیدائی ہیں
ظلم کوئی دوسرے پر نہ کرے
اور نہ ڈالے تباہی ہیں اسے
بھائی کی کرتا ہے جو حاجت روا
اس کی پوری کرتا ہے حاجت خدا
جو مسلمان کا ہے کرتا دور دکھ
اس کا کرتا ہے خدا خود دور دکھ
پردہ پوشی بھائی کی کرتا ہے جو
کل خدا اس کی کرے گا حشر کو

طالب عاجز کی سن لو آج ہی
نیکیوں کے پھول چن لو آج ہی

۸

عام طبقے کا یہی دستور ہے
مال پر ہوتا بڑا مغرور ہے
وہ سمجھتا ہے اسے متاع دنیوی
ہے یہ اک خوشنودی حق کی کڑی۔!!
حق یہ ہے کہ دنیا کا یہ مال سب
ہے تکبر اور رعونت کا سبب
لذتوں میں اس کی پڑ کر یہ جھول
خالق و مالک کو بھی جاتا ہے بھول
اس کے متعلق حبیبؐ کبریا
دیکھئے خطبے میں فرماتے ہیں کیا
دنیا ہے دارِ فناہ اے حاضرین
اور گھر رنج و تعب کا بالیقین
نیک بندے دل نہیں دیتے اسے
اور برے جو جھیل لیتے ہیں اسے
ہے سعید اس سے جو منہ موڑ لے
وہ شقی ہے اس کے جو پیچھے پڑے
دھوکا دیتی ہے یہ خالص یار کو
کرتی ہے گمراہ تابعدار کو
جو کہ اس کے سامنے سر خم کرے
راہ سیدھی سے اسے برہم کرے

اس سے منہ موڑے جو، وہ ہے کامیاب — جو اسے چاہے وہ ہے خانہ خراب
مژدہ اس کو اس میں جو حق سے ڈرا — پکڑی عبرت توبہ کی اور چل بسا
قبل اس کے کہ اجل لائے پیام — چھوڑ دے سب خواہشیں اللہ کے نام
قبر تنگ و تاریک میں پھر جائے گا — آخرت کی پہلی منزل ہے وہ جا
نہ وہاں نیکی سکے گا وہ بڑھا — نہ گناہوں کو سکے گا وہ گھٹا
زندہ ہو کر قبر سے رہ جائے گا — حشر میں سوئے عدالت آئے گا

نعمتیں جنت کی پائے گا وہاں
یا کہ پائے گا عذاب جاوداں

۹

ہے حدیث یہ اک رسول اللہ کی — جب گناہ کرتا ہے مومن آدمی
دل پر اس کے اک نقطۂ سیاہ — پیدا کر دیتا ہے فوراً وہ گناہ
توبہ استغفار کرتا ہے اگر — صاف ہو جاتا ہے دل مثل قمر
اور اگر کرتا زیادہ ہے گناہ — اور بھی بڑھ جاتا ہے وہ نقطہ سیاہ
حتیٰ کہ چھا جاتا ہے وہ قلب پر — تو نوا بن جاتا ہے شیشہ پر

۱۰

ہے حدیثِ حضرتِ خیرالانامؐ　　تین آنکھوں پر ہے دوزخ حرام
آنکھ جو ہر رات کو جاگا کرے　　اور وہ جاگے خدا کے واسطے
آنکھ جو آئے غضب میں صبح و شام　　جب کوئی انساں کرے فعلِ حرام
آنکھ جو اپنے گناہوں سے ڈرے
اور خدا کے خوف سے روتی رہے
اور بھی ہے قولِ پاک مصطفیٰؐ　　اشتیاقِ حق میں جو روتا رہا
جنت الماویٰ ہوا اس کا مقام　　صادق اس پر آتا ہے حق کا کلام
اور گناہ اپنے پہ رویا کرے　　تو خدا دوزخ حرام اس پر کرے
ہے یہ قولِ حق حضرتِ محبوبؐ حق　　ہے صفت میں مؤمنوں کی یہ سبق
دیکھتا اپنے گناہ ہے کوہ سے　　اور ڈرتا ہے سر پر گر پڑے
ہے منافق کا مگر الٹا ہی حال　　وہ گناہ کو مکھی کرتا ہے خیال
ناک پر آکر بیٹھے وہ ذرا　　تو اسے فوراً وہ دیتا ہے اڑا

۱۱

ہے حدیثِ حضرتِ خیرالانامؐ　　سیدِ اولادِ آدم کا کلام
لوگو! تم سب کا خدا بھی ایک ہے　　اور تم سب کا ابا بھی ایک ہے
برتری عربی کو عجمی پر نہیں　　فضیلت سرخی کو سیاہی پر نہیں

نہ ہی عجمی عربی پہ ہے سرفراز — نہ ہی گورے کالے ہیں کچھ امتیاز
ہر مسلمان دوسرے کا بھائی ہے — یہ اخوت یہ رشتہ آبائی ہے
ہاں مگر حق ہے کہ نزدِ کردگار — ہے وہی افضل جو ہے پرہیزگار
ہے مبارک شخص جس کو رد کرے — عیب اپنا دوسروں کے عیب سے
ہے فی الواقعہ وہی مردِ سعید — جو کہ ہو پندِ غیر سے مستفید
راست فرماتے ہیں وہ ابرِ کرم — میرا تم پر بڑھ کے ہے فضل و کرم
میں تو بیٹھا ہوں کنارے آگ کے — جس کے شعلے ہیں بھڑکتے بے تکے
تم لپکتے ہو ادھر پروانہ وار — روکتا ہوں میں تمہیں دیوانہ وار
ہے یہ طالب آپ کا لطف و کرم — چاہیئے ہم کو بچیں دوزخ سے ہم[لہ]
جھوٹ نہ بولا کرو مجھ پر کبھی — جس نے بولا ہو گیا وہ دوزخی
ہے منافق واقعی وہ صاف صاف — خائن و کذاب ہو وعدہ خلاف
نزدِ حق جاہل سخی ہے خوب تر — عابدِ کنجوس سے محبوب تر
وہ نہیں مومن، نہیں ہے جو امین — اور نہیں بے عہد کا ہے کچھ بھی دین
گالی جو مسلم کو دے بدکار ہے — قتلِ مومن کفر کا کردار ہے
جیسے ہو گے ویسے ہی تم پر خدا — حکمراں غالب کرے گا برملا
نرم دل اور عادل ہو جو شہ — حشر میں پائے گا عالی مرتبہ
سنگدل ظالم جو ہو فرماں روا — حشر میں درجہ ہو سب سے بُرا
جو تشدد رکھتا ہے بے جا روا — جانو وہ خود ہلاکت میں پڑا

لہ قول شاعر

اس کی ناک یا ربّ خاک آلود ہو — جس نے پایا پیری میں ماں باپ کو
اور جنت میں نہ وہ داخل ہوا — یعنی حق ان کا کیا نہ کچھ ادا

وہ بہادر تو نہیں جو زور سے — ہر کسی بے زور کا منہ پھوڑ دے
وہ بہادر ہے جو زورِ ضبط سے — عیش میں خود کو جو قابو میں رکھے

سب جہادوں سے جہاد افضل یہ ہے — حاکمِ ظالم کے منہ پر سچ کہے
داخلِ جنت نہ ہوگا، چغل خور — یہ نبیؐ اللہ نے فرمایا بزور

بانٹتے لوگوں میں صدقہ تھے نبیؐ — تندرست ان میں تھے اِک دو آدمی
دیکھ کر فرمایا ان سے آپؐ نے — تم کیوں صدقہ کو لینے آ گئے
مستحق تم دونوں صدقہ کے نہیں — ان کا حق ہے جو کما سکتے نہیں
دے تو میں سکتا ہوں گر چاہوں تمہیں — حق مگر یہ تندرستوں کا نہیں

تم کما کھاؤ نہ جاؤ مانگنے
ہے یہی بہتر تمہارے واسطے

باب الصلوٰۃ

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

ویب سائٹس	http://ameeremillat.org/
ویب سائٹس	http://ameer-e-millat.com/
ویب سائٹس	http://ameeremillat.com/
ویب سائٹس	http://www.haqwalisarkar.com/
ویب سائٹس	http://www.charaghia.com/
کتابیں	http://www.scribd.com/bakhtiar2k
تصاویر	http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/
تصاویر	http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/
فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ	http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/
بلاگز	http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html
بلاگز	http://www.jamaatali.blogspot.com/
بلاگز	http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html
بلاگز	http://www.jamaatali.blogspot.com/
ویڈیو	http://vimeo.com/user13885879/videos
ویڈیو	Youtbe: bakhtiar2k
اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں	www.marfat.com
اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں	www.maktabah.org
نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں	www.fezanenaat.com

شانِ مسلم

مسلمانوں پہ لازم ہے شریعت کی کریں عزت
کریں جو کام دنیا میں وہ ہوں سب تابعِ سنّت

جو سُنّت پر چلے بندہ وہ محبوبِ خدا ٹھہرے
جو بدعت پر چلے ظالم وہ مغضوبِ خدا ٹھہرے

مسلماں ہیں ہوئے چونکہ مسلمانوں کے گھر پیدا
مسلماں ہے مگر وہ ہی جو ہو اسلام پر شیدا

مسلماں ہونے اور کہلانے میں اک فرق بیّن ہے
مسلماں ہونے میں طاعت نبی کی حد معیّن ہے

خدا کو بھولنے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
رہے گا تنگ ہی کام اُس کا آساں ہو نہیں سکتا

مسلماں گر نبیؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنائے
تشبہ کفر کا چھوڑے مسلماں ٹھیک بن جائے

وہ گر میداں میں نکلے تو فتح اس کے قدم چومے
وہی مرکز ہو۔ دنیا گرد اس کے بیش و کم گھومے

مسلماں سے یہ وعدہ ہے کہ گر سچا مسلماں ہو
رعیت لوگ ہوں اس کی وہ سب لوگوں کا سلطاں ہو

مسلماں ہے وہی پکا جو مرتا ہو شریعت پر
نمونہ ہو نبی کا اور چلتا ہو شریعت پر

مسلماں کے لئے اِس سے بڑی نعمت کیا ہوگی
جہاں میں سب پہ یہ غالب حشر میں عزت سوا ہوگی

بھلے کاموں کو کرنا ہی تو مرغوب شریعت ہے
بُری کاموں سے بچنا ہی تو مطلوب شریعت ہے

جہاں میں کوئی بھی نقصان پر راضی نہیں ہوتا
نفع ہر اک کو بھاتا ہے یہی دستور عالم کا

خدا انعام دیتا ہے چلے جو راہ پر اُس کی
نظر رہتی ہے خشم آلود ہی گمراہ پر اُس کی

بندۂ مومن

یہ بحر و بر ہمارا یہ آسماں ہمارا
ہر خشک و تر کے وارث کون و مکاں ہمارا

خورشید و ماہ و انجم ہیں کام میں ہمارے
بندے ہیں ہم خدا کے ربِ جہاں ہمارا

ہم ہی تھے گنجِ مخفی ویرانۂ عدم میں
پیدا نہ تھا جہاں میں نام و نشاں ہمارا

اس نیستی سے ہم کو ہستی ملی وہ اعلیٰ
مسجودِ کل ملائک تھا وہ نشاں ہمارا

آرائشِ جہاں پھر ہم کو بنا کے بھیجا
منظورِ حق ہوا جب وہ امتحاں ہمارا

ہم نے خدا کو مانا سب انبیاء کو مانا
سردار انبیاء کا شاہِ شہاں ہمارا

سر کو نہ غیر حق کے آگے کبھی جھکایا
اللہ کے ہم پجاری وہ مہرباں ہمارا

مشرق سے تا بہ مغرب توحید ہم سے پھیلی
ہم دینِ حق کے خادم وہ پاسباں ہمارا

علم و ہنر کے موجد سارے جہاں کے مرشد
اب تک ہے اک زمانہ اوصاف خواں ہمارا

اخلاق برگزیدہ افعال سب حمیدہ
جامع تھا خوبیوں کا یہ جسم و جاں ہمارا

غفلت میں سو رہے تھے دورِ زماں نے چھیڑا
اُٹھے ہیں دیکھ لینا دستِ گراں ہمارا

باطل پرست سارے مل کر مٹانا چاہیں
بیکا نہ بال ہوگا اے آسماں ہمارا

حق کے مقابلہ میں باطل دبے گا آخر
ظلمت کو لے اُڑیگا نورِ نہاں ہمارا

ایمان سے مزین اسلام سے ملبس
جس طرف بڑھ گئے ہم تھا وہ مکاں ہمارا

طالب کی یہ دعا ہے مولا وہ دن دکھائے
سارے جہاں میں ہو پھر سکہ رواں ہمارا

قرونِ اُولیٰ کے مُسلمان

مسلمان تھے جو بڑی شان والے غزا دن کو اور رات قرآن والے
شریعت پہ عامل وہ رحمان والے کہاں ہیں وہ دین اور ایمان والے

مسلماں کہاں ہیں کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

مسلمان جو دینِ حق پر فدا تھے محب خدا و رسول خدا تھے
نمازوں میں اک صف میں شاہ و گدا تھے لڑائی میں ڈھب اُنکے سب سے جدا تھے

مسلماں کہاں ہیں کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

ابوبکر کا زہد و تقویٰ تھے رکھتے وہ فاروق اعظم کا جذبہ تھے رکھتے
جو عثمان کا حلم و ایفا تھے رکھتے سخا و تہور علی کا تھے رکھتے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مُسلماں

زرارہ و خالد تھے سردار جن میں عمر ابن جراح سالار جن میں
عمر ثانی رض کے سے تھے کردار جن میں نبی کے فدائی رضاکار جن میں

اخوت کے کیسے نگہدار تھے وہ ۔۔۔ کہ اک دوسرے کے مددگار تھے وہ
مسلمانوں کے دُکھ میں غمخوار تھے وہ ۔۔۔ مجسم وفا کامل ایثار تھے وہ

مسلمان کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

وہ اسلام پر جان فدا کرنے والے ۔۔۔ وہ باطل سے حق کو جُدا کرنے والے
شب و روز ذکرِ خدا کرنے والے ۔۔۔ مسلمانوں کے حق ادا کرنے والے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

انہیں دین وملت تھے جاں سے پیارے ۔۔۔ کتاب اور سُنت پہ چلتے تھے سارے
خدا و رسولِ خدا کے تھے پیارے ۔۔۔ جدھر رُخ کیا بڑھ کے میدان مارے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

ہر اک ان میں سے قوم کا رہنما تھا ۔۔۔ ہدایت کے تارے نبی نے کہا تھا
وہ کفار پہ رعب جن کا بڑا تھا ۔۔۔ ہر اک کام میں جن کا حامی خدا تھا

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

وہ اعدائے دیں کو ختم کرنے والے ۔۔۔ غریبوں کی تکلیفیں کم کرنے والے

غاروں میں سر اپنے خم کرنے والے ۔۔۔ وہ آپس میں رحم و کرم کرنے والے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں

مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

مسلمان حکام تھے حق کا سایہ ۔۔۔ رعیت کو خوش رکھنا تھا اُنکا شیوہ

تھا عدل اور انصاف ان سب کا پیشہ ۔۔۔ عدالت پہ ان کی شریعت کا قبضہ

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں

مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

الٰہی ہمیں وہ مسلماں بنا دے ۔۔۔ جو عاشق تھے صادق ترے مصطفےٰ کے

دل و جان تھے جن کے تیرے حوالے ۔۔۔ ہمیشہ تھے طالب جو تیری رضا کے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں

مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

کلمہ شریف

نہیں کوئی معبود حق کے سوا — محمدؐ ہیں بے شک رسولؐ خدا
خدا اپنی صفتوں میں ہے باکمال — محمدؐ بشر ہیں مگر بے مثال
خدا لامکاں ہے مکانی نہیں — محمدؐ کا ممکن میں ثانی نہیں
خدا خود بنا سب جہانوں کا ربّ — محمدؐ کو رحمت کا بخشا لقب

خدا کل کا معبود و مطلوب ہے
محمدؐ جزو کل کا محبوب ہے

خدا خالقِ ملکِ ارض و سما — محمدؐ کے سر سہرا لولاک کا
خدا مستقل عالمِ غیب ہے — نبیؐ مخبرِ غیب لاریب ہے
خدا کا ہے یہ لطف ہم پر عظیم — نبیؐ ہم پہ بھیجا رؤف الرّحیم
مطیع محمدؐ مطیع خدا — جو ان سے گیا وہ خدا سے گیا

عبادت اسی کی ہے طالبِ قبول
جو دل سے کرے پیروی رسولؐ

رباعیات نماز

سات سو بار حکمِ قرآن ہیں
مؤمنوں کو ہوا نماز پڑھیں
سب سے پہلے سوال ہو اِس کا
حشر کے دن بھری عدالت میں

مؤمنوں کی نماز ہے معراج
یہ ہی تحفہ ملا شبِ معراج
اِس میں بندۂ خدا سے ملتا ہے
ہے یہ فرمان صاحبِ معراج

بہرِ ہر شے ہے اِک نشان ممتاز
اور ایمان کا نشان نماز
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ کَفَرَ
ہے رسولِ خدا کی یہ آواز

فرض پانچوں نمازیں ہیں اے جان
چھوڑو قصداً نہ تم بنو نادان
ترک جس نے کی نکلا ملت سے
ہے حبیبِ خدا کا یہ فرمان

ہے ستون دین کا نماز اخی
دین اس کا ہے جس نے قائم کی
کوٹھا گر جائے گر ستون گرے
ایسا فرما گئے خدا کے نبیؐ

دن قیامت کا جب بپا ہو گا
بے نمازوں کا حشر کیا ہو گا
درمیان کافر و مسلمان کے
فرق اس دن نماز کا ہو گا

دوزخیوں سے جب کہ پوچھیں گے
تم کو ڈالا سقر میں کس شے نے
یہی بولیں گے وہ بصد حسرت
ہم نمازیں پڑھا نہ کرتے تھے

یادِ حق کو کرو نمازوں سے
اور افعال پاک بازوں سے
یہ ہی ایمان کی نشانی ہے
صاف کہہ دینا بے نمازوں سے

مستحب ہے ادا ہو اول وقت
عَجِّلُوْا بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْفَوْتِ
کیا بھروسہ ہے سانس کا طالبؔ
توبہ جلدی سے کرے قبل الموت

گر ہو مسلم ادا نماز کرو
سجدے رب کو بصد نیاز کرو
بے نماز ہونا کارِ شیطان ہے
تم خدارا نہ اِس پہ ناز کرو

ہے نمازوں میں شرط پاکی کی
پاک ہوتے ہیں بس نمازی ہی
پاک ہی پاک ملتے ہیں روح وروان
دور آفت ہو بے نمازی کی

شرک سے یہ باز رکھتی ہے
اور گناہوں سے پاک کرتی ہے
دین وملت اسی سے ہیں قائم
کتنی خدمت نماز کرتی ہے

جو مسلمان نماز پڑھتے ہیں
حق تعالیٰ سے دل سے ڈرتے ہیں
واقعی دوست حق کے ہیں طالب
جن وانسان اِن سے ڈرتے ہیں

ھدا پاکستان

ہے نشان ہر چیز کی پہچان کا
اور نماز آئی نشان ایمان کا
ہے وہی مومن جو پڑھتا ہے نماز
ورنہ بے جان جسم ہے اِنسان کا

پاک کرتی ہے نماز انسان کو
اور مٹاتی ہے وہ سب عصیان کو
ظاہر و باطن کو کر کے پاک یہ
بخشتی ہے جان پاکستان کو

بے نمازوں کو مسلمان ماننا
اور بے عقلوں کو انسان جاننا
یہ فریب نفس ہے اور کچھ نہیں
گویا بے جانوں کو باجاں ٹھاننا

گر مسلمانی نمازوں میں نہیں
اور طاعت جانبازوں میں نہیں
کس وطیرہ کا ہے پھر اسلام نام
عقل کچھ ان طعنہ بازوں میں نہیں

بے مہار ہونا ہے آزادی کا نام
اور بربادی ہے آبادی کا نام
رسم الٹی ہے زمانہ کی کیا
رکھ لیا ہے لوزنہ شادی کا نام

نام پاکستان ہے اس ملک کا
جس کو پاکوں سے نہیں کچھ واسطا
بدعمل، بد اعتقاد و بے مہار
ہر کوئی شیدا فرنگستان کا

قوم مسلم کی ترقی کا ہے راز
ادنیٰ و اعلیٰ کریں قائم نماز
ہے نظامِ مملکت کی رازدار
پڑھنے والوں کو ہے کرتی سرفراز

سلطنت کرنا سکھاتی ہے نماز
گُر ڈسپلن کا بتاتی ہے نماز
دین و دنیا کی دلا کر نعمتیں
حق تعالیٰ سے ملاتی ہے نماز

طالبِ مسکین ہے کرتا دعا
حکم جاری جلد ہو قرآن کا
پاک ہو جائیں مسلمان نام کے
تا ابد غلبہ ہو پاکستان کا

ترجمہ۔ ثنا، سورۂ فاتحہ، دعاء ابراہیمی و دعائے قنوت

نماز

(ترجمہ اردو)

ثناء

پاک اور بے عیب ہے تو اے خدا ہو نہیں سکتی تیری حمد و ثنا
نام تیرا ہے مبارک اور بڑا ذات ہے اونچی بڑی بے انتہا
تو ہی معبود بر حق برملا حق عبادت کا کسے تیرے سوا
اے خدا! تجھ سے پناہ ہوں مانگتا لے مجھے مردود شیطان سے بچا
نام تیرا لے کے در پر آ گیا اے رحیم و مہرباں سب کے خدا

اسمِ اللہ کو بنایا حرزِ جاں
تر رہیں اس سے مرے قلب و زباں

الحمد شریف

خوبیاں سب ذات پر تیری نثار — کل جہاں کے مالک و پروردگار
رحمتوں والے سبھی کے مہرباں — مالک روزِ جزا بھی بے گماں
تیرے ہی بن کر سدا عابد رہیں — تیرے سنگِ در پہ ہی ساجد رہیں
ہم ازل سے ہی پجاری ہیں تیرے — تا ابد در پر رہیں تیرے گرے
تجھ سے ہی چاہیں مدد اے مستعان — اور کبھی چھوٹے نہ تیری آستان
غیر کے در پر نہ جانے دے ہمیں — جو ہمیں حاجت ہو تو ہی دے ہمیں
ہادیٔ مطلق دکھا راہِ ہدا — یعنی سیدھے راستے ہم کو چلا
راہ سیدھی وہ صراطِ مستقیم — جس پہ تو مل جائے اے مولا کریم
راہ جس پر چل گئے سب محسنین — تیرے پیارے انبیاؑ و صالحین
ساتھ ان کا ہو ہمارے بھی نصیب — راہِ باطل سے بچیں تا ہم غریب
چاہیئے ہم کو نہ اے ربِّ جہاں — راہِ مغضوباں و راہِ گمراہاں
چھوڑ دیں راہِ نصاریٰ و یہود — ٹوٹ جائیں ان کے سب بند و قیود

سب مسلمان تیرے ہی طالب رہیں
پڑھنے سننے والے سب آمین کہیں

دعائے ابراہیمی

دے مجھے توفیق ربّ بے نیاز | کہ رہوں کرتا سدا قائم نماز
اور میری اولاد بھی یاربّ تمام | ہو نمازوں پر تیری قائم مدام
کر قبول اے رب ہمارے یہ دعا | بخش دے مجھ کو طفیلِ مصطفےٰ
اور میرے ماں باپ کو بھی بخش دے
مؤمنوں کو بھی خدا! دن حشر کے

دعائے قنوت

تجھ ہی سے امداد کرتے ہیں طلب | مغفرت ہیں مانگتے تجھ سے اے ربّ
اور تجھ پر لائے ہیں ایمان ہم | یعنی تجھ پہ رکھتے ہیں ایقان ہم
ہے بھروسہ ہم کو تیری ذات پر | اور ثنا کرتے ہیں تیری خوب تر
شکر کرتے ہیں تیرا ہی ہم تمام
اور ناشکری سے بچتے ہیں مدام
بائیکاٹ اپنا ہے ان اشرار سے | جو کہ سرکش ہیں تیری سرکار سے
تیری ہی یاربّ عبادت ہم کریں | اور نماز و سجدہ میں ہر دم رہیں
تیری ہی جانب سدا دوڑا کریں | حقِ خدمت ہم ادا کرتے رہیں
تیری رحمت کے ہیں ہم امیدوار | ڈر تیرے عذاب کا ہم پر سوار
بے شبہ سچ ہے کہ یہ تیرا عذاب
کافروں پر ہوگا بے حد و حساب

رباعیات نماز

ہو تصوّر یار کا پیشِ نظر
دل میں ہو تصویرِ جاناں سر بسر
اِس طرح گر ہو ادا تیری نماز
بس یہی معراج ہے اے خوش پسر

قلب مؤمن ہے خدا تعالےٰ کا گھر
ہے اِسی میں نور اِس کا جلوہ گر
غیر کو تو نہ دے اِس میں جگہ
ذکرِ حق سے تو اِسے آباد کر

ہے کبھی سوچا تو نے اے جانِ پدر
کیوں ہے دل مضطر ترا شام و سحر
ذکرِ اللہ سے تو دِل کو شاد رکھ
ورنہ پھر مارا میری جاں در بدر

جب کھڑا ہو نماز کی خاطر
اِس طرح پڑھ کہ تجھ پہ ہو ظاہر
آخری یہ نماز ہے میری
عمر طالبؔ میری ہوئی آخر

رمضان المبارک

آ گئے روزے انتظام کرو ماہِ رمضان کا احترام کرو
پاک ہو جاؤ گے گناہوں سے حق ادا اِس کا صبح و شام کرو
روزہ رکھنا ہے کھانے پینے سے شہوتوں کے مزے اڑانے سے
متقی بن گیا، اگر صائم ہے غرض یہ ہی رُنے آنے سے
روزہ فاقہ کشی کو کہتے ہیں حالانکہ دگنا اس میں کھاتے ہیں
رحمتوں کا نزول ہوتا ہے زحمتوں سے نجات پاتے ہیں
واہ کیا شان رکھتا ہے رمضان برکتوں سے بھرا ہوا رمضان
اِس میں قرآن کا نزول ہوا نورِ رحمت شفا ہدیٰ کی کان
تم سے پہلوں پہ بھی تھا یہ انعام مومنو! تم پہ بھی ہوا یہ اکرام
فرض کیے گئے روزے تم پر تاکہ بن جاؤ متقی خوش کام
دیتا رونق ہے سجدہ گاہوں کو صاف کرتا ہے حق کی راہوں کو
نام رمضان اِس کا ہے طالب
پھونک دیتا ہے سب گناہوں کو

رباعیات

(در شانِ رمضان المبارک)

۱
تیرے آنے سے سب ہوئے شاداں — مؤمنوں کے بٹیں گھر بہ گھر خوشیاں
زندگی میں پھر ایک بار آنا — چل دیا جلد اے ماہِ رمضان

۲
رونقیں بڑھ گئیں کہ تو آیا — سال کا ایک ماہ میں کھایا
مغفرت رحمت اور نجات ملی — تیرے آنے سے کیا نہیں پایا

۳
صبر کا نصف روزۂ رمضان — اور خود صبر بھی ہے نصف ایمان
روزہ چھوٹا تو ٹوٹا ایمان بھی — ٹوٹا پھوٹا بھی ہے کوئی ایمان

۴
روزہ ہے حق تعالیٰ کی نعمت — اَن تصوموا سے ہے یہ بھی ثابت
گر مشقت کا خطرہ لاحق ہو — ہے مرض اور سفر میں رخصت

۵
کیا ٹھکانا ہے حق کی شفقت کا — اِس کی رحمت کا اس کی وسعت کا
چھوڑ دو روزہ رکھنا اے طالب — گر یقینی ہو بڑھنا زحمت کا

۶
روزہ رمضان جس نے چھوڑا ہے — حکم قرآن اس نے توڑا ہے
وہ بھی ایمان رکھتا ہے طالب — گویا منہ حق سے اس نے موڑا ہے

آمد رمضان المبارک

الحمد للہ الحمد للہ فیر آگیا ماہ رمضان پیارا ! !

وڈی شان والا آن بان والا جہدے وچہ آیا قرآن پیارا

آیا ماہ رمضان بخشان سانوں روزے رکھو تے نفس شیطان مارد

پچھلے معاف تے اگوں نہ مول کرنا انہاں بدیاں دا وہم گمان مارد

دروزخاندے بوہے بند جاندے اتے قیدی سبھے شیطان ہوندے

کوئی کشش گناہ ول رہے ناہیں ایسے رب صاحب مہربان ہوندے

رکھنے والیاں نوں صبر رب دیندا روزے کھان جیہڑے او ناداں ہوندے

کرن صبر تے پڑھن نماز جیہڑے حامی اونہاندے رب رحمان ہوندے

روزے فرض کیتے رب مومناں تے تاں جے متقی مومن بن جان سارے

مومن متقی رب دے ولی ہوندے ویکھو وچہ قرآن بیان پیارے

شکر رب دا کہیئے کروڑ واری وچہ عمر دے فیر اک وار آ گئے

روزے رحمتاں برکتاں نال لے کے اوپر مومناں کرن نثار آگئے

رب دتی تکلیف نہ مومناں نوں وچہ سفر بیماری معاف کیتا !

پچھوں رکھ لینا روزہ قضا ہویا واہ وا رب طالب انصاف کیتا

رمضان المبارک اور عید

عید اس کی ہے جو رہا صائم
راتیں رمضان کی رکھیں قائم
عید کا حق اسے ہے کیا طالبؔ
دن کو ہے روزہ رات کو نائم

آج کا دن ہے عیدِ رمضان کا
جس کے روزے ہیں حکمِ یزداں کا
عید اس کو دو عید ہے طالبؔ
روزہ جس نے رکھا نہ رمضان کا

آج ہے عید اس مسلمان کی
جس نے توقیر کی ہے رمضان کی
روزے رکھے تراویحاں پڑھیں
اور عزت کی حکمِ قرآں کی

دن کو کھاتے رہے جو روزوں میں
رات آئے نہ سجدہ گاہوں میں
جتنا روئیں وہ اتنا ہی کم ہے
آج دن بھر گزاریں آہوں میں

صومِ رمضان اس نے چھوڑا ہے
حکمِ قرآن اس نے توڑا ہے
وہ بھی ایمان رکھتا ہے طالبؔ
گویا منہ حق سے اس نے موڑا ہے

پیام دردوغم طالب

جارہے ہیں حاجیوں کے قافلے سوئے حرم
اور طیبہ کو رواں ہیں زائرین محترم

اپنی اپنی منزلِ مقصود کو سب چل دیئے
دیکھتے منہ رہ گئے ہیں بے سروسامان ہم

یہ تو شکوہ ہی نہیں کہ آپ بلواتے نہیں
قابلِ دیدار ہی نہ ہو سکا ہے یہ ستم

نام لیوا آپ کا کب تک سہے دردِ فراق!
آپ چاہیں تو بنے مجبورِ وا صل ایک دم

عمر بھر کے حسرت و ارماں مٹ جائیں مرے
سینہ بن جائے مدینہ ہو ترا لطف و کرم

مرحبا اے کوئے محبوبِ خدا کے راہرو
عرض کر دینا میرا بھی یہ پیامِ دردِ غم

رحمتِ عالم توقع رحم کی طالب کو ہے
خالی پھرتا ہی نہیں سائل ترا اے ذوالکرم

رباعیات حج

حضور قبلۂ عالمؒ برائے زیارت حرمین الشرفین اور حج شریف راولپنڈی کی ویگن موٹربس سے سفر سے تشریف لے گئے راستہ کی دشواریوں اور دیگر زیاراتِ مقدسہ کے متعلق آپ نے بہت سی نظمیں لکھی ہیں ان میں سے ایک نظم ملاحظہ ہو۔

موٹروں کے جمپ اور دھکے نہ دیکھ
گامزن تو تو سوئے حرمین ہے

راہِ عشقِ حق کی ہیں یہ منزلیں
رہنما بھی سیدؐ کونین ہے

تیرا شکوہ اور گلہ اچھا نہیں
زائر حرمین تو اے جان ہے

عشق کی دولت سے ہے گر بہرہ مند
راہ کی ہر ہر گھڑی آسان ہے

تُو تو زائر ہے نہ سیاحِ جہاں
دیکھنا پھرنا ہے غیروں کے سنبھال

آنکھ ہو طالب تری سوئے حبیبؐ
ہے تلاش مکیں کی نہ از مکان

رہروانِ حق ہیں اپنے رہ سپہ
ان کی صحبت غیر کی صحبت نہیں

وہ ہی جائیں گے ہمیں حق کی طرف
غیر حق سے کچھ ہمیں نسبت نہیں

ناخدائے باخدا کو ساتھ لے
تیری کشتی کو کوئی خطرہ نہیں

سامنے طالب ہے گر بحر فنا
تیری نظروں میں کوئی خطرہ نہیں

ہم نشین حق کا ہو جا ہم نشین
چاہے تو گر دولت دنیا و دیں

حق کے قبضہ میں ہیں ساری نعمتیں
کون ہے جو اپنوں کو دیتا نہیں

فریاد طالبؔ بجناب غالب علیٰ کلِّ غالب

اس وقت کی بات ہے جبکہ قافلہ حجاج کی لاریاں صحرائے عرب شریف (ریگستان) میں پھنسی ہوئی تھیں مکہ مکرمہ کافی دور تھا حج سے مایوسی ہو رہی تھی سارا قافلہ بے تاب تھا کہ اب کیا ہوگا مذکورہ ذیل عرض رباعیات میں کی گئی۔

چہ گویند مردماں با ما چہ کردی
ترا شایانِ شاں بود ایں کہ کردی
بحسرت از وطن بیروں کشیدی
بدوشت بے پناہ شاں را بیم دی

وطن بگذاشتم پیتم روئے تو
سفرہا کردم یا بامِ کوئے تو
اگر خواہی بنامم بر درِ تو
بحال بکنم خلافِ مرضئی تو

مرا اعمال یارب دیدنی نیست
کرمہانت ببیں بگذار ایں ہا
حرم را رہ بدہ از فضلِ خاص است
وگرنہ جاں بگیر از ایں زمیں ہا

بگفتی مہرِ حج مردم بیایند
ز فرمانت بعزت رو برآیند
چرا سویت نہ شاں را رہنمائی
چوں شاں ترکِ وطن کردہ بیایند

الٰہی چوں مرا توفیق دادی
بقلبم شوق حج را خود نہادی
بفضلِ خویش برساں بر درِ خود
کنی آساں مشکل ہائے مادی

قافلہ ریگستان سے نکل گیا اگلے روز یہ رباعیات زبان پر تھیں۔

شکر تو کردن ز طاقت بس محال
کردی ناممکن را ممکن ذوالجلال
شد میسّر مارا حج از فضلِ تو
ورنہ ایں ممکن نہ بود در ہیچ حال

شکر صد شکر اے ذوالجلال
اے کریم و اے رحیم و بے مثال
فضلِ تو بادا چنیں بر ما مدام
ہم زبانِ باشکرت خوش مقال

روئے سوئے خانۂ خدا دارم
چشمِ دل بہرِ دید وا دارم
رفتنم بہر ایں مکاں تنہا نیست
سیرِ الی اللہ را ہوا دارم

اے کبریائی تو از مکان و زمان
یافتنت مشکل است نے آسان
سوئے بیتِ تو میروم شاداں
یابم از خانہ صاحبش را نشان

رباعیات طالبؔ

اے خدا بس غریب و بے وطنم
بر درت آمدم شنو سخنم
ہیچ جز تو الٰہ نے دارم
کن منوّر مرا تن و بطنم

مجرم حاضر شدم بار سوم
رحم کن بر حالِ زارم از کرم
ناخدایان را ز مَن ہم دور دار
تا بتو باشم خدائے محترم

اے خدا من بندۂ عاجز ترم
از مکافاتِ عمل غافل ترم
لطف فرما دست بکشا سوئے من
دست گیرا، گیر دستم، کہترم

اے کریم و منعم و عالی جناب
ہر کہ را خواہی رسانی بے حساب
طالبؔ مسکین بدرگاہت رسید
عرض بندہ عرضِ من بشنو شتاب

اے خدا اے صاحبِ جود و کرم
مفلسم بر درگہِ تو آمدم
سرفراز از دولتِ جنّت بکن
زانکہ حُبّت جانِ ایمان داشتم

مقصدِ تخلیقِ انساں طاعتش
ما خَلَقْتُ الْجِنَّ آمد آیتش
لازم آمد بر مسلمان روز و شب
صرف بکند زندگی در طاعتش

طالب بدرگاہ غفار

(بہ یادگارِ غفار، بر موقعہ حج ۱۹۵۴ء)

گنہگارم، گنہگارم، گنہگار — تو ستّاری تو ستّاری و ستّار
نہاں کے ماند از تو کردنی ہا — نہاں دار از نگاہِ اہلِ دنیا
بسے نادم بغایت شرمسارم — توئی غفار جز تو کس ندارم
طفیلِ بندگانِ مخلصانت — طفیلِ اولیائے امتانت
طفیلِ پاک بازانِ نبوتؐ — طفیلِ حضرتِ شاہِ رسالتؐ!
طفیلِ خادمانِ بارگاہت — خداوندا طفیلِ ذاتِ پاکت

بہ بخشا طالبِ جاں حزیں را
مریدِ شاہِ جماعت کمتریں را

رباعیات طالبؔ

برون بیا زِ حرم عاشقان منتظر اند
بیا بیا کہ ہمہ طالبان خوش نظر اند
بیا بیا بجمالت ہمہ شوند خوش دِل
بیا بیا کہ مہجوراں بہ طلبِ یک نظر اند

بیا بیا کہ مرا خواندہ بیا آمدہ ام
درونِ حرم تو لیکن ترا نمی بینم
حرم پُراست ز اغیار ایں تماشا چیست!
کجائی صاحبِ خانہ بیا ترا خواہم!

بیا آمدم بہ درِ اقدس ست گنہگارم!
کسے ندارد ایں زادِ عمل کہ من دارم
بہ پیشِ تو نیاوردم عزیز تر چیزے
کرم کُن و بسوئے من نگر کہ نادارم

ترا چہ طور تصور کنم کجا یابم!
بحرمِ تو ہمہ غیران و دیر پر ز صنم!
اگر نگنجی در ارض و سما و دیر و حرم
بدلم آ کہ در آں غرق است ہمہ عالم

گنہگارے بیامد بر درِ تو
بغایت شرم سار آمد برِ تو
کند توبہ بصدقِ دل الٰہی
بہ بخشیدن نداری ہمسرِ تو

چرا با تو سرو کارے ندارم
کہ جز تو ہیچ کس یارے ندارم
گنہگارم ولیکن طالبت ام
بہ بخشا جز تو غفّارے ندارم

نمے بینم بدنیا ہیچ یارے!
نیاید در نظر کس غمگسارے
بفضلِ خویش دستم گیر یارب
کہ طالبؔ ہم شود یک رستگارے

فریادِ طالبؔ

(بہ بارگاہِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کون کہتا ہے کہ دیکھے نہ ترا گھر جاکر
ہوں زمیں بوس فرشتے بھی جہاں پر آکر

آپ بلوائیں تو پھر کون رہے بدقسمت
سر کے بل آئے نہ وہ حکمِ پیمبرؐ پاکر

ایک وہ ہیں کہ تجھے دیکھتے ہیں گھر بیٹھے
ایک ہم ہیں کہ ہیں محروم ترے گھر آکر

آج گر شربتِ دیدار پلایا نہ یہاں
حشر میں ہوگا کیا پھر لبِ کوثر آکر

اچھے اچھے ہیں ترے گر تو برے کس کے ہیں
ہوگی پھر کس کی شفاعت سرِ محشر آکر

گو گنہگار سہی ہوں تو غلاموں سے ترے
اپنے اچھوں کی طفیل ایک نظر کر آکر

منفعل گرچہ نہیں دید کا تیری طالبؔ
خالی سائل نہیں جاتا ترے در پر آکر

رباعیات

یا رسول اللہ گرچہ عاصیم
حبّ تو بسیار دارم در دلم
عفو کن عذرِ من مسکیں پذیر
از جمالت نور بار اندر تنم

یا رسول اللہ رفت عمرم تمام
در نکوئی ہا نہ بردم ہیچ گام
بر درِ تو آمدم بس نادم ام
لطف فرما از جمالت خوش خرام

یا رسول اللہ جرمم شد فزوں
روزِ من شب کرد جرائم کنوں
آمدم با صد توقع بر درت
نیست جز تو حامی ام ہم رہنموں

یا رسول اللہ برمن کن نگاہ
بے نگاہِ تو شدہ عالم تباہ
حاضرم بر آستانت از کرم
در گزر کن نیست جز تو کس پناہ

طالب بحضور حبیبؐ غفار

زیارت کی تمنا لے کے میں دربار آیا ہوں
علی پور سے سفارش لے کے میں سرکار آیا ہوں

مرے مرشد مرے ہادی علی شاہ جماعت ہیں
لگا میں ان کے قدموں سے ترے دربار آیا ہوں

گنہگارانِ امت کو ملا ہے حکم جاؤکَ
بامید شفاعت کرتا استغفار آیا ہوں

ترستی ہیں مری آنکھیں تڑپتا ہے دل مضطر
خدارا اک نظر باحسرتِ دیدار آیا ہوں

کہاں جاؤں ترا ہو کر حبیبِؐ خالق غفار
میں طالب آپ کے در بحالِ زار آیا ہوں

درِ حبیبؐ پر

خدا کا شکر ہے میری مراد بر آئی
کہ شاخِ نخلِ تمنا ہے بار در آئی!

نصیب مجھ کو ہوئی حاضری تیرے در کی
ہوائے عرش سے تبریک کی خبر آئی!

درِ حضورؐ پہ جب سجدہ ریزیاں کر لیں
مرے حضورؐ نے کیا کیا مجھے دعائیں دیں

نہ ہے نصیب ہوئی حاضری نصیب مجھے
مری مراد ملی میں نے جھولیاں بھر لیں

بڑا یہ آستان وہ آستان عالی ہے
کہ جس کے سامنے شاہ و گدا سوالی ہے

گدا ہے طالبؔ مسکین بھی اسی در کا
سنا نہیں گیا کوئی یہاں سے خالی ہے

سلام کا مرے آقا نے کیا جواب دیا
کرم سے مجھے اپنے اجر بے حساب دیا

ہیں بیٹھا رہا قدموں میں دیکھتے وہ رہے
جواب نیاز کا آقا نے باصواب دیا

مرے حضورؐ نے دیکھا مجھے محبت سے
جب ان کے پیش ہوا خالی ہاتھ طاعت سے

گنہگار ہے لیکن وہ میرا طالبؔ ہے
اسے بھی ساتھ لے لو کہا یہ شفقت سے

خدا کا شکر ہے طالبؔ خدا کی رحمت ہے
وہ خوش ہیں مجھ سے کہ ان سے مجھے محبت ہے

کیا ٹھکانا ہے امت پہ ان کی شفقت کا
گنہگاروں سے بھی خاص ان کو الفت ہے

در شان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کجائی سید عالم نظر نمی آئی
دلم بہ ہجر تو نالان وگشت سودائی
بچشم دل اگرچہ پرستم ترا زہے قسمت!
خوش آں وقت کہ در خواب جلوہ بنمائی

مرا کہ درد و غمِ فرقت شدہ پیہم
چساں حیاتِ من بے کسم بگذرانم
بگیر دستم واز وصلِ خویش شاداں کن!
خدائے را کہ محبوب است ترا در عالم!

حبیبؐ خالقِ احسن نگاہِ لطف و کرم
بسوئے طالبِ مسکین تا مدام آئم
بجز تو ہیچ ندارم کہ دست من گیرد
اے دستگیر ہمہ کس در این و آں عالم

خدائے را کہ معبود است جملہ عالم را
بہ بیں ز رحم و کرم این تباہ حالم را
بہ فرقتِ تو شب و روز بے قرار ہما
بدلم آ، اے سکونِ دلہائے عالم را

خدائے را کہ لاثانی و نے مثالش ہیچ

طفیلِ حسنِ اخلاقت کہ نے مثالش ہیچ

بہ انتظارِ دیدارِ تو گشتہ دلِ خستہ

بیا بحسن و جمالے کہ نے مثالش ہیچ

طفیل امت تو آنکہ خیر امت ہست

طفیلِ سیّدِ سیّداں کہ شاہ جماعت ہست

بدیدن تو دلم آرزوئے دارد

قبول کن بحضورت کہ اعلیٰ نعمت ہست

در بارگاہِ رسالتؐ

گفتۂ من اثر سرکارؐ است
ورنہ عقل و علمِ من بیکار است

ایں ہمہ فیضانِ تُست اے محترمؐ
ورنہ من دانم کہ کم از کمترم

خاکی و ہم خاکپائے مقبلاں
نیست جز ایں ہیچ خوبی درمیاں

چوں مرا بر داشتند از مشتِ خاک
چہ عجب گر جا دہند بر عرشِ پاک

پیشکش آوردہ ام کلمات چند
کُن قبول از بہر خواجہ نقشبندؒ

تصوّف

(طریقت)

اِتباعِ شریعت

قال کو اب چھوڑ پیدا حال کر — روح کو حق کی طرف ارسال کر
شرع سے باہر نہ ہونا اِک قدم — گرچہ ہو جائے تمہارا سر قلم
غیر مشروع اِک حرف لب پر نہ لا — گر تو چاہے مخلصی روزِ جزا
شرع پر ہر کام میں چل اے جواں — نفس بد سے تاکہ تو پائے اماں!
برخلافِ شرع کام اپنے نہ کر — خود کو تابع نفس و شیطاں کے نہ کر
نفس امارہ کو مار اے باصفا — چاہتا ہے گر ملے قُرب خدا
نفس دشمن تیرا ہے یہ جان لے — تو تجھے حق کی طرف رستہ ملے
نفس بد کو قتل کر بہرِ خدا — تاکہ وہ تجھ پر نہ لائے کچھ بلا
نفس سرکش کو تو کر قید و زبوں — نہ کرے پھر خواہش دنیائے دوں

مُنکسِر کر نفس بد کو اے پِسر
تاکہ ہو باطن ترا مثل قمر

صادق

صادق اسے کہتے ہیں جو ہو صدق میں کامل
باطل سے گریزاں رہے اور حق پہ ہو مائل
جان جائے تو جائے وہ کبھی جھوٹ نہ بولے
حامی ہو سدا حق کا ہو حق بات پہ عامل
تائب ہو گناہوں سے تو پھر لوٹ نہ آئے
ہو قول کا صادق نہ رہے حق سے وہ غافل
وعدہ کا وفا کرنا ہے صدیقوں کا شیوہ
وہ قول سے پھرتے ہیں جو ہیں کذب کے قائل
صادق ہیں وہ جو حق و صداقت پہ ہیں مرتے
مؤمن ہیں وہی اور ہیں ایمان میں کامل
صادق ہیں وہ جو کہتے ہیں کر کے ہیں دکھاتے
کہتے ہیں جو کرتے نہیں جھوٹے ہیں وہ جاہل
ہے قول میں اور فعل میں جن کے کہ تخالف
کاذب ہیں منافق ہوئے لعنت کے وہ حامل
صادق ہے خدا اور نبیؐ اس کے ہیں صادق
صادق کو بشارت ہوئی ہم نام کی حاصل
باطل سے بچو! حق کے فدائی رہو طالب
حق یہ ہے کہ اسلام ہے حق کفر ہے باطل

انوار صوفیائے کرام

اے خدا دے ہمکو توفیق ادب
لطف سے محروم تیرے بے ادب

بے ادب خود ہی نہیں تنہا جلا
بلکہ اک عالم کو دی آتش لگا

کام جو کہ کرتا بے استاد ہے
ہے یقیں ہوتا وہ بے بنیاد ہے

داغ جس دل میں نہیں ہے عشق کا
گھر اندھیرا ہے نہیں اس میں دیا

چاہتا خلوت میں ہے بیٹھے اگر
شیخ کی صحبت میں بیٹھا اے باہنر

مانگتے ہیں ربؒ سے توفیق ادب
بے ادب نہ پا سکا کچھ لطف ربؒ

ادب اک تاج ہے فضل خدا کا
جہاں چاہے رکھے سر پر چلا جا

ہیں جنیدؒ بادفا فرما گئے
جو کہ قطب وقت تھے بغداد کے

کہ ہمارے پاس دو قندیل ہیں
جن کے لانے والے جبرائیلؑ ہیں

ایک ہے ان میں کتاب اللہ کی
دوسری سنت رسولؐ اللہ کی

رکھتے ہیں پہلی کو دائیں ہاتھ میں
دوسری ہے اپنے بائیں ہاتھ میں

مشعل راہ ہیں ہمارے واسطے
ان سے طے کرتے ہیں حق کے راستے

گر کوئی تم کو دکھائے شعبدے
آگ پھانکے اور ہوا میں وہ اڑے[1]

سو کھے پاؤں وہ کرے دریا عبور
اور وہ رکھتا ہو کتنا ہی شعور[2]

---

[1] بقول شاعر [2] بقول شاعر

گر مطابق شرع حال اس کا نہیں
مار دو جوتوں سے ہے شیطانِ لعین

باقی باللہؒ شہِ ذی جاہ نے ۔ یعنی حضرتِ خواجہ حق آگاہ نے
جن کا فرمانا ہے فرمانِ خدا ۔ جن کے پردے میں خدا ہے بولتا
خوب فرمایا ہے فرمانِ جمیل ۔ ناصح مشفق ہیں جو مرد خلیل
منقطع کر دے تعلق ماسوا ۔ طالبانِ دنیا سے ہو جا جدا
قول ہو تیرا پُر از صدق و صفا ۔ اور حلال و پاک ہو تیری غذا
واصلِ حق ہو گیا تو برملا
ہو گئی حاصل حضوری دائما

گر تجھے حاصل نہیں رزق حلال ۔ اور زباں محروم از صدق مقال
ذکر و طاعت ہائے صدہا سال سے
کچھ بھی نہ مقصود ہو حاصل تجھے

خواجہ بسطامؒ ہیں فرما گئے ۔ عارفوں کے جو بڑے سلطان تھے
عارفوں کا ہے یہ اِک ادنیٰ مقام ۔ مرضیٔ حق سامنے رکھنا مدام
عارفِ کامل ہے وہ اے باشعور ۔ جس میں ہوں یہ تین باتیں بالضرور
ہو سخاوت کا وہ دریا موجزن ۔ جس سے ہو سیراب کشت مرد و زن

نورِ حق ہو اور درخشاں آفتاب
اور وہ عاجز بھی ہو مثلِ تراب

دل ہے عالم کا تو خود سمجھا ہے کیا
عالی ہمت یاں سے بازی لے گیا
خلق سے حق نے تجھے ہی چن لیا
کل جہاں تیرے لئے پیدا کیا
اور تجھے اپنی محبت میں لیا
تاکہ خدمت میں رہے اس کی سدا
ماسوائے حق سے رشتہ توڑ لے
خالقِ کُل سے تعلق جوڑ لے
تو ہی تو ہوگا جہاں میں بختیار
ہر کوئی ہو تیرے قدموں پر نثار
جب ہوا مقبولِ حق بعد فنا
اور حاصل ہو گئی تجھ کو بقا
اللہ اللہ کہتے اللہ ہو گیا
یعنی وہ باقی رہا تو کھو گیا
دست و پا تیرے ہوں یا سمع و بصر
قدرتِ حق سے ہوئے جب بہرور
قدرت حق کا ہوا ان میں ظہور
وہ کرنے لگے جو ہے انساں سے دور
ہے حدیث پاک میں ایسا بیان
جس سے ظاہر ہے ولی اللہ کی شان

وصلِ جاناں

دشتِ غربت میں مسافر کا گزر ہوتا رہا
رنج و کلفت کا سماں پیشِ نظر ہوتا رہا

وصلِ جاناں نہ ہوا پر نہ ہوا ہم کو نصیب
خواب میں گاہے نظارہ ہاں مگر ہوتا رہا

صبحِ محشر عید اس کی جو کہ اپنے آپ کو
عشق کے صابون سے ہے تا سحر دھوتا رہا

محفلِ پیرِ مغاں میں کون پوچھے گا مجھے
بے مے و ساقی جوانی جان کر کھوتا رہا

نیک کو نیکی ملے بدلہ بدی کا بد کو ہے
کاٹ لے گا واں پہ جو یاں عمر بھر بوتا رہا

کھانے پینے کی نہ پرواہ ہجرِ جاناں میں رہی
خورد و نوش اپنا غم و خونِ جگر ہوتا رہا

طالبِ عاصی گناہ سارے ترے دُھل جائینگے
گر ندامت سے گذشتہ عمر پر روتا رہا

مناجات

(فریاد طالبؔ بدرگاہ غالب علیٰ کلّ غالبٍ)

نبیؐ جی کا شیدا بنادے الٰہی — مجھے عشق ان کا لگادے الٰہی

شب و روز گزرے درِ مصطفےٰؐ پر — وہ منظر وہ جلوہ دکھادے الٰہی

وہ نخلِ محبت ثمر جس کا ایمان — میری کشتِ دِل میں اگادے الٰہی

زیارت نہیں گر نصیبوں میں میرے — تو پھر خواب ہیں ہی ملادے الٰہی

جو خوش بخت ہر سال ہوتے ہیں حاضر — مجھے ان کا ساتھی بنادے الٰہی

جو حرکت میری ناپسند ہو رہی ہے — کروں توبہ اِس سے بتادے الٰہی!

میری نامرادی کے اسباب ہیں جو — مجھے ان سے قطعی بچادے الٰہی!

میں دیکھا کروں ان کا دربان بن کر — سگِ در ہی ان کا بنادے الٰہی

مجھے مرنے سے پہلے محبوب اپنا — دکھادے دکھادے دکھادے الٰہی

تجھے چاہوں دیدار تیرا نہ چاہوں — محبت کی یہ شہ جزا دے الٰہی

کہاں جائے طالبؔ یہ فریاد لے کر
طفیل نبیؐ جی بتادے الٰہی

رباعیات وسیلہ

خدایا خدایا پکارا کسی نے
کئی بار عبدی کہا پھر خدا نے
یہ اعلان شفقت بڑا دلکشا تھا
ہوا ہم پہ ظاہر کیا مصطفٰی نے

خدا کا تعلق ہے بندے سے سیدھا
خدا واقفِ کار ہے ہر کسی کا
مگر جان سکتا نہیں بندہ کچھ بھی
وسیلہ نہ ہو درمیاں گر نبیؐ کا

نبی آئے لاکھوں ضرورت کیا تھی
ہر اک شے پہ قادر تھی قدرت خدا کی
وہ ہر ایک بندے کو سب کچھ بتاتا
بلا واسطہ۔ کیا بڑی یہ خطا تھی ؟

خدا کا ہے قانون جاری ازل سے
وحی سے ہی کرتا ہے باتیں رسلؑ سے
رُسل بھیجے بندے ہی بندوں کی خاطر
ہدایت ہو آساں ان کے عمل سے

امامِ رسلؐ کو شرف ہے یہ حاصل
قیامت میں سب خلق کے ہوں گے رہبر
خدا خود ہی جب ارحم الرحمین ہے
نبی امتی پھر نہ ہوں کیوں برابر

حقیقت وسیلے کی جو جانتا ہے
نبی کو رسول خداؐ مانتا ہے
ولی مرشد اللہ نے ہادی بنائے
وہ خود سیدھا رستہ بتا جانتا ہے

پکڑے کسی طالب حق کا دامن
وہ مطلوب تک تیرے جانے کا ضامن
ہے خود بخود کوئی کچھ کب ہے ممکن
نہ ہی تیز خنجر بنا کوئی آہن

ایک تھانے دار صاحب نے توبہ کی اس پر اس نے اپنے خط میں یہ عرض لکھی

عرض:

میکدے سے حضور تک پہنچا
میرا چرچا بھی دور تک پہنچا
سرفرازی کی بات ہے ساری
یوں تو میں بھی حضور تک پہنچا

ارشاد:

جس کو اس کا حضور حاصل ہو
معرفت کا شعور حاصل ہو
استقامت اگر ہو توبہ پر
سرفرازی ضرور حاصل ہو

ذرہ ذرہ میں نور ہے تیرا
کل جہاں میں ظہور ہے تیرا
دیدے میرے اگر منور ہوں
پھر نہ دیکھوں قصور ہے میرا

ایک تھانے دار صاحب نے توبہ کی اس پر اس نے اپنے خط میں یہ عرض لکھی

عرض:۔

میکدے سے حضور تک پہنچا
میرا چرچا بھی دور تک پہنچا
سرفرازی کی بات ہے ساری
یوں تو میں بھی حضور تک پہنچا

ارشاد:۔

جس کو اس کا حضور حاصل ہو
معرفت کا شعور حاصل ہو
استقامت اگر ہو توبہ پر
سرفرازی ضرور حاصل ہو

ذرہ ذرہ میں نور ہے تیرا
کل جہاں میں ظہور ہے تیرا
دیدے میرے اگر منور ہوں
پھر نہ دیکھوں قصور ہے میرا

دیکھتے ہیں تجھے کچھ اہلِ نظر
جن پہ رکھتا ہے تو ہمیشہ نظر
گر نظر میں مری سما جائے
پھر کہاں جائے گا بچا کے نظر

اک ارض و سما کا ہے تو نور
مہر و مہ نور سے ترے پر نور
اک تجلی ادھر بھی ہو جائے
سینہ میرا ہو نور سے معمور

دل ہے تاریک اور آنکھیں کور
تجھ کو دیکھیں بھلا یہ کیا ہے نور
ذرہ ذرہ میں تو نظر آئے
نور سے اپنے گر کرے پر نور

دیکھنے کو ترستی ہیں آنکھیں
جلوہ فرما کہ دیکھ لیں آنکھیں
گر مری آنکھوں میں نہ آنا تھا
کس لئے پھر مجھے یہ دیں آنکھیں

یا الٰہی انہیں دے آسائش
پوری کر دے جو نیک ہو خواہش
ذکر تیرا ہو مشغلہ ان کا
دور ہو جائے دل سے آلائش

یادِ حق میں سدا وہ رہتے ہیں
حق کی باتیں ہی سب کو کہتے ہیں
سکھ پہنچنے وہ نہیں طالب
بلکہ دنیا کے رنج سہتے ہیں

دیکھتے ہیں تجھے کچھ اہلِ نظر
جن پر رکھتا ہے تو ہمیشہ نظر
گر نظر میں میری سما جائے
پھر کہاں جائے گا بچا کے نظر

اک ارض و سما کا ہے تو نور
مہر و مہ نور سے ترے پر نور
اک تجلی ادھر بھی ہو جائے
سینہ میرا ہو نور سے معمور

دل ہے تاریک اور آنکھیں کور
تجھ کو دیکھیں بھلا یہ کیا ہے زور
ذرہ ذرہ میں تو نظر آئے
نور سے اپنے گر کرے پر نور

دیکھنے کو ترستی ہیں آنکھیں
جلوہ فرما کہ دیکھ لیں آنکھیں
گر میری آنکھوں میں نہ آنا تھا
کس لئے پھر مجھے یہ دیں آنکھیں

یا الٰہی انہیں دے آسائش
پوری کر دے جو نیک ہو خواہش
ذکر تیرا ہو مشغلہ ان کا
دور ہو جائے دل سے آلائش

یادِ حق میں سدا وہ رہتے ہیں
حق کی باتیں ہی سب کو کہتے ہیں
رنج پہنچے تو وہ نہیں طالب
بلکہ دنیا کے رنج سہتے ہیں

حبِّ دنیا کا ہی سبب لذات
مانعِ یادِ حق ہے یہ ہیہات
ترکِ دنیا ہو سہل تر طالبؔ
اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ

رات سونے سے پیشتر حق سے
مانگ بخشش گناہ کی اپنے
وقت طالبؔ نہ پھر ملے شاید
آخری شب ہو عمر تیری سے

پیٹ بھر کر جو آپ کھاتا ہو
بھوکا اس کا پڑوسی رہتا ہو
اس کو مؤمن نہ تم کہو طالبؔ
بھائی کی جو خبر نہ لیتا ہو

پیر کامل

پیرِ کامل ڈھونڈ۔ گر چاہے کمال — جو کہ ہے بے پیر کب رکھتا ہے حال
مجلسِ مردانِ حق کے ہو قریں — تاکہ حاصل ہو تجھے عین الیقین
جس کو حاصل ہو گیا عین الیقین — واصلِ حق ہو گیا وہ بالیقین
جو کہ رکھتا دوست ہے درویش کو — دیکھتا ہے دوست حق خویش کو
موت سے پہلے ہوئے عارف فنا — لا یموتون ہے قولِ مصطفےٰؐ
تم بنو گے گر جلیسِ اولیا — تو بلاؤں میں نہ ہو گے مبتلا،
عارفوں کو خوف و خطرہ ہو کیوں — آیا قرآں میں ولا ھم یحزنون
دوستِ حق سے جو رکھتا ہے پیار — دونو عالم میں وہی ہے نام دار
خدمتِ درویش کر با صد ادب — تاکہ ہو تو دو جہاں میں کامیاب
جو کہ ہو رہِ خدا میں راہ گیر — چاہیئے اس کو کہ ہو ہمراہ پیر
دور منزل اور ہے رہ پر خطر — کون جاتا ہے وہاں بے راہبر
راہِ حق میں راہبر درکار ہے — پیر ہی اس راہ کا واقف کار ہے
پیر کی خدمت میں جا اے مردِ کار — تجھ کو دکھلائے گا وہ ہی کوئے یار
صدقِ دل سے تھام لے دامانِ پیر — راہِ باطن کا ہے تو گر راہ گیر
ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے شوق سے — اور اس کے حکم پر چل ذوق سے
راہ زن ہیں اس کی راہ میں بے شمار — راہبر کے ساتھ چل اے باوقار
راہبر کے ساتھ جائے تو اگر — پھر نہیں دیکھے گا کچھ رنج و ضرر

راہِ حق میں پیر ہی ہے راہنما کب کرے بے پیر طے راہِ خدا

جو کہ اس کی یاد میں ہر دم رہا مقصدِ اعلےٰ پہ پہنچا یا گیا

اس کی خدمت سے کبھی غافل نہ ہو صاف کہتا ہوں تجھے جاہل نہ ہو

کر عمل اس پر جو ہے فرمانِ پیر تاکہ امرِ حق سے ہو روشن ضمیر

دل تیرا روشن ہو اس کے نور سے نورِ حق دیکھے گا اس پُرنور سے

اپنی ہستی کو تو کر اس پر نثار جلوۂ حق تجھ میں ہو، تا آشکار

جو کہ ہے بے پیر اے مردِ جواں پنجۂ شیطاں میں ہے وہ بگماں

پیر کا فرمان ہے فرمانِ حق ہو چکا ہے جب کہ وہ قربانِ حق

طالبِ حق نے کیا اچھا کہا

عشقِ حق میں جو مرا۔ زندہ ہوا

مرشد کیا ہے

شیخ کیا ہے؟ ہادیٔ راہِ خدا ۔۔۔ خواہ نبیؐ ہو یا ولی ہے فرق کیا
انبیاء کو ہی ولی مرشد کہا ۔۔۔ آیا قرآں میں ولیؓ مرشدا
پھر اصحاب رسولؐ حق نما ۔۔۔ آپ ہی حضرت تھے شیخ مقتدا
اب ولی مرشد نہیں ہوتا نبیؐ ۔۔۔ ہے حدیثوں میں کہ بعدی لا نبیؐ
شیخ اپنی قوم میں ہے بر ملا ۔۔۔ امتوں میں اپنی جیسے انبیا
شیخ ہی کرتا ہے اب کارِ نبیؐ ۔۔۔ ظاہر و باطن میں مختارِ نبیؐ
صورت و سیرت میں گویا مصطفےٰ ۔۔۔ دیکھنا اس کا نبیؐ کا دیکھنا
ہے فنا فی الشیخ فنا فی الرسولؐ ۔۔۔ اور فنا فی اللہ کا اصلِ اصول
جو نبیؐ کا ظل نہیں وہ شیخ کیا ۔۔۔ شیخ کہنا ہی اسے ہے ناروا
شیخ ہے گویا رسولِؐ حق نما ۔۔۔ طالبانِ حق کو مژدہ جانفزا
ہے فنا فی الشیخ ہی پہلا قدم ۔۔۔ ہے وصولِ حق دگر نہ کالعدم
شیخ کیا ہے مظہرِ اخلاقِ حق ۔۔۔ شیخ کیا ہے مرکزِ آفاقِ حق

شیخ کیا ہے مطلعِ انوارِ حق — شیخ کیا ہے مظہرِ اسرارِ حق
عبد عابد اور حق معبود ہے — عبد ان دونوں میں پر موجود ہے
عبد جب معبود میں فانی ہوا — ہوگیا باقی۔ ہوئی حاصل بقا
شیخ کیا ہے عبدِ کامل اے فتا — ملحق حق سے کیا، حق سے جدا؟
شیخ سے مل، ہے وہ حق کا ہم نشیں — بن ملے اس کے خدا ملتا نہیں
شیخ بن۔ اس میں ہے حق جلوہ نما — شیخ میں گم ہو کے تو پائے خدا
شیخ سے الفت نہیں تو کچھ نہیں — اس کی الفت کرتی ہے حق کے قریں
شیخ ہی سب کچھ ہے تیرے واسطے — سایۂ حق۔ حق نما تیرے لئے

لکھ گیا طالبؔ ہے یارب کیا سے کیا
بخش دیجو جو لکھا حق کے سوا

پیرِ کامل

وہ پیر، پیر نہیں جو نبی نما نہ ہو　　نہیں وہ پیر جو ہمرنگ مصطفےٰؐ نہ ہو

جو اسوۂ حسنہ نبویؐ کو ایسا اپنائے　　ہر ایک بات میں مثلِ نبی نظر آئے

تصور اس کا ہو شانِ رسولؐ کا مظہر　　معیت اسکی ہیں قربِ خدا ہو جلوہ گر

خدا کے حکم سے جاہل کو مولوی کر دے　　نگاہ چور پہ ڈالے اُسے ولی کر دے

حبیبِ حق نے بنایا حبیب ہو اسکو　　جہانکو حق نے بتایا حبیب ہو اسکو

فدائے حق ہو وہ اور ہو رسول پہ شیدا　　قبول ان کو ہو ہر ایک کام بھی اسکا

خدا کی خلق سے رکھتا پیار ہو دل سے　　وہ خادم اس کا ہو مخدوم بھی اسے جانے

دعائیں کرتا رہے اسکے واسطے حق سے　　ہر ایک کام میں سائل سدا رہے حق سے

خدا کا بندہ ہو نائب رسول کا کامل　　علومِ حق سے ہو واقف اور ان پہ ہو عامل

مریدِ صادق

مُرید پیر نما نہ ہو گر۔ مرید نہیں — جو رنگ فرید کا رکھتا نہیں فرید نہیں
فدائے پیر نہ ہو گر۔ تو وہ مرید کیا؟ — چلے نہ چال اس کی ہو مستفید کیا؟
مریدِ خام ہے جب تک نہ ہو وہ روحانی — کہ فیض روح سے کس طرح لیگا جسمانی
جسے کہ پیر سے حاصل ہے نسبت کامل — تو قبر پیر سے بھی فیض اس کو ہو حاصل
مرید کوئی بھی یارب رہے نہ بے نسبت — بغیر اس کے وہ محروم ہوگا بدقسمت
مرید ہو نہیں سکتا کبھی بھی ناامید — کہ جس کو پیر ملا ہو پیر زندۂ جاوید
فنا نشان ہے عاشق کی بادفائی کا — بقا مقام ہے غیر اللہ سے رہائی کا
بغیر ذکر نہ حاصل فناءِ قلبی ہو — فنا بغیر نہ اس بارگاہ میں طلبی ہو
مرید کہتے ہیں کس کو مراد کیا شئے ہے — جو راہِ حق میں نہ کوشاں ہو محض لاشئے ہے
جو گامزن ہو رہِ حق میں طالب مولا — جو طلب دنیا میں غلطاں ہو طالب دنیا
مطیع حرص و ہوا ہے شقی سعید نہیں — حصول دنیا میں مرجائے تو شہید نہیں
مراد کو تو وہ ملتا ہے دوڑ کر خود ہی — ھَرْوَلَۃً ہی کہا ہے حدیث ہے قدسی
مرید کیلئے بس دوڑ دھوپ لازم ہے — مراد بن کے ہو مخدوم ایسے خادم ہے

مرید ہوتے ہیں متلاشیِ خدا ہو کر اسے وہ پاتے ہیں بندے[1] پہ مبتلا ہو کر
مرید پیر کی خدمت میں حق کو پاتا ہے گر اس سے دور رہے دور حق سے جاتا ہے
خدا ہے پیر میں کہ پیر[2] عبدِ مومن ہے حدیث لا یسعنی[3] اسی کی ضامن ہے
خدا کہاں ہے۔ کیا ہے، کوئی کیا جانے خدا[4] کے بندے کے کہنے سے ہم تو ہیں مانے
وہ بندہ جس کو خدا نے اس لئے بھیجا کہ میرے چاہنے والوں کو میرے تک پہنچا
نبی ہو یا کہ ولی ہو عبد مومن ہے
کہ جس کے دل میں سمانے کا خود وہ ضامن ہے

۱؎ دوڑ کر ۲؎ یعنی پیر ۳؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث قدسی کہ میں یعنی اللہ کہیں زمین و آسمان میں سما نہیں سکتا مگر قلب عبد مومن میں۔ ۴؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

مرید

مُرید پیر کا عاشق نہیں مرید کیا	بغیر عشق یہ منزل نہیں بعید کیا؟
مرید وہ ہے جسے پیر سے عقیدت ہو	ارادت اسکی دکھاوا نہ ہو حقیقت ہو
عمل مرید کا ظاہر کرے ارادت کو	وہ پیار کیا ہے جو نہ بدلے اسکی حالت کو
ملے جو حکم تہِ دل سے وہ بجا لائے	کسی بھی عذر کا اس میں نہ آسرا لائے
رسول کی ہے اطاعت، اطاعت اللہ	اسی میں پیر کی اطاعت بھی آگئی واللہ
کہ آج پیر مقامِ نبی پہ بیٹھا ہے	نبی جو کرتا تھا وہ آج پیر کرتا ہے
ہے فرض پیر کی اطاعت مرید صادق پر	ہے فتویٰ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ کا فاسق پر
مرید طالبِ دنیا اگرچہ ہو بے زر	حرام معرفتِ حق ہے بے شبہ اس پر
مرید طالبِ دنیا ہے نفس کا پابند	مرید طالبِ حق نفس کو کرے چو بند
مرید طالبِ دنیا ہے تو مرید نہیں	ہوا و حرص میں جکڑا ہو سعید نہیں
مرید طالبِ دنیا ہے مصلحت پر فدا	مرید طالبِ حق چاہتا ہے حق کی رضا
مرید طالبِ دنیا نہ ہو تو بہتر ہے	وگرنہ وہ سگِ قصاب سے بھی بدتر ہے

زہے نصیب کہ طالب مریدِ صادق ہو
تڑپ بھی رکھتا ہو مطلوب پر بھی عاشق ہو

تصوّرِ شیخ

تصوّر کو کہتے ہیں شرک اور بدعت
رہا ہے یہی شیوۂ اہلِ جدّت
تصوّر کا معنٰی ہے احضارِ صورت
خدا کے تصوّر کی صورت نہ مورت
ہوا ماسوا اللہ کا جائز تصوّر
نہ شرک اور بدعت نہ جائے تحیّر
تصوّر نے رکھی ہے بنیادِ عالم
تصوّر کا صدقہ ہے ایجادِ عالم
فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعرف سے عیاں ہے
مشارٌ الیہِ کُنْ کا اس میں نہاں ہے
محبّت سے ہوتا ہے پیدا تصوّر
محبّت پہ ہوتا ہے شیدا تصوّر
محبّت سے خالی نہیں کوئی انساں
اگر ہے کوئی تو وہ ہے محض بے جاں
نہ تصویر آنکھوں میں اترے تو اندھی
نہ ہو ذہن میں کچھ تو ہے زبان گنگی

تصوّر ہے علم اور تعلیم کی جاں
بغیر تصوّر ہے انسان ناداں
تصوّر سے تسکین پاتے ہیں عاشق
تصوّر پہ قربان جاتے ہیں عاشق
تصوّر تپ ہجر کی اک دوا ہے
تصوّر سے ہوتی دلوں کو شفا ہے
تصوّر ہی تو ہے مقدمہ طلب کا
اثر اس میں دیکھا ہے طالبؔ غضب کا
یہی شوقِ دیدار کی ابتدا ہے
وصالِ صنم کی یہی انتہا ہے
تصوّر میں تو کچھ برائی نہیں ہے
مگر جن کے نفسوں میں وہ جاگزیں ہے
تصوّر دکھاتا ہے منزل کا رستہ
جسے پا نہیں سکتے ہیں پا شکستہ

حضرت مجدّد الف ثانی رح

مجدّد جو ہیں الف ثانی کے حضرت | ہے مکتوب میں ان کے ایسی عبارت
یہ نعمت عظیمہ کسے اب عطا ہو | کہ حاصل تصور سے قُرب خدا ہو
تصور کی دولت میسر ہے جس کو | ملی نعمتیں دین و دنیا کی اُس کو
تصور میسر کہاں بے بصر کو | یہ دولت تو ملتی ہے اہل نظر کو
تصور کو کہتے ہیں وہ بُت پرستی | سدا کرتے ہیں جو کہ شہوت پرستی
تصور نہ بت ہے نہ بُت کی مُورت | پرستش کی اس کی نہیں کوئی صُورت
پرستش ہے اللہ کی کرنی عبادت | نہ محض اتباع اور نہ مطلق اطاعت
عبادت میں اظہار ہے عبدّیت کا | یقین رکھے اللہ کی احدیت کا
سمجھنا خدا کو ہی معبُود اپنا | جو ہو لائق اس کے وہی فعل کرنا
ہے دیدار حق کون دُنیا میں لایا | الابصارُ لا یُدرکم ہے آیا
تصور میں نادیدہ شے کیسے آئے | خدا کا تصور کہاں پھر سمائے
تصور سے ہوتی ہے حاصل معیت | نہ شرک اس میں لازم نہ ہے کوئی بدعت
معیت روحانی بزرگان دین کی | ہے تعمیل کونوا مع الصادقین کی
تصور سے ہی لُطف ہے زندگی کا | یہی جزو اعظم تو ہے بندگی کا
تصور نہ ہوتا تو دُنیا نہ ہوتی | عبادت بھی خالص خدا کی نہ ہوتی
تصور کا چرچا ہے عالم میں ہر سو | کہیں ہائے وائے کہیں پہ ہے ہاہُو
تصور جدائی کے ماروں کو ڈھارس | تصور محبوں کو لوہے کو پارس

شانِ علی پور شریف

زہے قسمت میہمان علی پور
بچھا رہتا ہر دم ہے خوانِ علی پور

علی پور کا لنگر ہے لنگر خدا کا
خدا کا ولی میزبانِ علی پور

علی پور کے سیّد بھی قربانِ عالم
عرب اور عجم مدح خوانِ علی پور

چلے آ رہے ہیں چلے آ رہے ہیں
جہاں بھر سے سب میہمان علی پور

علی پور میں بٹتا ہے فیضِ مدینہ
مدینہ کی شاخ آشنان علی پور

محبت کے مارے محبت کی خاطر
چلے آتے ہیں عاشقانِ علی پور

علی پور بسایا مدینہ سے آ کر
مدینہ سے ملتی ہے شانِ علی پور

مکین علی پور فدائے مدینہ
مدینہ فدائے مکانِ علی پور

نبوت کے گلشن سے بو باس پا کر
پھلا پھولا ہے گلستانِ علی پور

علی پور میں دیکھی مدینے کی رونق
مدینے میں پایا نشانِ علی پور

دعا ہے شب و روز طالبؔ کی یارب
رہے تا ابد خاندانِ علی پور

(دور ثانی)

اعلیحضرت امیر ملت رض

ملحدوں کو آپ ہی نے دیں پہ مائل کر دیا — منکرانِ حق کو جا کر حق کا قائل کر دیا

جاہلوں سے مولویوں کا لیا حضرت نے کام — ناقصوں کو اک نظر میں پیر کامل کر دیا

کیا کرامت ہے جناح بے خبر از دین کو — عاشقِ قرآں بنا کر حق سے واصل کر دیا

عاشقِ سنت نے ہے سنت کو گویا زندہ کیا — اک جہاں کو سنتِ نبوی کا عامل کر دیا

کثرتِ ذکرِ خدا میں وہ کیا پیدا کمال — غافلوں کو بھی ہے ذکرِ حق میں شامل کر دیا

بانیٔ اسلام کے وارث تیری تبلیغ نے — دین سے ناواقفوں کو دیں کا حامل کر دیا

سیدِ حجاج عالم منبع جود و کرم — زمرۂ حجاج میں صدہا کو شامل کر دیا

حافظ و حاجی محدث عاشقِ حضرتِ رسول — آلِ ابنی کو بھی ہے اپنے مماثل کر دیا

اِز دعا طالب لیغفر لك ربك الکریم
غفرِ یکم خدا نے تجھ پہ نازل کر دیا
۱۳۷۰ھ

فراقِ پیر

حضور قبلہ عالم نے جب ۱۹۰۸ء میں اعلیٰحضرت سرکار امیر ملت رضی اللہ عنہ کے دست شفقت پر بیعت کی۔ اس کے بعد اجازت لے کر واپس پلٹن میں پہنچ گئے، آپ ہر وقت اعلیٰ حضرت کے فراق میں بے چین رہتے اور فرقت میں اشعار نوک زبان رہتے جن میں چند ابیات درج ذیل ہیں جن سے پیر سے والہانہ محبت و عقیدت اور مرید صادق ہونا عیاں ہوتا ہے۔

آج اے شاہ جماعت تیرے قرباں آجا ہادیٔ راہ ہدیٰ حافظِ قرآں آجا
سیّد قوم، دلوں کے میرے سلطان آجا والیٔ ملک تصوف شۂ مرداں آجا
انتظاری میں شب و روز ہے گزرے تیری مہماں آج مرے درد کے درماں آجا
دل مرا شوقِ زیارت سے ہے کہتا ارنی لَن ترانی نہ سنا واصل سبحاں آجا
زندگی کا تو بھروسہ نہیں کچھ بھی حضرت دل میں لے جاؤں نہ میں حسرت و ارماں آجا
آ لگا کر مجھے سینے سے منور کر دے دل میں حسرت ہے یہی اور یہ ارماں آجا
ہوں سیاہ کار میں بے مثل مجسم تو نور دن چڑھے رات کہاں، مہر درخشاں آجا
نہ غلاموں سے تیرے اور نہ درویشوں سے خاکپائے ہمہ تو جان کے جاناں آجا
گو نہیں شرف قدم بوسی ہی حاصل مجھ کو پر تصور سے ہی دل صورت نگراں آجا
ماہ و انجم ہیں تیرے نورِ ضیا سے روشن اس طرف بھی ہو نظر نیر تاباں آجا
ہیں نہ شاعر نہ سخن فہم نہ لائق حضرت ہوں مگر طالب عاجز، تیرے قرباں آجا

۲

اے جذبۂ الفت مجھے تاثیر دکھا دے — طالب وہ بن آئیں میری تاخیر[۱] بنا دے
اے علم تصور میری کر آن کے یاری — دلبر کی پیاری مجھے تصویر دکھا دے
مرتا ہے تیرے ہجر میں اک طالب بیکس — اے بادِ صبا جا انہیں تقریر سنا دے
محشر میں کرے حشر نہ برپا تیرا بسمل — پہنا کے وصال اپنے کی زنجیر دبا دے
لکھا ہے مقدر میں شب و روز کا جلنا — اللہ میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے
اے شاہ حسینان جہاں شاہ جماعتؒ — میری بھی وصال اپنے سے توقیر بڑھا دے
جاتا نہیں دم کیلئے دل سے غمِ دوری — ہر دم کی حضوری میں میرے پیر بٹھا دے
بے تاب ہے شوق زیارت میں شب و روز — آنکھوں میں سما جا غمِ دلگیر بھلا دے
اک آگ لگی دل میں میرے سوز ہجر کی — شربت ہے معیت کا جو اکسیر پلا دے
سلطان دلوں کے مرے ، سرتاج مشائخ — آ دل میں مرے مادہ تکبیر دبا دے

دے آپ توجہ اسے پیدا کر اسم ذات
شاہا وہ جلالی مجھے تصویر دکھا دے
شاہوں سے گداؤں کا کیا دعوائے الفت
اے طالبِ گستاخ یہ تحریر مٹا دے

ص۱ آخرت ۔ عاقبت   ص۲ ذکر اللہ

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری

پیر وہ پنجاب کے دنیا میں جن کی دھاک تھی — خدمتِ اسلام جنکی ہر ہوس سے پاک تھی
سامنے جھکتا عدو بھی وہ بلند اخلاق تھا — قوم کی خدمت کا جذبہ شہرۂ آفاق تھا
حضرتِ شاہ جماعت مقتدائے اولیاء — میر ملت قطب عالم کاملوں کے پیشوا
آج وہ حق کے پیارے چھوڑ کر دارِ فنا — ہو گئے حکم خدا سے راہی ملکِ بقا
ہے اگرچہ یاں سے جانا ایک دن ہر ایک نے — ایک وہ بھی ہیں جنہیں آ ہیں ملک بھی دیکھنے
ہر طرف بس انکے ہی داد و دہش کی دھوم ہے — ہر کسی کو ان کا یہ دستِ کرم معلوم ہے
انکی اس جود و کرم کے ہیں عرب زندہ گواہ — کہہ رہے ہیں شرق میں اپنے وہ تھے پشت و پناہ
فیض علم دین میں وہ آپ کو درجے ملے — ہیں وظیفہ خوار کتنے دینی مکتب آپ کے
فیض روحانی کے تھے وہ ایک بحرِ بیکراں — کس کو دکھلائیں وہ شئے جسکا نہ ظاہر ہو نشاں
شمس عرفانِ ہدایت نور برساتا رہا — شپرہ چشموں نے پایا کچھ نہ حسرت کے سوا
تھام کر دامن ترا مسٹر جناح پاک باز — قائد اعظم بنا یوں ہو گیا وہ سرفراز
کفر کے فتوے دیئے سب نے۔ کہا تو نے ولی — مرحبا دکھلا دیا تو نے اسے کر کے ولی
آپ نے تسبیح و قرآں و مصلےٰ کیا دیا — دولتِ دیں کر عطا اس کو اسے اپنا لیا
وہ مدد کی لیگ کی پنجاب میں تم نے سنبھا — قوم کا ہر مرد و زن خورد و کلاں ہے جانتا
ہو گیا ممکن، دعا تیری سے نا ممکن جو تھا — یعنی پاکستان دنیا میں ہویدا ہو گیا!
کام جو تھا انبیا کا کر کے وہ دکھلا دیا — کون مانع ہے کہوں گر آپ تھے بس کا الانبیا

آپ کے جانے کا باعث ہے یہی شاید ہوا — آپ سے جو کام لینا تھا وہ حق نے لے لیا

آپ کے دم سے تھی باغِ دین و ملت میں بہار — مذہب حقہ کا چرچا رہتا تھا لیل و نہار

ماہر علم لدنّی واقفِ اسرار حق — چل بسے جنت میں آپ اب کون دیگا اسکا سبق

جستجو کی میں نے طالبؔ کہ لکھوں فرقت کا سال — من غفر میں ہے ہاتف نے کہا سال وصال ۱۳۹۰ھ

طالبؔ غمگیں نہ کر غم داغ فرقت کا ذرا
دیکھتے رہنا مجھے تو ساتھ اپنے پائے گا

یادگارِ غمِ جانم

(بیادگارِ سرکارِ علی پوری)

این چہ وائے عظیم نغاں اندر فغاں — مرد و زن پیر و جواں نوحہ کناں
ہر طرف زاری ہست شور ہا و ہو — جمع انداز ہر طرف بس مرداں
پیرِ ما شاہِ علی پور سیداں — رفت سوئے خالقِ کون و مکاں
ما ظواہر را جہاں تاریک شد — چشم بینا را عیاں است و عیاں
کس نہ گوئید شیخ ما را مردہ — منتقل شد زیں جہاں سوئے جناں
بود فانی تا بدنیا زندہ بود — زندۂ جاوید شد چوں رفت زاں
لا یموتون بگوئید اولیاء — موت ایشاں نیست جز نقلِ مکاں
چوں بجست از سجن دنیا کاملے — قوّتِ روحش فزوں شد بیگماں
بر سرِ ما تا قیامت سایۂ اش — روح را گوئید بقا است و نشاں
بس چرا من گریہ و نالہ کنم — کم نہ گردد فیضِ روحِ کاملاں!
من چہ گویم وصفِ آں شمس الہدیٰ — کانبیا فرمودہ شد در حق شاں
کم کسے مثلش بزادہ مادرے — چشم خور دیدہ نباشد ہم چناں
دینِ ملت را صحیح بد خادمے — روز و شب در ذکرِ آں در فکرِ آں
تا دمِ آخر رہِ حق می نمود — آں امامِ وقت و قیومِ زماں
اے ز تو تجدید شد اسلام را — اے ز انوارت منور شد جہاں
گشت محروم از دعاتِ ملت ات — اے امیرِ ملّت ما چہ شد آں
در جہاں بودی فقیر و ہم امیر — عاقبت نیک و در جنّت مکاں

بر مزارت رحمت حق تا ابد — رحمتت بوداست بر ما بے کساں

قبر پاکت روضۂ جنت بباد — بود درگاہت پناہِ عاجزاں

ما خوشیم از تو خدا خوش از تو باد — بندگان حق ترا بُد بندگان

اہل بیت را عطا صبر جمیل — دست در دامان شان وابستگان

بہر تاریخ وصالش جستمے — ہاتفے گفتہ بگوشم۔ خضر شاں ۱۹۵۱ھ

سال قمری ہم بگوئیم در حروف — تا بماند یادگارم در جہاں

سیزدہ صد ہم بر آں ہفتاد سال — بست و ہفت از ماہ ذیقعدہ بداں

اولیاء اللہ بدنیا بے شمار — غوثے و قطبے بود یک ہر زماں

ایں چنیں شخصے کہ باشد کا نبیا — بعد صدہا سال آید در جہاں

از تو پاکستان آمد در وجود — قائد اعظم را ایں شد عز و شاں

بر ہدایات تو ایں کردہ عمل — روز و شب کردی دعاہا بہر آں

اے مرادر دو جہاں پشت و پناہ
یاد داری طالبت را آں زماں

فراقِ پیر

(در ملک الاولیاء امیر ملتؒ)

کون پوچھے گا مجھے وہ پوچھنے والے گئے
وہ غریبوں بے کسوں کے دل کے رکھوالے گئے

آپ کے دم سے تھا قائم طالبؔ خستہ کا دم
آپ کیا آقا گئے دم کا دلاسا لے گئے

مشفق و غمخوار تھے۔ آرامِ جانِ زار تھے
خوش رہیں یا ربّ وہاں وہ ساتھ کیا کیا لے گئے

رونا آتا ہے۔ مگر روتا نہیں اس واسطے
آپ غم کھائیں گے گر غم دل میں میرا لے گئے

حضرت اعلیٰ کو فردوس بریں ہوگا نصیب
شوق سے ہیں سوئے حق وہ حق کے متوالے گئے

طالبؔ خستہ جگر کو دیکھ کر درد آشنا
دردِ فرقت دے گئے آرامِ جاں کا لے گئے

قصیدہ

(بعنوانِ شجرہ شریف)

یہ قصیدہ حضور قبلہ عالمؒ نے جب آپ ملک مصر میں بحیثیت اسسٹنٹ سرجن تھے اپنے پیر و مرشد قبلہ و کعبہ امیر ملت سرکار علی پوریؒ کے فراق میں نومبر ۱۹۱۸ء میں لکھا تھا۔

لکھوں کیا کہ مجھ میں طاقت نہیں ہے فصاحت نہیں ہے بلاغت نہیں ہے
حماقت ہے یہ اپنی جرأت نہیں ہے کہ اشعار لکھنے کی عادت نہیں ہے

زبان ترجمان دل زار شد
قلم بہر ارقام تیار شد

ترا مدح گو ہر اک انسان ہے محبت تیری سب کا ایمان ہے
حبیبؐ خدا کا دل و جان ہے محب اور محبوبِ رحمان ہے

تجھے دیکھنے سے گناہ دور ہوں
سیاہ دل ترے دم سے پُر نور ہوں

خدا نے تجھے وہ مرتبہ دیا کہ قائل ہے ہر کس تیری شان کا
کئے ہر ولی کو جو فرداً عطا وہ اوصاف تجھ میں کئے ایک جا

یہ حق ہے تو ہے مظہرِ مصطفیٰؐ
تجھے دیکھ حضرت کا عرفاں ہوا

مشائخ تو دیکھے تھے بے شمار بڑے مرتبے والے اللہ کے یار
محمدؐ پہ عاشق خدا پہ نثار ولی غوث اور قطب سے تاجدار

خدا نے تجھے برگزیدہ کیا
تو شاہ جماعت ہے حزب خدا
تو سب کام چھوڑ اور شجرہ سنا
کہ ہو جس میں مذکور سب شاہ کا
اٹھیں ہاتھ سُن کر کے بہرِ دعا
اجابت پہنے گوہرِ مدعا
کریں مشکل آسان حاجت روا
زفیضِ مشائخ بلطفِ خدا
فقیر محمد نے کی یہ عطا
کہ نورِ محمد سے حصہ دیا
دیا فیض اللہ کا دریا بہا
مریضوں کے حق میں تو عیسےٰ بنا
دکھایا جمالِ خدا آپ کو
کیا اشرفِ اولیاء آپ کو
زبیر شہِ دیں نے کر کے بلند
بنایا تجھے ثانی نقشبند!
گناہوں سے معصوم اور بے گزند
مجدد کیا اور عالم پسند
بنایا بقا باللہ اس شان سے
دیا حصہ امکنگی عرفاں سے
کیا تجھ کو درویش اور پارسا
محمد کا دے کر کے حلم و حیاء
تصرف دیا ناصر دیں کا
یہ سب فیض تھا خواجہ یعقوب کا

بخاریؒ کی روشن ضمیری ملی
فقیرانِ دنیا پہ مری ملی

سماسیؒ نے تجھ کو کیا حق نما — علیؒ نے عزیزِ خلائق کیا!
بنا کر کے محمودؒ اوصاف کا — ریوگر سے پایۂ عارفؒ ملا

مکمل کیا عبدِ خالقؒ تجھے!
دیئے خوبی و حسنِ یوسفؒ تجھے

توجہ علیؒ نے کی اس شان سے — ملی قطبیت قطبِ خرقان سے
عروج و سیرِ شاہ مستانؒ سے — فقیری ملی جعفریؒ شان سے
امام قاسم بن محمد ابی بکر رضی اللہ عنہ بنا کر تجھے قاسمؒ عرفان کا — عمر ستر سال
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ دیا مرتبہ شاہ سلمانؒ کا مدائن عمر = ڈیڑھ سو برس
سخا علم اور فہم تجھ کو ملے — غنا و حیاء کے ذخائر ملے
رہا عدل و انصاف گھر میں تیرے — صداقت و ایثار صدیقؒ سے

محمدؐ نے شاہِ جماعت کیا!
کہ امت کو جا کر مری راہ دکھا

خدا اور محمدؐ نے بتلا دیا — جماعت علی پیر ہے خلق کا
سراسر نزار در شہِ باصفا — سنو عرض میری ذرا دل لگا

طبیبِ طبیبانِ عالم ہے تو
شفا دہ ہے مرضہائے عصیاں ہے تو

بڑا طالبِ بے نوا دور ہے — تپِ ہجر سے سخت رنجور ہے

ترا ذکر اور تیرا مذکور ہے　　شب و روز یہ اس کا دستور ہے

مگر نفس و شیطاں ہیں تاک میں
نہ ڈالیں کہیں فعل ناپاک میں

تصور جسے اصفیاء کہتے ہیں　　علاجِ دلِ مبتلا کہتے ہیں!
کیا اس نے یوسفؑ بچا کہتے ہیں　　تپ ہجر کی ہے دوا کہتے ہیں

کرم سے مرے شامل حال کر
میرے نفس سرکش کو پامال کر

گوارا نہیں ہے یہ دوری مجھے　　بلالو! بلالو! ضروری مجھے
تیری چاہیئے بس حضوری مجھے　　تصور سے تیرے صبوری مجھے

خدارا حجاب من و تو اٹھا
اٹھے مرحلہ قرب اور بُعد کا

شب و روز طالبؔ کی ہے یہ دعا　　ہمیشہ رہے مجھ پہ سایہ تیرا
تو حامی مرا اور میں تم پر فدا　　رہے رسم قائم بفضلِ خدا

میں آتا رہوں اور تو ملتا رہے
یہی دور تا حشر چلتا رہے۔

رہبر کے در پر حاضری

میں حاضر ہوا پیر و مرشد کے در پر جو اقطاب عالم کے تھے اعلیٰ افسر
غلام ان کے ہیں متبع پیغمبر خلیفے ہیں ان کے زمانہ کے رہبر

مریدانِ حضرت کا میں خاک پا ہوں
میں اولادِ حضرت کے زیر لوا ہوں

اک ادنیٰ تریں میں غلام آپ کا ہوں مسلماں کو دیتا پیام آپ کا ہوں
میں تھا بے بضاعت نہ تھا اسکے لائق نہ خواہش تھی دل میں نہ تھا اس کا شائق

مجھے حکم تھا کام یہ کرنا ہوگا
مرا حکم ہے اس سے نہ پھرنا ہوگا

دیا حکم حضرت نے میں مانتا ہوں سوا اس کے کچھ بھی نہ میں جانتا ہوں
دعاؤں کی حضرت کا محتاج ہوں میں بغیر ان کے کس کام کا آج ہوں میں
خصوصی توجہ سے حضرت نوازو ہے طالب تمہارا ہی بندہ نوازو

تھی اکتیس تاریخ ماہ دسمبر
تھا انیس سو اور چھپن کا آخر

دُعا

مزارِ اُن کا روضۂ جنت بنے

الٰہی دعا ہے یہی آپ سے

محرّم میں طالب ہوئے جاں بحق

شہادت کا درجہ خدا ان کو دے

(آمین)

رباعیات

تاریخ وفات حسرت آیات عالیجناب صاحبزادہ حاجی پیر سیدؒ
خادم حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور

میری آنکھیں خونبار ہیں کیا ہوا
جگر خون ہو کر مرا بہہ گیا
نہیں چین طالبؔ میسر مجھے
سکون قلب کا میرے جاتا رہا

دریغا مرے حامی و غمگسار
خدا ترس سیدؒ غریبوں کے یار
قضا لے گئی ان کو طالبؔ کہاں
ہوئے بے کسی ہیں اجل کا شکار

کہاں کچا کھوہ اور علی پور کہاں
کچل ڈالا گاڑی نے حضرت کو واں
شہادت ہوئی طالبؔ ان کو نصیب
ہوئے حق سے واصل وہ حق کے نشاں

علی پور کا اور اک ہوا گل چراغ
ابھی تازہ تھا میر ملتؒ کا داغ
ہے محشر بپا آج طالبؔ یہاں
خزاں دیدہ ہے میرے آقا کا باغ

وہ مخدوم ہو کر بھی خادم رہے
غلام ان کی خدمت سے نادم رہے
انہیں رحمتِ حق نے طالب کیا
وہ محبوبِ حق تھے جو نادم رہے

مرے قبلہ و کعبہ خادم حسین
کہاں ہیں کہاں ہیں مرے دل کا چین
شہید ہو کے طالب وہ جنت گئے
مری تارے گنتے گزرتی ہے رین

اٹھایا جو دکھ دردِ وقتِ وفات
تحمل کے قابل نہیں واردات
فقط دل کا بہلاوا طالب ہے یہ
شہیدوں کی سی پا گئے وہ حیات

غم و ہم میں رہتے ہماری خبر
خوشی اور شادی میں بھی راہبر
وہ غمخواری طالب تھی یہ دلبری
وہ تھے خدمتِ خلق میں خوب تر

وہ مشفق تھے محسن تھے آرامِ دل
جدائی سے ان کی ہوں بس مضمحل
ارم ان کو طالب کو صبرِ جمیل
ہے دکھ سے سرشتہ مری آب و گل

صداقت تھی چہرے سے ان کے عیاں
وہ زندہ دلی کے تھے ظاہر نشان
لکھا غم سے طالب نے سالِ وصال
ہوئے آپ دنیا سے اک دم نہاں
١٣٧١ھ

انتقالِ پُر ملال اعلیٰحضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب چشتی

قادری گولڑوی قدس سرّہٗ مؤرخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء

از چہ تاریک است در چشمِ جہاں ‏— وز چہ می خیزد ز قلبم ایں فغاں

از چہ شد خونبار چشمِ دوستاں — وز چہ شد ماتم کدہ ہندوستان

از چہ در دستم بلرزد خامہ — وز بیانش در دہن سوزد زباں

چیست ایں شورے کہ در عالم فتاد — در نواحِ گولڑا آہ و فغاں

سیّدِ ما حضرتِ مہرِ علی — آفتابِ معرفت قطبِ زماں

مظہرِ فیضِ عظیمِ مصطفےٰ — سیّد السادات بس عالی نشاں

پیشوائے اصفیاء و اتقیا — ناقصاں را پیر شمسِ کاملاں

مہرِ چرخِ زہد و ورع و اتقا — در علومِ شرع بحرِ بے کراں

دورِ گیتی چوں مثالش کم بزاد — چشمِ مہر و ماہ ندیدہ ہم چناں

از قدم بوسیش محروم بساخت — رفت از دارِ محن سوئے جناں

حیف و وا ویلا دریغا حسرتا — شد جدا از ما پناہِ بیکساں

دیدنش کفّارہ عصیانِ ما — بود مردِ حق پرست و حق نشاں

موتِ عالِم موتِ عالَم گفتہ اند — بود در علم و عمل جانِ جہاں

بہرِ تاریخِ وصالش ایں بگفت — طالب از کنجاہ با درد و فغاں

روز سہ شنبہ صفر بست و نہم — قبلۂ عالم چو شد جنت رواں

از صدِ بستم برفتہ سی و ہفت — یازدہ از مئی بحقِّ واصلاں

مرحبا مے گفت رضواں مرحبا — مقدمش را ایستادہ حوریاں

زانکہ سوئے حق روی اے حق نما　　لب کشائی چوں بحق دوستاں
یا دم آری از کرم بس عاصیم　　زانکہ لطفِ بیشتر بر عاصیاں
ہمتِ مردِ خدا اگر دد فزوں　　چوں شوند از سجن بیروں مومناں

رحمت حق بر مزارت تا ابد
قبر تو در وسطِ گلزار جناں

ریاء

ہے یہ فرمانِ خدائے ذُوالجلال — یاد رکھ اِس کو تو اے نیکو خصال
چاہتا ہے جو کہ اللہ سے ملے — وہ عمل صالح سدا کرتا رہے
اور عبادت خالصاً للہ کرے — کہ شریک اِس میں کسی کو نہ کرے
شرک ہے دو قسم کا اے میری جاں — شرکِ اکبر، شرکِ اصغر، سن بیاں

شرکِ اکبر یعنے کہ شرکِ جلی
شرکِ اصغر یعنے کہ شرکِ خفی

شرکِ اکبر اور جلی تو ہے عیاں — غیر اللہ کو اِلٰہ کرنا گمان
شرکِ اصغر جو خفی ہے اور نہاں — وہ عبادت میں ریا کا ہے نشاں
گر رضائے حق کی خاطر ہے عمل — وہ پُر از اخلاص ہے اور بے خلل
قربِ حق کا یہ ذریعہ خاص ہے — کہ عمل تیرا پُر از اخلاص ہے

گر دکھاوا ہے یہ دنیا کے لئے
نہ رضائے حق تعالےٰ کے لئے

یہ ریا ہی کی صحیح تصویر ہے — شرک ہی اِس خواب کی تعبیر ہے
رکھ سدا اعمال پر اپنے نظر — اور حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ پر
جیسی نیّت ہو ملے ویسی مراد — نیّتیں اعمال کی اصل و نہاد
یہ نبیؐ حق نے ہے فرما دیا — جن کا فرمانا ہے فرمانِ خدا

وہ عمل ہوتا نہیں ہرگز قبول
ذرّہ بھر بھی ہو ریا جس میں شمول

شرک بھی تھوڑی ریا ہے اے پسر — یہ ہی ہیں فرما گئے خیر البشرؐ
یہ کہا شدادؓ ابن اوس نے — دیکھا میں نے کہ نبیؐ تھے رو رہے
عرض کی میں نے کہ اے پیارے رسولؐ — آپؐ کیوں روتے ہیں یوں ہو کر ملول
سن کے فرمایا نہ ایسا ہو کبھی — شرک میں ہو مبتلا امّت میری

اور فرمایا نہیں ہے یہ تو ڈر
کہ وہ پوجے گی بت اور شمس و قمر

خوف ہے دل میں مرے اس بات کا — کہ عبادت میں کرے گی وہ ریا
شیخ سعدیؒ نے گلستاں میں لکھا — غور کر اس میں کہ ہو تیرا بھلا
کنجی دوزخ کی ہے وہ تیری نماز — سامنے لوگوں کے جو کی ہے دراز

طالبِ مسکین کو تو رب بچا!
اِس ریا و سمعہ سے اے کبریا

(آمین)

قلب مومن

کہاں نہیں تجھے ڈھونڈھا کہاں نہیں دیکھا
نہ دَیر میں نہ حرم میں تجھے کہیں دیکھا
سُنا ہے رہتا ہے تو قلبِ عبدِ مؤمن میں
ہے جس نے دیکھا تجھے بے شبہ وہیں دیکھا

کہا نبیؐ نے کہ حق نے یہی ہے فرمایا!
میں آسمان و زمیں میں نہیں سما سکتا
مگر سماتا ہوں قلبِ عبدِ مؤمن میں
جسے تلاش ہو اگر، وہیں ہے پا سکتا

وہ دِل نہیں جہاں شیطان کا ٹھکانا ہے
ہے دِل وہی جہاں رحمان کارفرما ہے
گنہگاروں کا دل ہے کہ دیو خانہ ہے
خدا کے یاروں کا دل نور کا خزانہ ہے

ہے دل وہ دریا کہ بے حد ہے جس کی پہنائی
عمیق تر ہے سمندر سے اِس کی اتھاہ گہرائی
یہ دل ہے جس میں ہیں ہژدہ ہزار عالم گم
خدائی شیشہ میں گویا کہ ہے اتر آئی!

وہ دِل تو سِل ہے کہ جس میں نہیں ہے ہمدردی
وہ دل ہی دِل ہے کہ جس دل میں ہے جوانمردی
جو دِل کہ رحم سے خالی ہے دِل ہے ظالم کا !
دِل کریم ہے جس میں ہے گرمی نہ سردی !

جو ذکر اَللّٰہ سے ہو مطمئن وہی دِل ہے !
قساوت اس میں ہے گر دل نہیں ہے وہ سِل ہے
نہیں ہے ذکر سے غافل سدا ہی ذاکر ہے
کہا خدا نے کہ مومن ہی کا تو وہ دِل ہے!

الٰہی طالبِ مسکین کو بھی وہ دِل دے
کہ باغ باغ ہوں دِل دیکھ کے عنادل کے !
نہ کوئی آرزو رہے اِس میں ہوائے دُنیا کی
نہ جو کسی سے لگے جز تیرے وہی دل دے !

کان سُننے کو ہیں ملے ہم کو
تا سنیں یار کے تکلّم کو
حق سے گر یہ نفور ہوں طالبؔ
بند ہوں، جائیں پھر جہنّم کو

دیکھنے کو ہیں گو ملی آنکھیں
حق کو دیکھیں تو ہیں بھلی آنکھیں
گر ہوں باطل پہ یہ لگی طالبؔ
کچھ نہ دیکھیں ہوں گو کھلی آنکھیں

چشم و گوش اور قلب نعمت ہیں
بحرِ عرفانِ حق کی رحمت ہیں!
راہِ حق چھوڑ دیں اگر طالبؔ
پھر تو یہ بدترین لعنت ہیں

دل کے اندھے رہے جو دنیا میں
آنکھ کھولی نہ راہِ مولےٰ میں
یومِ محشر کو دیکھنا طالبؔ!
کور ہو کر پھرتے ہوں گے عقبیٰ میں!

قلب عرفاں کا خزانہ ہے
ذکر سے اس کا دوستانہ ہے
ذکر حق چھوڑ دے اگر طالب!
پھر یہی قلب دیوخانہ ہے!

پیر بسطام سے گیا پوچھا!
راہِ حق میں مفید ہے کیا کیا
ہے طالب کا قلب خاشع ہو
گوش شنوا ہو، دیدہ بینا ہو

چاہتا گر ہے منصبِ فانی!
صاحبِ عقل کی ہے نادانی
مردِ عاقل ہے مردِ آخر بیں!
عقل طالب ہے اس کی لاثانی

دوستی کیا ہے ایسے ناداں سے
جس نے منہ پھیرا ذکرِ رحماں سے!
یارِ شیطان اس کا ہے طالب!
یہ ہی ثابت ہے صاف قرآں سے

سوؤ، کم سونا ہی عبادت ہے
کھاؤ، کم کھانا ہی صحت ہے
صبر کنجی ہے امن وراحت کی
اور کم بولنا ہی حکمت ہے

رباعیات عشق

ہے منزل عشق کی مشکل سے مشکل
نہیں ملتا ہے اِس دریا کا ساحل
اگر چاہے کہ ہو آسان یہ راہ
رفاقت کر کسی عاشق کی حاصل

اگر درکار ہے سوزِ محبّت
ضروری ہے مجنّوں کی معیّت!
رہے پروانہ کا طالب جو ہم دم
تو اِک دن آگ میں ہو اِس کی میّت

سب عشقوں سے بلند عشقِ الٰہی
کہ عشق غیرِ حق ہے روسیاہی
فنا اِس سے بقا اِس سے میسر
فنا کے بعد ہو وصل الٰہی

مجازی عشق ہی گرچہ برا ہے
کبھی اچھا بھی ہے جبکہ کھرا ہے
نہ طالب عشق سے اعراض کرنا
مجازی سے حقیقی بھی ہوا ہے

بجے اِس عشق نے مجنوں بنایا
محبت ہائے دنیا سے چھڑایا
مٹا کر نقش کثرت لوحِ دل سے
اسے لیلائے وحدت سے ملایا

رضائے حق کوئی چاہے تو آئے
وہ حق کے عشق میں خود کو جلائے
رضائے حق اسے ہو گی میسر
محبت محبوب کی یکساں ہو رائے

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہ کیا سنایا
درِ محبوب کا رستہ دکھایا
محبت غیر کی دل سے نکالی
بحمد اللہ ہمیں مومن بنایا

ذکر کرتے ہیں ذاکرانِ حق
محو اِس میں ہیں عاشقانِ حق
غیر حق سے جو چاہے دور رہے
بیٹھے وہ نزد دوستانِ حق

حق پرستی بہت ہی مشکل ہے
مل گیا آج حق سے باطل ہے
حق پرستی وہی ہے کر سکتا ہے
حق شناسی جسے کہ حاصل ہے

حق شناسی نہیں ہے کچھ آسان
جان سکتا نہیں اسے نادان
حق شناس ہو نہیں سکتا کبھی
حق شناسوں سے جو رہے انجان

کوئی دم یاد سے نہ خالی ہو
دل میں تیرا ہی ذکر عالی ہو
آتا جاتا سدا رہے تیرا
تم ہی اس دل مرے کے والی ہو

حق پرستی تجھے ہے گر درکار
دیکھنا چاہے حق کا گر دربار
حق شناسوں سے ربط پیدا کر
ان کا دربار ہے حق کا دربار

دل گزرگاہ بنا رہے تیری
چاہ اس میں سدا رہے تیری
غیر کا دخل پھر نہ ہو اس میں
گھر تیرے میں صدا رہے تیری

اللہ اللہ ہی دل رہے کرتا
اور تیرا ہی دم رہے بھرتا
غیر کے در پہ نہ کبھی جائے
تیرا ہی اے خدا رہے منگتا

رباعیات

کثرت میں ہیں جو دیکھتے وحدت کا نشان کچھ
وحدت میں بھی وہ رکھتے ہیں کثرت کا گمان کچھ
وحدت ہی ہے کثرت نہ یہ کثرت ہی ہے وحدت
کھو بیٹھے ہیں توحید کی دولت کا نشان کچھ

سورج بھی عیاں اور تارے بھی عیاں ہیں
اک وقت میں اک دوسرے سے سارے نہاں ہیں
سورج نہ ہو گم تاروں میں تارے نہ ہوں سورج
سورج کی ضیا میں وہ نگاہوں سے نہاں ہیں

یہ جذبۂ الفت ہے کہ ہے "لا" کی یہ تلوار
کر دیتی فنا سب کو ہے پیشِ رُخِ دلدار
طالب یہ تقاضا ہے محبت میں فنا کا
آنکھوں کو کرے غیر سے بند حُسنِ رُخِ یار

موجود نہیں غیر الٰہ تو ہے یہ پھر کیا
کہتا ہے خدا لَا اِلٰہ کلمہ نفی کا
ہستی ہی تو ہے وہمی ہو یا کہ حقیقی
ہو سکتی بہر حال نہیں عین الٰہ کا

احکامِ خداہی کا رکھا نام شریعت
ہر فرد پہ ہے فرض کرے اُس کی اطاعت
مسلم ہو، ولی ہو، کہ وہ ہو غوث زمانہ
باہر ہے شریعت سے طریقت نہ حقیقت

رباعیات ذکر

غفلت میں نہ گزار تو اب سانس ایک بھی
شاید یہی ہو سانس تیرا سانس آخری
طالبؔ جو یادِ حق میں گزرتا ہے ایک سانس
بہتر ہزار سانس سے ہے سانس ایک ہی

غفلت کیا ہے اللہ اکبر کو بھولنا
یعنی کہ اپنے خالقِ داور کو بھولنا
طالبؔ مٹا دے قلب سے نقش سوائے حق
آساں نہیں ہے دل سے تو دلبر کو بھولنا

غفلت سے ہے رونقِ دنیا بنی ہوئی
یعنی ہے اس سے ہستیِ دنیا بنی ہوئی
اے طالبِؔ خدا تجھے لازم ہے اس سے ترک
حق سے ہے دور جھوٹ کی دنیا بنی ہوئی

گر مسلمان ہے تو کر ذکرِ دوام
مؤمنوں پہ فرض ہے یہ لاکلام
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اِس کی دلیل
ذکر سے اعراض ہے کافر کا کام

ذکر سے ہی ہو حضورِ حق دوام
یہ حضورِ قلب ہے اے نیک نام
ہو نہیں سکتی کبھی کامل نماز
ذکرِ حق جب تک کرے نہ تو مدام

ہے نشانِ ایمان کا حُبِّ کمال
ہے اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ اِس پہ دال
اور محبت کا نشان ذکرِ کثیر
غفلتِ یکدم ہے ایمان کا زوال

ذکر کر جب تک بدن میں جان ہے
دِل کی پاکی کا یہی سامان ہے
اِس کی برکت سے تبتّل ہو نصیب
ذکر کیا ہے دولتِ عرفان ہے

خود خدا کرتا ہے ذکرِ ذاکران!
جس طرح کرتے ہیں ذاکر اے جوان
ذاکرانِ حق کا ہے یہ مرتبہ
فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ سے ہے عیاں

صدا خلاصی

طالبِ مولا ہو اور ذاکر نہ ہو
محفلِ جاناں ہو، یہ حاضر نہ ہو
حیف! اِس دانش پہ ہو طالبؔ کو ناز
وہ بُلاتے اور یہ شاکر نہ ہو

ہے وہ ذاکر جو کبھی شاغل نہ ہو؟
ذکر کے حلقوں میں بھی شامل نہ ہو؟
اے خدا طالبؔ کو وہ دل دے کہ جو
ذکر سے تیرے کبھی غافل نہ ہو

ذکر اللہ

جتنے فرض تے نفل تے سنتاں ہور عبادت بھائی
یا داللہ دی خاطر آئے اس وچہ شک نہ کائی
اَقِمِ الصلوٰۃَ لِذِکرِیْ دسیا راز انوکھا
سب عبادتاں نالوں درجہ ذکر اللہ دا چوکھا
ذاکر کدی نہ بھلن رب نوں سدا حضوری رہندے
بیع تجارت ہور مشاغل اوہنانوں کی کہندے
کر کر ذکر ہمیشہ ذاکر رب نوں راضی کردے
اوہدی خاطر ہی اوہ زندہ اوہدی خاطر مردے
واہ گزران انہاندی طالب جیہڑے عاشق رب دے
ذاکر دنیا دے وچ رہ کے ذکروں مول نہ ہبدے
غافل مردہ اتے ذاکر زندہ آپ نبیؐ فرمایا
کافراں نوں رب مردے کہیا وچ قرآن دے آیا
ذکروں غافل مول نہ ہونا۔ نہ رب نوں بھل جاناں
صفت ایہ کافراں بدکاراں دی لکھی وچ قرآناں
خاتمہ نال ایمان جے چاہیں ذکر اللہ نت کرناں
اس دے سکھنے خاطر چاہیئے مرشد کامل پھڑنا

تنگ گزراں رہے نت اس دی جو ذکروں منہ پھیرے
حشر دیہاڑے انھا ہوسی وچہ جہنم ڈیرے
انھا کر کے حشر دیہاڑے اس نوں رب اٹھائے
تاں اوہ نعمتاں ربدیاں داکجھ دیدار نہ پائے
اوہ پچھسی ہیں یارب دنیا وچ ساں اکھیاں والا
ایتھے انھاں کی کیتا مینوں ایہہ کی اپیا کشالا
رب کہسی توحکم اساڈے دنیا وچہ بھلائے
ایسے طرح خدا نے ایتھے تدھ وَلّوں چت چائے
ذکر الٰہی داکی رتبہ ہر ہر ذکروں اعلےٰ
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ کہیا آپے حق تعالےٰ
وچہ حدیثاں ذکر اللہ دی عجب فضیلت آئی
ذاکراں نوں سب عابداں اُتّے دِتّی نبیؐ وڈیائی

وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ رب سچے فرمایا
یعنی چاہیئے ذکر اللہ دا دل دے وچ سمایا
دم دم دے وچہ یاد کریں۔ دم خالی مول نہ جائے
جو دم غافل سو دم کافر ہادی ایہہ فرمائے
اپنے بھلنے والیاں نوں رب خود فاسق فرمایا
اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ حق وچ اونہاں دے آیا

پارہ چودہواں ویہہ رکوعہ کھول کے ویکھیں بھائی
اولٰئِکَ ھُمُ الغافِلُوْن اے کافراں دے حق آئی

غفلت دی ضد ذکر ہے آئی ذاکر ربّ دے عاشق
جو نہ عاشق اوہ نہ ذاکر غافل ہوئے فاسق

یادِ الٰہی وِچ جو لذت اوہ غافل کی جانن
الا بِذِکرِ اللّٰہِ نوں پڑھ کے ذاکراں دے دل چانن

جنگل وِچ کسے مجنوں ڈِٹھا بیٹھا حال پریشاں
ریت دی تختی قلم انگل دی لکھدا اے کجھ ناںواں

پچھیا اس نے۔ دیوانے کی لکھ لکھ حرف بنائیں
کسدا ناںواں لکھ لکھ سوہناں آپے صدقے جائیں

مجنوں کہیا اسم مبارک لیلےٰ دا سو واری
لکھ لکھ دیاں تسلّی دل نوں دِسّے شکل پیاری

صفت محبّاں۔ محبوباں نوں کرنا یاد ہمیشہ،
چلدے پھر دے اُٹھدے بہندے نت اونہاں نداپیشہ

مومن عاشق ربّ دے ہوندے دلوں بجانوں بردے
چھڈ کے دنیا مافیہا نوں اوسیدا دم بھردے

جسنوں یاد ہمیشہ کرئیے اوہ بھی یاد اے کردا
فاذکرُونی اَذکُرکُم وِچ ایہہ اشارہ مردا

لازم تے ملزوم نے دونویں ذکر محبت یارا
ذکروں بڑھے محبت تے محبتوں ذکر پیارا
اوہ دم جیہڑا ربدے ذکروں غفلت وچہ سدہائے
شائد اوہ دم آخری ہووے واپس پرت نہ آئے
اُذْکُرُوا کَثِیْراً رب فرمایا۔ تھوڑا کرن منافق
باہجوں ذکر نہ چین اونہاں نوں جیہڑے ربدے عاشق
وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ فرمایا
غیر اللہ نوں بھل جانے دا واہ واہ راہ وکھایا
اصل توحید نہ حاصل ہوندی باہجوں ذکر کثیرا
غیر اللہ مٹ جائے دل بھتیں کر کر ذکر فقیرا
صوفی صافی صاف کریندے دل نوں نال صفائی
نقش دوئی دے سب مٹاندے رہندی اک اکائی
اک اللہ۔ اک اللہ کہنے والی سب خدائی
اک اللہ نوں ویکھن والا ڈِرلا دِسدا بھائی
طالب یاد الٰہی جیڈی نعمت ہور نہ کائی
یاد الٰہی دے وچہ رہنا ہر دم میرے بھائی

طالبانِ مولا

(متعلقہ ذکر)

آج دیوانے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں
منزلِ جذبہ سے وہ پار نظر آتے ہیں

یہ ہی دیوانے تو ہوشیار۔ بکارِ خود ہیں
گرچہ مجذوب ہیں۔ ہوشیار نظر آتے ہیں

ابتدا میں ہے دیوانگی لازم اِن کو!
عشقِ مولا میں وہ سرشار نظر آتے ہیں

کثرتِ ذِکر سے حاصل ہو فنائے قلبی
ذاکر اس حال میں میخوار نظر آتے ہیں

جب فنا فی اللہ سے آگے ہیں گزرتے سالک
اور بقا باللہ کے آثار نظر آتے ہیں

تاجِ شاہی سے سرفراز کئے جاتے ہیں
نظمِ عالم سے خبردار نظر آتے ہیں

اہلِ دنیا ہی کچھ ان کا گلا کرتے ھیں
سچ ہے عیّاروں کو عیّار نظر آتے ہیں

یادِ حق سے جو سدا رہتے ہیں غافل طالبؔ
گرچہ زندہ ہیں یہ مردار نظر آتے ہیں

ذکر اللّٰہ

لَا تلهِيهُم تجارہ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ

اِقا الصلوٰۃ ہلا کے دسیا ذکر نمازوں وکھرا

قلب جنہاں دے ذکروں جاری خاص خدا دے بندے

بیع تجارت ہور مشاغل وچہ بھی ذاکر رہندے

وَاَذکر اسم ربہٖ فصلّٰی ذکروں بعد نمازاں

کر کر ذکر حضوری ہوون پہنچن نال نیازاں

اوہ نماز نہ کامل جس وچہ قلب نہ حاضر ہووے

دوام حضور نہ حاصل جد تک قلب نہ ذاکر ہووے

تاہیں ذکروں بعد فصلّی رب سچے فرمایا

وچہ حضوری اوہ ہی پہنچے جو قلب سلیم لے آیا

مَنْ رَبکَ قبر پیاں نوں پچھن آن فرشتے

مَن رَبُّکَ قبر پیاں نوں پچھن آن فرستے

دی اللہ سُن مومن تھیں خوش خوش جان فرشتے

مرن ویلے تے وچ قبر دے یاد اللہ تد رہسی

قلب تیرا جے وچ دنیا نت اللہ اللہ کہسی

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

ہر دم اللہ اللہ بولے تیرا قلب رنگیلا

یاد الٰہی کس نوں کہندے نال خدا نت رہنا

نفس مطیع ہو جاوے پورا منے رب دا کہنا

شیطان جنہاں تے غالب ہویا اوہ بھلے ذکر اللہ دا

اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ یعنی اوہ شیطانی ٹولہ

نال اونہاں دے نہ مل بہنا مت غفلت وچ آوے

ذاکراں دے نال رل مل رہنا حزب اللہ بن جاوے

اوہ شیطانی ٹولے والے سدا نے وچ خسارے

ذکر اللہ دا کرنے والے پا گئے درجے بھارے

وَلَاتَکُونُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہ فرمایا

اونہاں وانگ تُساں نہ ہونا جنھاں رب بھُلایا

فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ فرما کے دھمکایا

رب انہاں نوں جیبھی پھل پائی اپنا آپ ونجایا

سُدھ بُدھ رہی نہ اونہاں کوئی نیک اعمال کریندی

دنیا پچھے پھرن اَنھے ہوئے فرصت نہ مَرن دی

لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہ

مال اولاد نہ ذکروں روکے چھڈ اینہاں دا پلّہ

وَاذْکُرُوا اللّٰہ کَثِیْرًا آیا وچہ جمعہ دی سورت

یعنی بعد نماز جمعہ دے ذکر دی کرنا کثرت

بیڑا پار تساڈا لگے ذکر کثیرا کرنا

ایس دریائے وحدت اندر بن تارو رس ترنا

جس دے نال محبت ہُندی اونہوں بہتا یاد کری دا

کر کر یاد ہمیشہ اس نوں دل نوں شاد کری دا

کدی نہ بھلن سجن پیارے نت چت اونہاں دل رہندا
ذکر اونہاں دا چین دلیدا پھر چپ کیویں دل رہندا

مذمّت دنیا

زہر قاتل ہے یہ دنیا اے پسر
گر بقا چاہے تو اس سے کر حذر

کچھ نہیں ہے دنیائے دوں کا مال
اپنے دل سے اس کی الفت کو نکال

ہے یہ دنیا رہزنِ راہِ خدا
اپنے کو اس مردار سے تو کر جدا

اے پسر دنیا سے کچھ حاصل نہیں
دور جو اس سے نہ ہو عاقل نہیں

حسنِ دنیا پہ نہ ہرگز دل لگا
آنکھ اس کے دیکھنے کو کر نہ وا

ظاہر اس کی گرمی خوش آئے نظر
ہے مگر باطن میں وہ نارِ سقر

مبتلائے حرصِ دنیا بندہ ہے
اپنے مولا سے مگر شرمندہ ہے

دینداروں کو ہے دنیا مثلِ مار
گرچہ ظاہر رکھتی ہے زینت ہزار

تخم اس کا دل میں بوئے گا اگر
پائے گا پھر حشر میں نارِ سفر

دنیوی کاموں میں نہ کر دل کو بند
جلد ہو آزاد اس سے ہوشمند

پوچھا دنیا سے ہوئے رخصت وہ کیا   دی طلاقیں یا تجھے بیوہ کیا
بولی مارا میں نے سب کو بے قصور   با ہزاراں سحر یا صد مکر و زور
ہے عجب ان احمقوں سے پھر کہا   چاہتے ہیں پھر بھی تجھ کو برملا
تیری رغبت رکھتے ہیں یہ ہر کہیں   اور کچھ عبرت پکڑتے ہی نہیں
دل نہ دنیا سے لگا اے باصفا   یہ نہیں رکھتی ہے کچھ بوئے وفا
ساتھ تیرے ہے نہیں اس کو قرار   مثل سایہ تجھ سے کرتی ہے فرار
گرچہ سایہ ساکن آتا ہے نظر   رہتا حرکت میں ہمیشہ ہے مگر
بھاگتی ہے چھوڑ کر تجھ کو یہ نار   اور جہالت سے ہے تو اس پر نثار
تو سمجھتا ہے کہ میری یار ہے   اور وہ تجھ سے بہت بے زار ہے
ہے یہ قول رحمۃ للعالمین ﷺ   کوئی دشمن دنیا سے بڑھ کر نہیں
جب سے پیدا کی ہے دنیائے امم   اس پہ ڈالی ہی نہیں نظرِ کرم
دیکھ کر اک مردہ بکری مصطفےٰ ﷺ   بولے دیکھو حال اس مردار کا
اس جگہ کیسے پڑی یہ خوار ہے   کون لیتا ہے اسے ؟ مردار ہے
میں قسم کھاتا ہوں اس کی برملا   جس کے قبضہ میں ہے جانِ مصطفےٰ ﷺ
کہ یہ دنیا نزد ربّ العالمین   بدتر اس بکری سے بھی ہے بالیقین
حق تعالےٰ جس کو رکھتا خوار ہے   حیف تو اس سے ہی کرتا پیار ہے
ہر بدی کی جڑ ہے دنیا کا پیار   پھوٹتی ہیں اس سے شاخیں بے شمار
مثل بخل و شہوت و حرص و ہوا   بغض و خشم و کینہ و ظلم و ریا
ترک دنیا نہ کرے گا اختیار   صاف دل ہوگا نہ تیرا زینہار

غافل اس کے مکر سے زیر و زبر | عاقلوں کا جوتا اس کے منہ پر
جو ہوا دنیائے دوں پر مبتلا | سرنگوں وہ چاہ میں بے شک گرا
محنتِ دنیا کرے جان کو سقیم | ایسی علّت سے بچو تم اے حکیم
دنیائے دوں سے کیا جس نے حذر | حشر میں ہوگا وہ بے خوف و خطر
حبِّ دنیا دل میں نہ رکھ ہوشیار | جانتا ہے جب نہیں اسکو قرار
مثلِ حنظل ہے یہ دنیا اے ولید | ظاہر اس کا خوب ہے باطن پلید
رنگ و بو کرتا ہے ظاہر میں عیاں | ہے مگر زہر اس کے باطن میں نہاں
جلد کر دنیا سے لے خود کو بچا | اس کی خواہش میں نہ خاک اپنی اڑا
دیکھ نہ مکارہ کا روئے حسین | تاکہ ہوا اپنے خدا کے تو قریں
جانتا ہے جب نہیں اس کو بقا | بار دنیا کس لئے ہے کھینچتا
دل لگانا دنیا سے کب خوب ہے | نزدِ حق دنیا کہاں مرغوب ہے
موت کا قاصد جب آئے ناگہاں | پاؤں تیرے ہل سکیں نہ پھر وہاں
ترک کر دنیا کو اگر مرد ہے | اور طلاقیں تین دے گر فرد ہے
کیا ہے دنیا پیر زالِ بے وفا | سینکڑوں سے پیار اس کا جا بجا
جلوہ دکھلاتی ہے وہ اپنا جہاں | صبر دل سے کھوتے ہیں پیر و جواں
جب بنا شیدائے جاتی ہے ساتھ | پردۂ ناموس پر رکھتی ہے ہاتھ
اس کی خونریزی پہ پھر باندھے کمر | پھر ہلاک اس کو ہے کرتی سر بسر
حضرت عیسیٰؑ نے اپنے کشف میں | دیکھی دنیا پیر زن کی شکل میں
پوچھا تیرے کتنے شوہر ہیں بتا | بولی گنتی سے ہیں باہر اے فتیٰ

جب اٹھے گا قبر سے روز جزا　　جانب دوزخ تجھے بھیجے خدا
ترک کے قابل ہے دنیا اے اخی　　دوستی ہے اس سے رکھتا دوزخی
چاہیئے گر دین تجھے۔ دنیا نہ چاہ　　کس لئے ہے چھوڑتا تو سیدھی راہ
دل میں رکھتا رغبتِ دنیا ہے گر　　چھوڑ دے دنیا کا رشتہ سربسر
دوستیٔ دین و حبِ زر و سیم　　ایک دل میں جمع ہوں کب اے سلیم
کفر و ایماں کب اکٹھے ہو سکیں　　نور و ظلمت ایک دل میں کب گھسیں
جمع ہوں دو ضد، یہ ہے بالکل محال　　آگ اور پانی کا ہو کیسے وصال
رات جاتی ہے جو آئے آفتاب　　رات آتی ہے تو یہ کرتا ہے خواب
اہل دنیا پر ہوئی عقبیٰ حرام　　اہل عقبیٰ کے لئے دنیا حرام
دل تیرے پر زنگِ دنیا ہے اگر　　روشنی دل میں کرے کیسے گزر
حبِ دنیا اے عزیز باصفا　　کرتی ہے تاریک شیشہ قلب کا
پھیر کے منہ اپنا دنیا سے شتاب　　اس کے مکر و جھوٹ سے کر اجتناب
طالب دنیا ہے بس مردِ شقی　　منہ ادھر کرتا نہیں ہے متقی
سخت ہوگا دنیا داروں کا حساب　　ان کو چھوڑے گا نہیں ہرگز عذاب
حبِ دنیا رکھتا ہے جو اے جواں　　ہے غلام ابلیس کا وہ بے گماں
ہے متاع دنیا جبکہ بس قلیل　　خواہش اس کی دل میں نہ رکھ اے خلیل
بوہریرہؓ نے کہا۔ اک دن نبیؐ　　کہتے تھے دیکھے گا دنیا اے اخی
ہاتھ میرا پکڑ کر مخبرِ زماں　　لے گئے سرگیں[1] پر مجھ کو وہاں

---

[1] صدا مُردار

جس جگہ ہڈیاں سروں کی تھیں پڑی
ٹوٹی پھوٹی اور پلیدی سے بھری

بولے یہ سر بھی ہوا سے تھے بھرے
اور تمہارے ہی سروں کی مثل تھے

آج ہیں بوسیدہ ہڈی کی مثال
راکھ ہو کر جلد ہوں گے پائمال

یہ پلیدی دیکھتا ہے جو یہاں
پُرتکلف تھا طعام مردماں

جو بصد کوشش کما کر لائے تھے
اس طرح ہیں چھوڑ کر اب چل دیئے

ان کے گھوڑوں کی یہ دیکھو ہڈیاں
جن پہ چڑھ کر پھرتے تھے گرد جہاں

یہ ہی ہے دنیا تمام اے باوقار
جو کہ چاہے روئے اس پر زار زار

طلب دنیا جبکہ دین خواہی نہیں
دل لگانا اس سے دینداری نہیں

فانی دنیا سے لگایا جس نے دل
وہ جہنم میں گرا ہو مضمحل

آخرت پر جس نے کی دنیا نثار
پا گیا وہ رحمت حق کا جوار

مرد ہے گر تو۔ تو دنیا چھوڑ دے
اس سے پہلے کہ کنارہ وہ کرے

کس نے دیکھا استقامت کا کمال
قصۂ دنیا ہے اک خواب وخیال

آج تک اس نے وفاداری نہ کی
اور کسی بیکس کی غمخواری نہ کی

چل ذرا کر سوئے گورستاں گزر
مقبروں پر چشم دل سے کر نظر

تاکہ دیکھے حال زار رفتگاں
ان کے جسموں کا نہیں باقی نشاں

آج وہ اہل دول سب ہیں کہاں
سیم وزر کے بدلے دیتے تھے وہ جان

کوششیں کیں بہر سیم وزر اجل
اور درخت زندگی سے کھائے پھل

موتیوں سے گھر کئے آراستہ
نکمہ دنیا میں گھٹے وہ مثل مہ

دنیائے دوں کے غموں میں مر گئے
بے کسانہ مقبروں میں جا پڑے

خانماں ان کے ہوئے سارے خراب — منزل و آرامگاہ بے آب و تاب
دوستوں سے نہ کوئی ہمراہ ہوا — ہر کوئی تنہا سفر کرتا گیا
مال و زر نہ ساتھ کوئی لے سکا — اس کی حسرت میں ہی آخر مرگیا
آخرت میں سب پریشان ہوگئے — عاقبت کی راہ میں ہی کھو گئے
پے نصیحت چاہیئے صاحب نظر — خواب کے سرمہ سے آنکھیں صاف کر
موت تو ہردم ہے تیری گھات میں — فکر کر چلنے کا ان حالات میں
تونے جانا ہے سوئے ربّ العُلاَ — قبر ہی ہے مسکن و ماوئے تیرا
چھوڑ اب دنیا کو تو بہر خدا — کب تلک اے دل رہیگا یوں پھنسا
کر طریقہ اہل دل کا اختیار — اور کر بیہودہ پن سے سخت عار
عورت ہو فرزند یا ہو سیم و زر — یا کہ گھوڑا ۔ شتر ہو یا گاؤ خر
قبلہ ہوں تیرا یہ سب گر اے فتا — نزدِ حق تیری نمازیں کب روا
نام کی طاعت ہے جو کرتا ہے تو — کر اطاعت یوں جو کر سکتا ہے تو
جیسا تم کو حکم فرماتا ہے رب — کہ تو خاشع اس میں ہو با صد ادب
خشع یہ ہے کہ تو جانے اے جواں — کیا بنائی اور کہتی ہے زباں
اور کہاں ہے تو کھڑا اے بے نیاز — کونسی خدمت کو پڑھتا ہے نماز
دل کسی شئے کی طرف مائل نہ ہو — اور خدا کے وصل کا سائل نہ ہو
ہاتھ پاؤں آنکھ کان اور کل بدن — سب ہوں زیرِ حکم ربِّ ذُوالمنن
اس کو طاعت کہتے ہیں اہل نیاز — اور ہوتی ہے یہی اصل نماز
حال ہے یہ عام لوگوں کا دیا — اب سنو کچھ حال خاصانِ خدا

کوئی شئے دیکھے گر حق کے سوا — یا کسی کو چاہے تو مثلِ خدا
اور جو کچھ نفس و تن کی ہے خوشی — طالبِ حق ہے وہ دنیا تیری
اس طرح فرما گئے ہیں مصطفےٰؐ — جو ہوئے ہیں پیشوائے انبیاء
ہے نہیں راحت برائے مومناں — جز لقائے حق تعالےٰ اے جواں
کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو مجھے — دنیا سے بڑھ کر برائی میں لگے
کہ خدا فرماتا ہے اے مصطفےٰؐ — دوست رکھتا میں نہیں اس کو ذرا
حشر میں جب پاس میرے آئے گا — میں نہ راضی ہوں گا کیا پھل پائے گا
ہے بزرگی کا اگر دعوےٰ کہے — کیوں تجھے جز ذکرِ حق راحت ملے
تجھ کو ہے گر۔ دنیا ذرّہ بھر پسند — سچ نہیں دعوئی تیرا اے ہوشمند
خاصوں کی دنیا کا ہے یہ ماجرا — مائلِ طاعت سدا دل ہو تیرا
اور نماز و روزہ پر قائم رہے — ذکرِ حق دل میں تیرے دائم رہے
اس لئے تاکہ خدائے ذوالجلال — برکتیں بخشے تجھے بے قیل و قال
خانداں بھی میرا اور اہل و عیال — خیر و برکت سے رہیں اے ذوالجلال
رنج نہ پہنچے میرے تن کو کوئی — یہ ہے سب دنیائے خاصاں اے اخی
مخبرِ صادقؐ نے ہے ایسا کہا — جس نے دنیا میں تجھے شاغل کیا
وہ تیری دنیا ہے نزدِ خدا — قول حضرت پر نہ کر شک ذرا
جو کہ ہیں مردانِ ربِ ذوالجلال — مثلِ مرداران کو دنیائے حلال
حال میں ان کے نہیں ہوتا اضطرار — کچھ نہ دنیا سے کریں وہ اختیار
اس طرح دنیا سے وہ ڈرتا رہے — شیر نر سے جس طرح کوئی ڈرے

بولے دنیا اور بھی ہر ایک شئے — غیرِ ذکرِ حق سبھی ملعون ہے
اور ہے جو باعثِ ذکرِ خدا — ہے اسی کے ذکر سے اے باصفا
اصل دنیا کی ہے یہ اندرِ جہاں — کہ نہ عقبیٰ سے ہو کچھ قسمت وہاں
دل تیرا جس چیز میں قیدی ہوا — ہے یہی دنیا۔ کرے حق سے جدا
دل تیرا قیدی نہیں جس چیز کا — فکر کیا گرچہ رہے اس میں سدا
اس کی الفت جب نہیں دل میں تیرے — غیر ممکن ہے تجھے نقصان دے
خاک ہو وہ۔ یا کہ ہو وہ سیم و زر — سب ہی یکساں آئے گی تجھ کو نظر
جس سے دنیا میں نہ یادِ حق رہی — واسطے خاصوں کے ہے دنیا وہی
جس سے عقبیٰ میں ہو دیدارِ خدا — ہے وہی خاصوں کی دنیا بے گماں
دنیا سے گر دولتِ عقبیٰ ملے — وہ نہیں دنیا۔ کہ ہے حق کے لئے
گر کرے دنیا طلب اے بے نیاز — تاکہ ہو خلقِ خدا سے بے نیاز
بے شبہ چہرہ تیرا اے باصفا — چاند سا ہی چمکے گا روزِ جزا
ہاتھ میں تیرے نہیں گر کوئی شئے — دل میں تیرے وہ مگر موجود ہے
چاہتا ہے قبضہ میں لاؤں اُسے — ہے طلب اس کی بڑی دل میں تیرے
طالبِ دنیا ہے تو۔ کر لے یقین — ہاتھ میں تیرے اگرچہ کچھ نہیں
قلب میں جس کے نہیں یادِ خدا — ہے وہ دنیائے دُنی میں مبتلا
جو کہ نہ چاہے لقائے کبریا — دنیائے دوں میں ہے پھنسا ہوا
گر تجھے ہے حُبِّ دنیا اے پسر — وہ تجھے لے جائے گی سوئے سقرؔ
جو کہ دنیا میں سدا غافل رہا — وہ زیاں کاروں میں ہو روزِ جزا

خطرۂ حرص و ہوا سے الحذر — اور چل زہد و ورع کی راہ پر
دور ہو لہو و لہب سے اے جواں — ہے تفاخر اور تکاثر پر زیاں
زینتِ دنیا کو نہ کر تو پسند — تاکہ نہ مشکل پڑے اے ہوشمند
مرد کو زیب و تجمّل اے فتا — ہاویہ[۱] میں ڈالے گا روز جزا
دل میں تیرے ہیں کنیزیں اور غلام — ناز کب تک؟ چھوڑ جاہ و احتشام
جو کہ ہوگا طالبِ جاہ و حشم — وہ نہ پائے گا سعادت لاجرم[۲]
طالب حرص و ہوا جاہ و نام — راہ حق میں ہے وہ کاذب لاکلام
دل سے اپنے فکرِ دنیا دور کر — چھوڑ دے اب تو خیالِ گاؤخر
دنیوی احوال پہ نازاں نہ ہو — عاقبت کی فکر۔ ناداں نہ ہو
عاقبت محمود ہے گر چاہتا — دنیوی لذّات سے خود کو بچا
اہل دنیا کے لئے دنیا کو چھوڑ — خالقِ دنیا کی جانب منہ کو موڑ
عیش و عشرت میں پڑا ہے جو بشر — ہے ہلاکت سے وہ اپنی بے خبر
جو کہ زائد ہو کفالت سے ذرا — ہے وہ سب دنیا ہی۔ اے مرد صفا
جس کو دیکھے حبّ دنیا ہے بڑی — بات اس کی دل میں نہ لانا کبھی
کیونکہ وہ سچا نہیں ہوتا کبھی — ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ دنیائے دُنی
جو سدا مکر و ریا پر ہو رہے — کبریا کے ساتھ نسبت کیا اُسے
پیروی اس کی نہ کر اے باعمل — دین میں تیرے نہ پڑ جائے خلل
دنیا میں دیوانۂ غفلت نہ ہو — زینتِ دنیا سے اپنے ہاتھ دھو
عمر حبّ دنیا میں کھوتا رہا — نہ کبھی تو راستی کی راہ چلا

حرص دنیا کی بُری اے یار ہے | مرد کو کرتی ذلیل و خوار ہے
اے پسر دل میں نہ رکھ تو حبِ مال | پھر ایمان تیرا نہ پائے زوال !
زادِ راہ تیار کر جو ہو سکے | اور غفلت میں نہ تو ہرگز رہے
دین ضائع کر نہ۔ دنیا کے لئے | دو قدم بھی حد سے باہر نہ رکھے
یہ ادب کی راہ ہے باہر نہ جا | لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْن حق نے کہا
رکھتا ہے جو میل دنیائے دُنی | قلب اس کا پاتا ہے کب روشنی
کھول اے خواجہ۔ تو چشم انتباہ | حرص دنیا نہ کرے تجھ کو تباہ
مثل کرگس ہیں جہاں میں لالچی | خواہش اُن کی ہے سدا مردار ہی
ایسا ہی مردِ حریص اے باصفا | رکھتا ہے مردار کی خواہش سدا
حرص کی چاہ میں گرے گا اے یزید | جب پکارے گا سقر ھَلْ مِنْ مَزِید
سیر تو ہرگز نہ ہوگا اے پسر | پائے جتنا ڈھونڈ لے اس سے بیشتر
ڈالے گر سارا جہاں اندر شکم | پھر بھی کچھ ہوگی نہ اس کی بھوک کم
فسق جو کہ حرص سے زاید بڑھے | دور رکھتا ہے وہ راہ راست سے
نیم درویشی نہ کر اے جانِ من | بلکہ ڈر دنیا سے جو ہے پُر فتن
پاس جو کچھ ہے تیرے ہے مستعار | مرتے دم لیں گے وہ سب کر کے شمار
عاقبت کا فکر ہو جس شخص کو | مائل دنیا کب اس کا قلب ہو
حال دنیا کے بیاں ہیں اے پسر | ٹھیک ہیں فرما گئے خیر البشرؐ
بے ٹھکانوں کی جگہ دنیا ہی ہے | مال بے مالوں کا یہ دنیا ہی ہے
اس سے خوش ہوتا ہے جو بے عقل ہو | جمع کرتا ہے جو بے اصل ہو

نعمتیں اس کی زوالِ آثار ہیں — ملک سب اس کی تہ ادبار ہیں
سب عمارات اسکی ہوں گی منہدم — اور سب اشجار اس کے منہشم
موت اس کے لوگوں کی جویاں ہے — اور خدا ان کی نگہبانی کرے
حیف تو غافل یہاں اس سے نہ ہوا — جان و دل کو اس کی الفت میں دیا
رنگ پر اس کے ہوا مفتون ہے — ہم وزن اس کے نہ جانے کوئی شے
دنیا کے بدلے تباہ دین کو کیا — گوہرِ مقصود اپنا کھو دیا
دنیا کی خاطر خدا سے ہٹ گیا — شرم کچھ تجھ کو نہیں اے بے حیا
دیتا ہے فانی کو باقی کا تو مال — عقل والا ہے کہ جاہل باکمال
اپنا انصاف اپنے سے کر کے دکھا — ورنہ یہ کیا عقل ہے؟ یہ فہم کیا؟
دشمنانِ حق کی جو رکھتا ہے حُب — اس پہ حق کا ہوتا ہے نازل غضب
ہے یہ دنیا مثلِ مردار خوار — گرد اس کے کتے ہیں کتنے ہزار
ہر طرف سے اس کی کاٹیں بوٹیاں — اور حسد سے ہمدگر عوعو کناں
ہے عجب تجھ سے! اسے کرتا ہے پیار — ترک کیوں کرتا نہیں اے ہوشیار
حبِّ دنیا کافروں کا کام ہے — ترکِ دنیا قوتِ اسلام ہے
حبِّ دنیا کا تو ہے دوزخ مآل — ترکِ دنیا سے ملیں درجے کمال
حبِّ دنیا اصلِ ہر جرم و خطا — ترکِ دنیا میں ہے مولا کی رضا
حبِّ دنیا کا ہے پھل حرص و طمع — ترکِ دنیا سے ملے زہد و ورع
حبِّ دنیا سے ہو دور آنکھوں کا نور — ترکِ دنیا سے بڑھے آنکھوں کا نور
حبِّ دنیا کھینچتی ہے حق سے دور — ترکِ دنیا باعثِ قرب و حضور

حبِ دنیا صرصرِ باغِ یقین — ترکِ دنیا خوشبوئے گلزارِ دیں
حبِ دنیا رہبرِ راہِ فساد — ترکِ دنیا ہادیٔ راہِ سدادؑ
حبِ دنیا کا ثمر ہر دم زیاں — ترکِ دنیا کا ہے ثمر جاوداں
حبِ دنیا فقر کی جانب کشاں — ترکِ دنیا سے غنائے بیکراں
حبِ دنیا میں ذلالت اور عتاب — ترکِ دنیا میں ہے عزت اور ثواب
دنیائے دوں کی مذمت جو لکھی — اہلِ باطن کے لئے ہے تھوڑی سی
خبثِ دنیا خارج از تحریر ہے — بلکہ باہر از حدِ تقریر ہے
سحر رکھتی ہے بہت یہ ساحرہ — سحر سے اس کے بچو، اے مردِ راہ
ظاہر اس کا تو نظر آتا ہے خوب — اور باطن میں ہیں اسکے صد عیوب
مردِ جاہل دیکھتا ہے جب سنگار — رنگ و بو پر اس کی ہوتا ہے نثار
اس کی ظاہر پر نہ تو مغرور ہو — نقشِ حبِ اس کا تو لوحِ دل سے دھو
حبِ دنیا قلب کو تیرہ کرے — اور نورِ عقل کو خیرہ کرے
اصلِ شکلِ دنیا تو دیکھے اگر — پھر کبھی نہ اس طرف ڈالے نظر
دیکھنے میں خوشنما حنظل ہے اگر — ذائقہ اچھا نہیں اس کا مگر
لذتِ دنیا کا ثمرہ نیش ہے — صد ہزارت عاقبت درپیش ہے
وقت اپنی موت کا تو یاد کر — لذتِ دنیا سے دل آزاد کر
لذتیں دنیا کی جتنی ہیں یہاں — تلخیاں عقبیٰ میں اتنی ہیں وہاں
جس قدر ہوگا تعلق دنیوی — اتنا ہی ہوگا عذابِ جاں کنی
لذتِ دنیا جو پائے گا یہاں — رنج و رسوائی ملے اس کو وہاں

کارِ دنیا کو نہیں ہے اختصار
ایک کے بُت خانے ہیں کتنے ہزار

کم کبھی ہوتے نہیں دنیا کے کام
بنتے ہیں اک سے ہزاروں صبح و شام

حضرتِ عیسیٰؑ نے فرمایا ہے یوں
جو کہ ہوگا طالبِ دنیائے دوں

ہوگا اُس کا حال اس پیاسے کا سا
جو کہ دریا سے ہے پانی پی رہا

مثلِ مستسقی ہے پیتا جس قدر
پیاس اس کی دم بدم ہو بیشتر

عاقبت انجام اس کا ہے ہلاک
سیر ہوگا ہی وہ جا کر زیرِ خاک

خوابِ غفلت سے کرو ہوش اے جواں
کہتا ہوں جو کچھ رکھو تم اس پہ کان

رستہ دنیا کا۔ بس تاریک ہے
الحذر! اِس سے بہت باریک ہے

ہے یہ دنیا راہِ دیں کا اک مقام
قافلوں کا راستہ ہے لاکلام

مثلِ بازار اک پُر رونق مکاں
جس میں ہے سو طرح کا فتنہ نہاں

تا کہ اپنا زادِ راہ حاصل کرے
نہ کہ اپنے آپ کو غافل کرے

جو مسافر دل لگائے راہ پر
فائدہ اس کو نہیں کچھ جُز خطر

حق نے بھیجا دارِ فانی میں تجھے
تا کہ تو اپنا کمال حاصل کرے

چاہیئے تجھ کو کہ اندر ملکِ خاک
دل نگاہ رکھے نہ ہو جائے ہلاک

قدسیوں میں خود کو تو داخل کرے
اور پھر حاصل غذائے دل کرے

ہے غذائے دل شناسائی رب
زہد و ورع و علم و اخلاق و ادب

قابو گر پائیں نہ تجھ پر مہلکات
لُوٹ جائیں گے یہ بند ممکنات

دل عجائب پر نہ دنیا کے لگا
کاروان سے تا کہ نہ تو ہو جدا

تیری منزل دُور۔ رستہ بے نشاں
عمر تیری موت کی جانب رواں

راہ میں پیچھے ہے اور سست اعتقاد ‌ ‌ ‌ دین سے غافل تو اور راہ پر خطر

خوابِ خرگوش لے جواں کب تک پڑا ‌ ‌ ‌ ہوش میں آ۔ دیکھ اپنا ماجرا

جائے غفلت ہے یہ دارِ فنا ‌ ‌ ‌ ساز و سامان اپنا کر اے باصفا

زندگی فانی سے نہ تو دل لگا ‌ ‌ ‌ فکر اپنی موت کا ہی کر سدا

قصۂ قارون نہیں تو جانتا ‌ ‌ ‌ مال و زر سے یاں اسے کیا پھل ملا

جب کہ ہے ملکِ عدم تیرا مآل ‌ ‌ ‌ کس لئے حیران ہے، پھر بہر مال

نہ لگا دل اس جہاں میں اے عزیز ‌ ‌ ‌ چاہتا ہے۔ گر تجھے آئے تمیز

جس کسی کے دل میں ہو گی حبِ مال ‌ ‌ ‌ پا سکے گا کب یہاں نورِ کمال

جس کسی کا دل ہوا دنیا سے سرد ‌ ‌ ‌ اس جہاں میں ہے وہی بس اہلِ درد

دنیا میں ہو توشۂ عقبیٰ حصول ‌ ‌ ‌ دُور ہو سستی و غفلت اور بھول

جب مکاں تیرا یہاں سے ہے جدا ‌ ‌ ‌ محنتِ بیہودہ پھر کرتا ہے کیا

دنیائے دوں سے نہ منہ پھیرے گا گر ‌ ‌ ‌ اہلِ دل کیسے بنے گا اے پسر

جان لے یہ دنیا ہے اک اژدہا ‌ ‌ ‌ گرد اس کے نہ پھر اے باصفا

جائے گر نزدیک اسکے تو تجھے ‌ ‌ ‌ ایک ہی دم سے شکم میں کھینچ لے

کیا ہے دنیا؟ غیر حق سے دوستی ‌ ‌ ‌ غفلت و حرص و ہوا کی ہمسری

دل پسند ہونا متاعِ دنیوی ‌ ‌ ‌ دُور ہوتا ہے خیالِ اُخروی

دارِ دنیا محض ہے دارِ فنا ‌ ‌ ‌ جس میں رہتے ہیں ہم اہلِ صفا

تیرا قبلہ ہوتی ہے وہ شئے ضرور ‌ ‌ ‌ تو سدا جس کے لئے ہو ناصبور

کہتا اور سنتا ہے جو کچھ تو یہاں ‌ ‌ ‌ یاد اس کی دل تیرے میں ہو نہاں

چاہتا ہے گرچہ اس کو چھوڑ دے چھوڑنے کی تاب ہی کب ہے تجھے
چونکہ تیرا قلب ہے اس کا شکار اور تابع دل کے ہے سب کاروبار

جب کبھی ہوگا نمازوں میں کھڑا
دل ترا ہوگا خیالوں سے بھرا

مذمتِ دنیا

رباعیات

دنیا ہے چند روزہ اس کو نہیں بقا
کل صبح قیامت کو تخیل ہو خواب کا
طالب بقا کا ہو۔ نہ تو فانی سے دل لگا
جس نے کی ہے یہ ترک وہ آرام پاگیا

خواہش ہے مال کی تو طلب حلال کر
عزت کی آرزو ہے تو کسبِ کمال کر
شوق لقائے حق تجھے طالب ہے گر تو پھر
دنیا کو چھوڑ۔ خالقِ دنیا کا خیال کر

دنیا تلاش کرنا تلاشِ وبال ہے
عقبیٰ تلاش کرنا۔ تلاشِ کمال ہے
مکر و فریب دنیا میں طالب ہے لازمی
عقبیٰ میں یار صدق اور رزق حلال ہے

دنیا کیا ہے الفتِ اہل و عیال و مال
ایسی کہ اس سے بھول جائے یادِ ذوالجلال
طالبؔ اِسے رسولؐ نے ملعون ہے کہا
بچتے رہو تم اس سے کہ ہے اسکا بُرا حال

دنیا ہے نام اہل ہوس کے جہاد کا
اور غافلوں کے فتنہ فساد و عناد کا
مردار ہے یہ چھوڑ دے کتوں کے واسطے
مسکن نہیں یہ طالبؔ لطف و داد کا

دار العمل ہے دنیا یہ دار الجزا نہیں
دار المحن ہے یہ کوئی دار البقا نہیں
طالبؔ جو بیج ڈالو گے کاٹو گے کل وہی
مشہور ہے یہ کرتی کسی سے وفا نہیں

غفلتوں سے ہے یہ بسی دنیا
یادِ حق سے ہے یہ تہی دنیا
غیر حق دل سے دے بھلا طالبؔ
باغ جنت ہے پھر یہی دنیا

لذتوں سے ہے جو بھری دنیا
چاہتا نفس ہے وہی دنیا
ساغرِ حُبِّ حق پیو طالبؔ
ہو گی محبوبِ حق بھی دنیا

ہے یہ رنج و محن کی جا دنیا
سجن[1] مومن ہے پڑھ جبنا دنیا
ہر کوئی دُکھ میں ہے یہاں طالبؔ
چھوڑ دو ہے یہ بے وفا دنیا

ٹھہرنے کی نہیں ہے جا دنیا
جو بھی آئے ہے چھوڑتا دنیا
چین کس کو ملا یہاں طالبؔ
کس سے کرتی ہے یہ وفا دنیا
زندگی دیتی ہے لبا دنیا
موت سے ہوتی ہے فنا دنیا

---

[1] قید خانہ

نہ حیات آئے نہ فنا طالبؔ
کون جانے ہے پھر ہے کیا دنیا

حُبِّ دنیا کا ہیں سبب لذات
مانع یادِ حق ھیں یہ ہیہات
ترکِ دنیا ہو سہل تر طالبؔ
اکثروا ذکر ہازم اللذات!

رباعیات توبہ

بازآؤ گناہ کی راہوں سے
پاک ہو جاؤ گے گناہوں سے
تائب نوجوان کو ہے مولا
دیکھتا پیار کی نگاہوں سے

عفو ہوتا گناہ ہے توبہ سے
مٹتا داغ سیاہ ہے توبہ سے
توبہ کرنے میں جلدی کر طالب
حق کی ملتی پناہ ہے توبہ سے

دل ہو نادم زباں پہ استغفار
اور ظاہر گناہ سے ہو بیزار
چشم گریاں ہو سینۂ بریاں
مغفرت کے یہی تو ہیں آثار

توبہ ایمان سے جو کرتا ہے
اور پھر راہِ حق پہ چلتا ہے
اس پہ رحمت خدا کی ہے طاری
نیکیوں سے گناہ بدلتا ہے

کر لو طالب گناہ سے توبہ
ایسی توبہ کہ توبہ سے توبہ
یہ بڑی توبہ عہد ہے حق سے
یاد ہر دم تجھے رہے توبہ

ایک طالب ہزار ہیں مطلوب
نفس سرکش کو کیا نہیں مرغوب
ان سے توبہ محال ہے یارب
تو ہی جب تک نہ ہو مرا محبوب

توبہ شکنی شعار ہے اس کا
غیر حق سے پیار ہے اس کا
تو ہی دلدار ہو جو طالب کا
پھر ہی تو بیڑا پار ہے اس کا

توبہ

کر بُرے کاموں سے توبہ اے غلام ۔۔۔ توبہ ہے اصلِ اصولِ ہر مقام

توبہ کا معنی کیا ہے ۔ اے فتیٰ ۔۔۔ غیر سے منہ پھیرنا بہرِ خدا

حق نے توبہ کے لئے سب کو کہا ۔۔۔ یاد اوّل مردِ تائب کو کیا

ہے یہ فرمانِ نبیؐ محترم ۔۔۔ مغفرت پر ہے خداوند کرم

اس کی خاطر جو گناہ دن کو کرے ۔۔۔ صدق سے جو رات کو توبہ کرے

اور جو راتوں میں کرتا ہے گناہ ۔۔۔ صبح کو توبہ کرے وہ روسیاہ

دونوں کی ہوتی ہے توبہ مستجاب ۔۔۔ جب تلک مغرب سے نکلے آفتاب

کھاتی ہے توبہ گناہ کو اس طرح ۔۔۔ آگ ایندھن کو ہے کھاتی جس طرح

قولِ حضرتؐ ہے کہ توبہ روز روز ۔۔۔ کرتا ستّر بار ہوں با درد و سوز

ایسا ہے تائب بُرے اعمال سے ۔۔۔ گویا کہ اس کے نہ بد اعمال تھے

مرنے سے پہلے تو توبہ کرے ۔۔۔ کرتا ہے مقبول حق اس سے ورے

نورِ توبہ سے چمکتا ہے جو دل! ۔۔۔ حق سے ہوتا ہے گناہوں پر خجل

له ایضاً

اس میں ہے نورِ ہدیٰ جب دیکھتا | ہے گناہ کو زہر قاتل جانتا

اس سے جب مسموم خود کو پاتا ہے | بے شبہ وہ اس سے گھبراتا ہے

ہوتی ہے ندامت اس کو لاجرم | اور ہلاکت سے ہے ڈرتا دمبدم

رات دن زہر گناہ سے ڈرتا ہے | اور مقئی[۱] توبہ سے قے کرتا ہے

اشکِ حسرت اسکی آنکھوں سے گرے | جان اس کی نارِ غیرت سے جلے

ترک کردے شہوت حرص و ہوا | پردہ غفلت کو دل سے دے اٹھا

دور کردے تن سے جامۂ جفا | بستر اپنا بنا فرش وفا

نورِ عرفاں اصل ہے اس بیان کی | توبہ خالص اسی سے ہے ملی

رکھتا ہے محبوب جس کو وہ الٰہ | جرم پر کرتا ہے اس کو انتباہ

توبہ تو واجب ہے تم پر ہر کہیں | کوئی بھی توبہ سے مستغنی نہیں

جرم سے جب رب کو رنجیدہ کرے | چاہئے فوراً کہ وہ توبہ کرے

ہر گھڑی ہر وقت اے مرد صفا | توبہ واجب ہر کسی پر ہے جدا

عام توبہ ہے گناہ سے بھاگنا | خاص توبہ نہ عبادت دیکھنا

عام کی توبہ گناہ کرنے سے ہے | خاص کی توبہ ریا کرنے سے ہے

عام توبہ ہے نہ کر فسق و فجور | خاص توبہ ہے نہ کر ترکِ حضور

عام کی توبہ نہ کر شرک و ریا | خاص کی توبہ ہے ترک ما سوا

ہر دم ادنےٰ کام سے توبہ کرو | تا مقام اعلیٰ پر توبہ سے چڑھو

دین کا ہوتا ہے کام اس سے تمام | توبہ تجھ کو چاہیئے ہر ہر مقام

ہوتا جس شئے میں تیرا نقصان ہے | توبہ کر اس سے کیا نادان ہے

۱ قے کرنے والا

دل تیرا ہے جبکہ دربان حواس ۔ توبہ ہر ہر عضو کی کا کر تو پاس
آنکھ کی توبہ ہے نہ دیکھے حرام ۔ کان کی توبہ ۔ سُنے نہ بدکلام
قلب کی توبہ ہے بچنا حرص سے ۔ جان کی توبہ ہے بچنا نفس سے
ہے زباں کی توبہ نہ کہہ بدکلام ۔ پیٹ کی توبہ ۔ نہ کھائے حرام
ہاتھ کی توبہ ہے رکھے ان کو صاف ۔ پاؤں کی توبہ ہے نہ جائے خلاف
ساتھ ہر ہر عضو کے تو نقل کر ۔ جانب حق جا، گناہ کو چھوڑ کر
توبہ کی ہیں تین شرطیں اے پسر ۔ یاد کرے ان کو ۔ واقف ہے اگر
عذر کرنا ہے زباں سے جرم کا ۔ باز رہنا پھر جوارح سے سدا
دل پشیماں ہو ۔ کیے جرم وخطا ۔ اور خوف حق سے پھر رونا سدا
جرم کرکے جس نے استغفار کی ۔ واسطے اس کے ہے کفارہ یہی
توبہ حق کو سب کی ہی مطلوب ہے ۔ پر جوانوں کی بہت مرغوب ہے
گر تو رکھتا ہے تمنائے فلاح ۔ توبہ کر ہر لحظہ اے اہل صلاح
توبہ کر اور پھر نہ کر جرم وخطا ۔ تائبوں کو دوست رکھتا ہے خدا
جرم پر اصرار ہے کار شقی ۔ باز رہنا اس سے ہے کار متقی
جو کرے اصرار سے جرم وخطا ۔ آگ سے ہے خود کو کرتا آشنا
حق تعالےٰ نے لکھا اندر کتاب ۔ گر کبائر سے کرے تو اجتناب
تو میں اپنے فضل و لطفِ خاص سے ۔ بخش دوں گا سب صغائر بھی تجھے
گرچہ تیرے جرم ہوں بے حد فضول ۔ توبہ تیری پھر بھی کرے حق قبول
بولے یاروں سے رسولؐ کردگار ۔ ہوں کسی کے جرم گرچہ بے شمار

مغفرت وہ چاہے ہے استغفار سے ... بخش دے گا حق اسے بس پیار سے

اپنے جرموں کو جو جانے سہل و خوار ... عفو اسکو کب کرے گا کردگار

حیلہ ہے ہر شئے کی خاطر اے جواں ... حیلہ جرموں کا بھی توبہ تو جان

بخشے توبہ سے خدا مغرور کو ... گو غنا سے ہی نہ کیوں مغرور ہو

ہر مرض کے واسطے ہے اک دوا ... توبہ ہے داروئے عصیان و خطا

کوئی چیز اتنی نہیں حق کو عزیز ... نوجواں تائب سے بڑھ کر اے عزیز

جس قدر زائد کوئی حق سے ڈرے ... جرم اصغر کو خیال اکبر کرے

یہ بھی ہے قولِ رسولؐ پر شکوہ ... مومن اپنے جرم کو سمجھے ہے کوہ

دیکھتا ہے اپنے سر پہ ہر زماں ... کہ مرے منہ پر گرے گا ناگہاں

بولے پیغمبرؐ کہ قبل از نزع جاں ... دوڑو توبہ کے لئے اے مرد ماں

اے مسلمانو۔ خدا سے تم ڈرو ... پاک دل اپنے گناہوں سے کرو

نیک ہو جائیں سبھی افعالکم ... بولا حق لَا تُبْطِلُوا اَعْمَالَکُمْ

دور کر دو۔ تم ہوائے مال و جاہ ... کرتی ہے وہ قلب کو سخت و سیاہ

توبہ کر مال یتامے کھانے سے ... ڈرتا ہے گر تو قیامت آنے سے

توبہ کی جب تو نے حاصل کر ثبات ... اور خدا سے مانگتا رہ تو نجات

توبہ پر جو شخص ہو ثابت قدم ... اس کے دل میں نور چمکے دمبدم

جس کا عصیاں سے ہے آلودہ قدم ... دل میں لے جاتا ہے حسرت مرتے دم

مانگتا ہے۔ ایک دن اللہ سے ... تاکہ توبہ سب گناہوں سے کرے

کہتا اسکو ہے بہت دن ہتے تجھے ... ہر خطا سے توبہ کرنے کے لئے

عمر کی ساعت تیری آخر ہوئی   اب نہیں باقی رہا ہے دن کوئی
پھر کرے گا ایک ساعت ہی طلب   حکم ہوگا اب نہیں اے بے ادب
جبکہ ہوگا اس طرف سے ناامید   بے قراری پھر اسے ہوگی مزید
یونہی مرجائے گا وہ گر ہے شقی   خاسر و بدبخت ہوگا اس گھڑی
اور اگر ہوگی سعادت اس کے نام   تو رہے ایمان سلامت لاکلام
زہر قاتل ہیں یہ عصیاں چھوڑ دے   حیف اِدھر سے دل تیرا غافل رہے
شہد ہے یہ زہر آلودہ ! نہ کھا   موت اپنی کو نہ تو خود ہی بلا !
نفس کی خواہش سے جو کھاتے رہے   اب تدارک اس کا کرنا چاہیئے
توبہ کر کہتا ہے وہ ربِ کریم   کہ ہے ان اللّٰہ توّاب الرّحیم
جانب حق پھیر اپنے قلب کو   جرم نامہ شرم کے پانی سے دھو
حیف شرم آتی نہیں حق سے تجھے   شرم آتی ہے تجھے اغیار سے
پاک ہو اور پاک کر سب جسم و جاں   پاک جا پر ہوتا ہے تجھ کو مکاں
پاک ہی پیدا کیا حق نے تجھے   روح اپنی پھونکی قالب میں تیرے
عمر دی تجھ کو امانت کے لئے   نہ کہ دی جرم و خیانت کے لئے
یہ امانت ہے اسے ہرگز نہ بھول   رکھ خیانت سے بچا کر اے فضول
چاہتا ہے گر مکان تائباں   ایک دم غافل نہ ہو اے مہرباں
اور جس سے نفس کو راحت ملے   دور ہو اس سے کہ نہ حسرت رہے
ہر نفس جس میں خدا نہ یاد ہو   توبہ کر اس سے نہ تو برباد ہو
جو کوئی حرص و ہوا پر شاد ہے   اس کی توبہ ہے نہ کچھ فریاد ہے

نفسِ دوں کے سر پہ رکھے پاؤں گر　　جنت الفردوس ہو تیرا ہی گھر
اور اگر تو نفس کی جانب چلے　　آتشِ دوزخ تیری راہ میں پڑے
گردِ حق پر تو چاہے آب و تاب　　سب مباح اشیاء سے تو کر اجتناب
کھانے اور سونے کو تو محدود کر　　بابِ غفلت اپنے پر مسدود کر
تائبِ صادق گزرتا ہے کہیں　　فخر کرتی اس پر ہے وہ زمین
اور اگر وہ ہاتھ میں مٹی کو لے　　حکمِ رب سے مٹی وہ سونا بنے
روضۂ جنت میں ہو اس کی قبر　　چہرہ تاباں اس کا ہو روزِ حشر
گوہرِ توبہ تو وہ گوھر نہیں　　ہر کوئی حاصل کرے جو سر کہیں
دیتے ہیں اسکو جو لائقِ داد ہو　　اور ساری دنیا سے آزاد ہو
نورِ توبہ جس جگہ تاباں رہے　　کب وہاں ظلمت و عصیاں رہے
بس سعادت کو نہ دے تو ہاتھ سے　　تاکہ نہ تو ہاتھ حسرت سے ملے
جو کہ پیدا ہوتا ہے اسے نیک نام　　حق اسے پہنچاتا ہے یہ ہی پیام
مرتے دم پھر کہتا ہے یہ ہی خدا　　اس امانت کو کیا تو نے ادا
جرم پر اپنے سدا نادم رہے　　تاکہ جنت کی طرف خوش خوش چلے
ہیں رسولِ کبریا فرما گئے　　بعض بندے اپنے بد افعال سے
فضلِ حق سے داخلِ جنت وہ ہوں　　مستحقِ کشف و کرامت بھی وہ ہوں
پوچھا اسے یاروں نے پھر یہ سوال　　کیسے یہ ممکن ہے اے عالی خصال
بولے جبکہ کچھ گناہ کرتا ہے وہ　　دل میں نادم ہر گھڑی رہتا ہے وہ
اس گناہ کو یاد رکھتا ہے سدا　　حتیٰ کہ پالیتا ہے دار البقا

قلب مومن کا ہے مثل آئینہ — ڈالتا ہے اس میں ظلمت ہر گنہ
جب عبادت سے آتا ہے دل میں نور — ظلمتِ عصیاں چلی جاتی ہیں دور
گر تو چاہے دیکھنا نورِ خدا — شیشۂ دل پر نہ رکھ ظلمت ذرا
گر کرے تو ہر گھڑی کارِ گناہ — جوہرِ دل اس سے ہو تیرا سیاہ
پھر علاج اس کا بڑی مشکل پڑے — کوشش بیہودہ لاحاصل رہے
شیشہ جب کھایا گیا زنگار سے — لے گیا سب نور وہ ایمان سے
توبہ کر سکتا نہیں یہ آدمی — گر کرے کچھ فائدہ نہ ہو کبھی
جبکہ اس کی جز زباں توبہ نہیں — اک گھڑی بھی اس کا دل آگہ نہیں
جو کہ گنہ اپنے کو دیکھے صغیر — وہ گناہ ہو جاتا ہے اس کا کبیر
وحشتِ عصیاں کو دل سے دور کر — تاکہ پائے اُنسِ طاعت اے پسر

توبۃُ النَّصُوح

کیا ہے توبہ نصوح اے اہلِ دین — اس طرح سب کہتے ہیں اہلِ یقین

کہ نصوحا نام تھا اک مرد کا — فسق و بدکاری میں وہ اک مرد تھا

دوستوں کو بھی مخالف کر لیا — مال ان کے مکر و فن سے کھا گیا

بن گیا یونہی خدا کا یار وہ — ہو گیا مشغولِ استغفار وُہ

ترک کر ڈالے سبھی جرم و خطا — روئے دل کو حق کی جانب کر لیا

پاس اس کے جس قدر بھی مال تھا — جن کا کھایا تھا انہیں کو دے دیا

دشمنوں کو جتنا اس سے ہو سکا — خوفِ حق سے خوب شاداں کر دیا

دشمنوں کے آگے سب زر رکھ دیا — اپنے کپڑے بھی کیے تن سے جُدا

کوئی مرد آیا کہا اے باتمیز — آپ سے لینی ہے میں نے کوئی چیز

اک فقط تہمند اس کے پاس تھا — کھول کر وہ بھی کمر سے دے دیا

آپ پانی کے گھڑے میں گُھس گیا — عہد توبہ کا خدا سے یُوں کیا

حق کا فرمانا ہے یوں توبہ کرو — دامنِ عصمت پہ یُوں قبضہ کرو

ہے حدیثوں میں کہ خلاقِ جہاں — اس سے ہو توبہ سے بڑھ کر شادماں

پُر خطر جنگل میں ہو کوئی جواں — خاک پر ایسے ہی سو جاتا ہو واں

ایک ہے اونٹ اور اسبابِ طعام — رکھا جو کچھ ہے وہ ہے اس پر تمام

اونٹ گم جاتا ہے جب ہے جاگتا — اُٹھتا ہے کھوج میں ہے بھاگتا

خوف کرتا ہے کہ شدتِ پیاس سے — راہ میں دل خستگی سے وہ مرے

اپنی جاں سے تنگ آ کہ وہ جواں — جستجو میں اس کی پھرتا ہے وہاں

ہو کے مایوس اپنی جا پر آ گیا — اور سر اپنی کلائی پر رکھا

تھا تھکا ماندہ اُسے نیند آ گئی — نیند سے پھر آنکھ جب اس کی کُھلی

اونٹ کو دیکھا سلامت ہے وہیں — ہو گیا شاداں دل اندوہ گیں

چاہتا ہے شکر اب اس کا کرے — اور خوشی سے پھر خدا کو یوں کہے

تو خدا میرا ہے میں بندہ تیرا — اور جہاں میں تو ہی ہے مشکل کشا

یہ خوشی سے لڑکھڑاتی ہے زباں — کہتا ہے اے خالقِ کون و مکاں

میں خدا تیرا تو ہے بندہ مرا

اور جہاں میں میں ہی ہوں مشکل کُشا

توبہ

اک جواں فرزندِ اسرائیل تھا — وہ گناہوں میں رہا بس کھیلتا
جرم دفتر میں تھے اس کے بے شمار — حرفِ عصیاں دل پہ اُس کے آشکار
چاہا کر توتوں سے اپنے اب پھرے — زخمی دل پر مرہم توبہ رکھے
جانتا نہ تھا کہ وہ عصیاں میرے — بخشے جائیں گے یا نہ اب کیا کرے
ایک عابد تھا بڑا پرہیزگار — اس سے جا کے پوچھا اے عالی وقار
ایک کم سنو قتل ہیں ناحق کئے — ہاتھ میرے خون سے اُنکے رنگے
شرم خالق سے اب آتی ہے مجھے — توبہ ہے یا کہ نہیں میرے لئے
بولا عابد ہو کے ازبس پُر غضب — تیری توبہ ہی نہیں اے بے ادب
قتل اس کو بھی کیا تلوار سے — خون گرا کر اس کا سو پورے کئے
ایک عالم تھا بہت نیکو خصال — اس سے بھی جا کر کیا یہ ہی سوال
بولا وہ توبہ تو ہے تیرے لئے — پر یہاں سے جانا بہتر ہے تجھے
تیری خاطر سے ہے یہ جائے فساد — جا فلاں جا پر تو اے نیکو نہاد

اس جگہ ہی جاتے ہیں اہلِ صلاح — اس جگہ پر ہو تجھے حاصل فلاح

جب جواب اس کا بگوشِ دل سنا — آنسوؤں سے اپنا منہ دھونے لگا

راہ میں ہی موت اس کی آگئی — اک قدم آگے کی نہ طاقت رہی

اس طرف کی مَیل تھا دل میں لئے — تاکہ اس جا سے ذرا آگے گرے

کشمکش باہم مَلک کرنے لگے — کچھ الم کے اور کچھ رحمت کے تھے

جب نہ کوئی فیصلہ وہ کر سکے — ہر کوئی کہتا ہماری حد میں ہے

حق تعالےٰ نے کہا جاؤ وہاں — اور پیمائش کرو سب درمیاں

گر وہاں سے ہیں قریں اہلِ صلاح — مستحقِ رحم ہے پائے فلاح

اور اگر نزدیک ہے اہلِ فساد — مستحق دکھ کا ہے تا ابدالآباد

ناپ کی جو فرشتوں نے جو جا کر — جانب صلحا وہ اک بالشت تھا

قدسیانِ رحمتِ پروردگار — لے گئے جاں اس کی باعزّ و وقار

رباعیات توبہ

کنم توبہ از جرم و عصیاں ماضی
نہ بخشیدنی بد بفرماں قاضی
عزیزیم غلام توام من الٰہی
طفیلش بہ کرمت بشو برا و راضی

نیاید نظر در جہاں ہیچ یارے
کہ دستم بگیرد کند ہیچ کارے
طفیل حبیبت بفریاد من رس
پریشاں حالم و امید وارے

مرا دست و دامان آلِ رسولؐ
فترضی تگفتی مرا ہم سہولت
قبول ار کنی توبہ من بہ لطفت
امید است راضی شود ہم رسولؐ

بے شرم سارم ز عصیاں کردہ !
کہ تنم ز اثرش بگشت است مردہ
ز لطفت حیات دلم باز آید
کہ در زندگانت شوم من شمردہ

مرا نفس سرکش ز شیطاں بد تر
نکوئی نداند بدی او اظہر
پناہم بدہ زو رہائی بیابم
ندانم بجز تو کسے براد جابر

شب و روز من گزرد اندر خرابی
مدام است بدمست و بیچو شرابی
بجز تو ندارم پناہے خدایا
بدہ تا مرا در خرابی نیابی

محال است طالب کہ مقصود یابی
ز احکام مولیٰ اگر سر بتابی
قناعت براہش حصول بقایت
گریز از فنا گر بقا ہم نیابی

طالب کی توبہ

میں عاصی ہوں بے حد گنہگار ہوں
مگر تیرا بندہ اے غفار ہوں
اگرچہ گناہ ہیں میرے بے شمار
ترا بحرِ رحمت بھی ہے بے کنار
کئے جان کر بھول کر یا کئے
پوشیدہ کئے کھول کر یا کئے
خطائیں تھیں یا سہو یا جرم تھے
میرے واسطے باعث شرم تھے
جو ہے یاد اور جو نہیں یاد ہے
ہر ایک جرم سے میری فریاد ہے
کئے آج تک میں نے جتنے گناہ
الٰہی میں ان سب سے ہوں عذر خواہ
میں باز آیا سب سے لی تیری پناہ
نہ پھر مجھ سے سرزد ہو یارب گناہ
خدایا طفیل محمد رسولؐ
کر اب اپنے طالب کی توبہ قبول

تحریک پاکستان

تحریک کشمیر ۱۹۳۱ء کے سلسلے میں مُلتان سنٹرل جیل میں لکھے گئے

اشعار

وقت آگیا ہے تیرے جاگنے دا مُسلم اُٹھ ذرا ہوشیار ہوجا
تیرے ننگ ناموس نوں ہتھ پیا او بے خبر ہُن تے خبردار بن جا
عزت دین دے نال سی بنی تیری چھڈ دین نوں سخت ذلیل ہویوں
عزت حکم جے فیر درکار تینوں وانگ پہلیاں ندے دیندار بن جا
طلب دُنیا دی وچہ توں دین کھویا جہدے نال سی عزت وقار تیرا
غیرت دین دی شرط ایماندی اے مڑ کے دین دا خدمتگار بن جا
دنیا پاس جس دے اُس دا دین کھاوے سُکے بالن نوں جسطرح اگ ساڑے
حضرت عمرؓ دا قول ایہہ یاد کر کے دلوں اُنہاندا تابعدار بن جا
دنیا وانگ مردار تے گاہک اُس دے وانگ کتیاں نبیؐ فرمایا اے
چھڈ ایس نوں طالبِ دین ہوجا نکل بھیڑیاں ہتھیں نیکوکار بن جا
دُنیا آخرت دی کھیتی سمجھ لے توں جو کجھ بیجنا ایں سو ایہو وڈنا ایں
پھُل بوٹیاں دا سوہنا بیج گڈیں ایہو جنتی عجب گلزار بن جا
دُنیا کی اے اِس نوں بھُل جانا چھڈ باقی ۔ تے فانی دے مگر پینا
فانی رہبری کرے جے طرف باقی بیشک فیر ایسا دُنیادار بن جا

ایتھے آیا سیں نفع کماونے نوں سودا گھاٹے دا مور کھا لا بیٹھوں
گئے وقت پچھتاوسیں ہتھ مل مل جھوٹ چھڈ تے سچ دا یار بن جا

ایناں دماں دا کجھ وساہ ناہیں دماں باہجھ تیری کسے چاہ ناہیں
کجھ کھٹ بے ضائع گوا ناہیں زیاں کار نہ سربازار بن جا

جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نے اوہناں جنتاں خوب سوہایاں نے
دیندے گئے اوہ تینوں دُہایاں نے تو عمل وی دے گل دا ہار بن جا

رہیوں عمر ساری اندر بیکاری ستوں کی گویا ہوئی موت طاری
پہتے منزلیں صبح دے ٹرے ہوئے اُٹھ دوڑ تے میر سوار بن جا

کم کرن والے کامیاب ہوگئے تے بے عمل ناکام خوار ہوئے
جمود موت تے حرکت حیات تیری آجا عمل دا علمبردار بن جا

دشمن اللہ رسولؐ دا کوئی ہووے تیرے دین ایمان دا ہے دشمن
اوہدے دشمناں دا توں بھی ہو دشمن اوہدے دوستاں دا دوستدار بن جا

دشمن سجن دا سجن نہیں بن سکدا سجن دشمن دا دشمن ضرور ہوندا
پیت سجن دنیاں جے پالنی آ اوہدے دشمناں بھیں آزار بن جا

اک کھڈ تھیں ڈنگ دوبار کھاوے مومن نہیں اوہ کہیا حبیب رب دے
عاقل سوجو بات نوں سمجھ جاوے میری جاں کجھ تے سمجھدار بن جا

حکم رب دے تھیں جو نہ سر پھیرے اوہدے حکم تھیں کوئی سر پھیردا نہ
تینوں طلب جے عزت حکومتاں دی مُسلم تابع پروردگار بن جا

اوہو رب رسول قرآن اوہو، اوہو مدد فرشتیاں دی فوج ہوسی
مُسلم بدل چولا غیر مسلماں دا مڑ کے خالد تے ابنِ جرار بن جا

قصہ یاد کر موسناں گزریاں دا اسوہ انہاں دا مشعلِ راہ کر لے
شرق غرب شمال جنوب اندر خشک کھیتیاں ابر بہار بن جا

جاء الحق و زھق الباطل اتے کر کھاں فنے یقین کامل
ڈر باطل دا دل تھیں دُور ہوسی فقط حق دا عاشق زار بن جا

کتھے نور ایمان دا گیا تیرا ظلمت کفر دی ویکھ گھبراونا ایں
آدے نُور تے ظلمت کافور ہوندی اوسے نور مڑ کے نوردار بن جا

نکی زندگی یاد کر نبیؐ جی دی راہ حق وچہ دکھ نہیں پائے کیہڑے
طالب حق دا ہو کے رہے جہڑا اوہدے وانگ توں بھی حقدار بن جا

مسلمان اور آزادی

غلامی غیر کی طاعت، اطاعت حق کی آزادی

غلامی میں تباہی اور آزادی میں آبادی

مسلمان ہو اسیرِ قوم اور آئین خدا نہ ہو!

تو اس آزادی میں بھی دین و ایماں کی ہے بربادی

مسلمانوں کو لازم ہے مسلماں بن کے دکھلائیں

قوانینِ الٰہی کو وہ پھر اِک بار اپنائیں

خدا کو چھوڑ کر غیرِ خدا کی گر اطاعت ہے!

تو یہ بھی شرک ہے اِس ناقصِ ایماں سے بچ جائیں

اخوّت

حقیقی ہے خوشی مل بیٹھنے میں
بڑائی کچھ نہیں ہے اینٹھنے میں

رعونت بڑھ گئی بدلے زمانے
بڑا اپنے کو ہی ہر ایک جانے

اخوّت مومنوں کا اِک نشان تھا
اِسی سے ہی عروج مومناں تھا

نفاق مؤمناں نافی ایماں
خلوص مؤمناں ایمان کی جاں

الٰہی پھر ہمیں تاب و تواں دے
بنا مؤمن صفاتِ مؤمناں دے

محبت اٹھ گئی طالب جہاں سے

اخوّت پھر ملے ہم کو کہاں سے

مُفسد لیڈر (تارا سنگھ)

بڑھ گئیں حد سے تیری ہٹ دھرمیاں
خوب رنگ لائیں تیری سرگرمیاں

تیرا اِک اک لفظ شعلہ آگ کا
تیری اک اک بات ہے آتش فشاں

تیری اک تقریر شعلہ بار سے
جل گیا پنجاب کا امن و اماں

کر دیا ہمسائیگی کا حق ادا
خون کی ان کے بہا دیں ندیاں

رو رہے ہیں جان کو تیری تمام
جو ہوئے بچے یتیم و بیوگاں

حامی پنجاب بن کر یہ جفا
اے بہ باطن دشمنِ پنجابیاں

کر دیا پنجاب کا خانہ خراب
کاش ہوش آتی تجھے قبل از بیاں

مات کر ڈالا ہلاکو خاں کو بھی
دشمنِ انساں تری خوں ریزیاں

پھولتے پھلتے ہیں کیا ظالم کبھی
خون سے اُگتی ہیں دیکھی کھیتیاں

ظالموں کو بھی ہلا کرتا ہے راج
بھیڑیا بھیڑوں کا ہو کب گلہ باں

یا وطن کی دشمنی سے باز آ
یا الگ ہو جا نہ کر منہ زوریاں

تو نے سیکھا ہی نہیں مل بیٹھنا
آدمیت کا نہیں تجھ میں نشاں

بیج بو کر نفرت و تحقیر کا — غیر کے ڈنڈے کی لیتا ہے اماں
ملک گیری کا طریقہ ہے کیا — یوں رلا کرتی ہیں کیا آزادیاں
کیوں ہے زوروں پر ترا غیظ و غضب — کیوں نہیں پسند تجھ کو امن و اماں
تیری ذہنیت پر اُف پتھر پڑیں — کیا رہے گا یوں اکھنڈ ہندوستاں
ہوش میں آ طالبؔ غمگیں کی سن — تو کدھر جاتا ہے جانا ہے کہاں

خضر کی وزارت

آج ہے ٹوٹی وزارت خضر کی
لُٹ گئی گویا امارت خضر کی

قائدِ اعظمؒ نے سمجھایا بہت
پر کم نہ ہوئی حرارت خضر کی

نُور سے نکلا تو ظلمت میں گرا
یوں گئی کھوئی وزارت خضر کی

غیر سے مل کر رکھا اپنوں سے بَیر
حیف یہ دیکھی وزارت خضر کی

توڑ ڈالی لشکرِ اسلام نے
ہمت و کفر و جسارت خضر کی

ایک ہی ٹکر سے مسلم لیگ کی
گر گئی ساری عمارت خضر کی

ہو گیا رسوا عداوت لیگ آج
بڑھ گئی حد سے حقارت خضر کی

شکر ہے مولا تیرا صد شکر ہے
مٹ گئی شوخی شرارت خضر کی

لے گیا گجرات بازی لے گیا
تب کہیں ٹوٹی وزارت خضر کی

نام روشن کر دیا گجرات کا
مرحبا کنجاہ تجھ کو مرحبا

پاکستان اور مسلمان

شکر خدا کا کر ہر آن   اب تو بن گیا پاکستان

ہندوستان میں پاکستان   کس کو تھا یہ وہم و گمان   رب کی قدرت کے قربان   اب تو بن گیا پاکستان

برِ عظیم میں آج   بننے لگا جب مسلم راج   دشمن بن گیا ہر شیطان   اب تو بن گیا پاکستان

کُن فیکون کا دیکھ اعجاز   حق نے سنی تیری آواز

بٹ گیا آخر ہندوستان   اب تو بن گیا پاکستان !

حق نے کیا تجھ کو آزاد   احسان اسکا رکھنا یاد   شکر تو کر اس کا ہر آن   اب تو بن گیا پاکستان

بن جاؤ سب پاک انسان   پاکوں کی جا ہے پاکستان   جو ناپاک رہے نہ یاں   اب تو بن گیا پاکستان

پاک عقیدہ نیت پاک   ظاہر و باطن بھی ہو پاک

تب کہلائے گا پاک انسان   اب تو بن گیا پاکستان

پاک مکاں گر پاک مکیں   پاکستان کی پاک زمیں   داخل اس میں نہ ہو شیطان   اب تو بن گیا پاکستان

ہے یہ اساسِ پاکستان   آئین اس کا ہو قرآن!   قائدِ اعظم کا فرمان!   اب تو بن گیا پاکستان

رہتے جہاں ہوں لوگ پلید   دین کے دشمن نفسِ مرید

اس کو کہیں گے نہ پاکستان   اب تو بن گیا پاکستان

فیشن میں کرزن سا حال   اور سٹالن سے اعمال!   اے مسلم! اور یہ اعمال   اب تو بن گیا پاکستان

ایسے مسلم پاک نہیں   پاک زمیں کی خاک نہیں   ہیں یہ ننگِ پاکستان!   اب تو بن گیا پاکستان

شرعِ محمدی کے نافرمان   صورت سیرت افرنگیان!

کوئی دم کے ہیں مہمان   اب تو بن گیا پاکستان

طالب تو نہ ہو غمناک!   مسلم ہو جائیں گے پاک   زندہ رہے گا پاکستان   اب تو بن گیا پاکستان

پاکستان کے مسلمان

مان خدا کے سب فرمان تاکہ ہو مشکل آسان !

نافرمانی کا یہ حال !! مشرکوں والے سب اعمال کیسا ہے تیرا ایمان

پاکستان میں دین اسلام تیرے عمل سے ہے ناکام حیف تیری یہ خوش گذران

آج ہوا وہ تیرا حال! جو نہ لائق قیل و قال! قہر خدا کے ہیں سامان

کوہ ہے تو کر باد میاں فاتح سندھ تھا کون جوان موت سے ڈرنا نہ تیری شان

قیصر و کسریٰ تیرا نام سن کر لرزہ بر اندام لوٹا گئے سب تیرا مان

طارق نے اندلس میں جا رایت اسلام کا لہرایا کیسے تھے وہ مرد میدان

تاب نہ لایا ہندوستان غزنی سے جب آیا سلطانؒ آج ہوا تو کیوں حیران

کثرت سے نہ ڈرتا تھا نام خدا پہ مرتا تھا فتح تیری تھی ہر میدان

دن بھر روزہ رکھتا تھا رات نمازیں پڑھتا تھا خوفِ خدا دل میں ہر آن

عابد، زاہد، غازی مرد مسلم مسلم کا ہمدرد کرتے توکّل پہ گزران

تجھ میں اور ان میں یہ فرق! دنیا میں تو وہ دین میں غرق تو محکوم وہ حکمران

توبہ کر کر نیک عمل قہرِ خدا جائے گا ٹل بچ جائیں گے مال اور جان

مسلمِ خفتہ کر کچھ ہوش چاروں طرف ہے جوش و خروش

طالب تیرا پاکستان

پاکستان میں مسلمان

ایک رات کو شہر میں حضرت عمر — پھر رہے تھے خلق کی لینے خبر!!

اِک مکاں سے آئی آوازِ بُکا — سُن کے حضرت نے ادھر کا رخ کیا

رو رہے تھے اِس میں بچے سب کے سب — ان کی ماں سے پوچھا رونے کا سبب

بولی تم بھائی جاؤ، کام اپنا کرو — خیر خواہی کا نہ خالی دم بھرو

ہاں قیامت میں عمرؓ سے پوچھوں گی — گر غریبوں کی خبر لینی نہ تھی

کس لئے تھامی عنانِ مملکت — اس خلافت سے تجھے کیا منفعت

سن کے حضرت بس پریشاں ہو گئے — عجز سے پرسانِ حال ان کے ہوئے

تو ہوا معلوم رونے کا سبب — تین دن سے بھوکے ہیں یہ سب کے سب

ان کے بہلانے کی خاطر یہ کیا — خالی ہانڈی چولہے پر دی ہے چڑھا

سن کے بیت المال کو حضرت گئے — اور غلام اپنے سے یوں کہنے لگے

پشت پر میری رکھو تم جلد اب — بوری آٹے کی کہ وہ ہیں بھوکے سب

عرض کی اس نے کہ حاضر ہے غلام — میں اٹھاتا ہوں کہ یہ میرا ہے کام

آپ بولے آج بھی تو لے اٹھا — حشر میں گر بوجھ اٹھائے گا میرا

پشت پر اپنی اٹھا کے چل دیئے — جا کے گوندھا آٹا اپنے ہاتھ سے

خود پکا کر دی انہیں روٹی کھلا — روتے بچوں کو وہیں ہنسا دیا!

خوش ہوئے بچے تو ماں نے کی دعا — دے عمرؓ کا مرتبہ تم کو خدا

آپ بولے اب عمرؓ کو بخش دے — حشر کے دن پوچھنا ہے جو تجھے

بولی ہیں اُس کو نہ بخشوں گی کبھی — تم کو اِس سے کیا غرض اے اجنبی
بولے لِلّٰہ اب معافی دے اسے — بولی۔ جا بخشا تیری خاطر اسے
خوش ہوئے تو ہنس کر یوں کی کلام — میں ہی ہوں ناچیز عمرؓ ہے جس کا نام
کیا مسلماں تھے کیا حکامؒ تھے — خوش عقیدہ عاشقِ اسلام تھے
روز و شب لیتے تھے لوگوں کی خبر — بھوک سے تاکہ نہ کوئی جائے مر
نیک راعی تھے رعایا خوش نصیب — شاد تھے امرا، تو آسودہ غریب
راعی عادل تھے رعایا شاد کام — کرتے تھے ایک دوسرے کا احترام
آج اپنے حال پر کر تو نظر — ہر طرف قحط و گرانی کا اثر
حاکموں کے گھر ہزاروں من اناج — ہم شکارِ فقر و فاقہ احتیاج
جن کے ذمہ ہے ہمارا خیر و شر — وہ ہمارے حال سے یوں بے خبر
وہ ہمارے سامنے عیشیں کریں — بھوک سے ہم سامنے ان کے مریں
حالِ زار اپنا کسے طالبؔ کہیں — باز ظالم ظلم سے کیسے رہیں
اے خدا اے مالک ارض و سما — اپنے بندوں کو مسلماں پھر بنا

پھر عمرؓ سے کر ہمیں حاکم عطا
یا انہیں کو ہی عمرؓ سا دے بنا

پاکستان ڈے

(آزادی کا دن)

للہ الحمد آیا آزادی کا دن یعنی پاکستان کی آبادی کا دِن
حق نے اپنے فضل سے بخشا ہمیں یہ سرور و فرحت و شادی کا دِن

جوئے شیریں سے ہوئے سیراب ہم
خوش ثمر لایا ہے فرہادی کا دِن

کٹ گیا سب سلسلۂ آہنی کٹ گیا وہ حکم فولادی کا دِن
بول بالا پھر سے ہوا اسلام کا ہو نصیب کفر بربادی کا دِن

غلبۂ اِسلام ہو پھر چار سو
پھر سے آئے امن و آبادی کا دن

پرچم اِسلام کے سائے تلے سب منائیں مِل کے آزادی کا دِن
کیا مبارک ہے یہ پاکستان ڈے بار بار آئے یہ آزادی کا دن

طالبؔ امنِ جہاں کے واسطے
محمدؐ کی غلامی میں ہی یہ آئے دِن

رحلت قائدِ اعظمؒ

کانپتے ہیں ہاتھ اور میرا قلم اور آنکھوں سے رواں ہیں اشکِ دم
ہے جگر خوں لڑکھڑاتے قدم ہوش ربا داستان پُر الم
دل شکستہ ہوگیا سُن کر خبر
کوہِ غم ہے ٹوٹا ایسا قوم پر
باغ پاکستان میں آئی خزاں کر رہی ہیں بُلبلیں آہ و فغاں
نوحہ گر ہیں مرد و زن پیر جواں چار سو اُس اندوغم کا سماں
قائدِ اعظم جہاں سے اُٹھ گیا
حضرت بابائے پاکستان گیا
مرثیہ خواں ہیں زمین و آسمان ہل گیا عرش بریں تک سب جہاں
مشرق و مغرب میں ہیں غم کے نشان سرنگوں جھنڈے ہیں سارے الاماں
حاکمِ اعلیٰ جناح با وفا
قوم کو داغِ جدائی دے گیا
غمگسارِ قوم و مخلص رہنما پیکرِ ایثار بے حرص و ہوا
صاحبِ عزم صمیم و بے ریا کوہِ استقلال تھا گویا کھڑا

چل بسا دنیا سے میرِ کارواں
سارے پاکستان کی رُوح رواں

وہ سیاست کا دھنی استادِ فن
مارِ آئین ارسطوئے زمن

فامع کل لیڈران پرُ نین
شائق قانون رب ذوالمنن

ضیغم اسلام مردِ باوقار
کانپتے تھے رعب سے ذی اقتدار

رازِ ہائے مملکت کا پاسدار
ہر عدو کی چال سے بس ہوشیار

وقت مشکل ہوگیا ہم سے جُدا
جنت اس کو صبر ہم کو دے خُدا

گیارہویں شب تھی ستمبر ماہ کی
ہشت چہلم سن بداز لبسم بری

یوم یکشنبہ چھٹی قعد کی
غیب سے ہاتف نے یہ آواز دی

قائدِ اعظم ہوا واصل باحق
یاد رکھنا جو پڑھا اُس سے سبق

آزادی

للّٰہ الحمد ہم ہوئے آزاد
بن گیا جب سے یہ ہے پاکستان
سایۂ کفر و ستِ استبداد
دور حق نے کیا، کیا احسان

نکلے ہم نجچہ فرنگی سے
پر نہ نکلی فرنگیت ہم سے
ان سی تشکیل صورت و سیرت
دور یارب ہو قلبِ مسلم سے

شرم آنکھوں میں نہ حیا دل میں
مرد و زن کا ملاپ عریاں
یہ مناظرِ خبیثہ ہیں ہر سو
نام کو بن گیا ہے پاکستان

دینداری رہی نہیں ہم میں
ذوقِ اسلام بھی نہیں ہم میں
پاس مذہب کا بھی رہا جاتا
اس کا احساس بھی نہیں ہم میں

حقیقت انجام اس کا کیا ہوگا
ایسے لوگوں کا کیا بھلا ہوگا
قوم مٹ جائے گی گناہوں سے
ملک پھر کس کا اے خدا ہوگا

خمر و جوا، خیانت و رشوت
چور بازاری و زنا ہر جا
جس میں ایسے ہوں دشمنانِ ملک
ملک آسودہ وہ کیا ہوگا

پاک کے معنی بے گناہ گویا
بے گناہوں کی جا ہے پاکستان
پاک ہونے کی بس ضرورت ہے
تاکہ قائم رہے ہماری شان

مالکِ ملک خالقِ کل ہے
دے جسے چاہے اپنی رحمت سے
محسنوں کے قریب ہے رحمت
دور بدکار اس کی نعمت سے

سیدھی راہ اے خدا دکھا ہم کو
اپنی مرضی پہ ہی چلا ہم کو
تیرے ہی ہم رہیں سدا طالب
پایا سب کچھ جو ملا تو ہم کو

پاکستان

شکر کی جا ہے بفضلِ ذوالمنن / آج پاکستان ہے اپنا وطن
معنے پاکستان کے پاکوں کی جا / پاک ہونا شرط اہلِ ملک کا
پاک ہے وہ حافظِ صوم و صلوٰۃ / جو کہ پابندی سے دیتا ہے زکوٰۃ
پاک ہے وہ جو عاملِ قرآن ہے / خوش عقیدہ صاحبِ ایمان ہے
پاک ہے وہ جو کہ ہو عیبوں سے پاک / ہو نجاستہائے شرعیہ سے پاک
نیک پاکستان میں ایسے کہاں / دین و ملت کے لئے ہو جن میں جاں
سب ہیں تہذیبِ فرنگی کا شکار / ظاہر و باطن میں اس کے پاسدار
حسنِ قرآں پر نہیں ان کی نظر / اشتراکیت کے ہیں شیدا مگر
اب نہیں بھاتا انہیں طرزِ نبیؐ / چھوڑ بیٹھے ہیں رسومِ مذہبی
ہے غلامانِ محمد ﷺ کا یہ حال / مظہرِ افرنگ اُن کا حال و قال
کچھ نشاں اُن میں نہیں اسلام کا / فرق انگریزوں سے ہے اِک نام کا
اپنے ہی فضل و کرم سے اے خدا / اپنے بندوں کو مسلماں پھر بنا
شانِ اصحابِ نبیؐ پھر سے دکھا / ہم گنہگاروں کو ان سا دے بنا
پاک بن جائیں ترے بندے تمام / دیکھ لے دنیا مسلمانوں کے کام
کہ مسلمانوں کو اتنا سر بلند / دے سکے ان کو نہ پھر کوئی گزند

طالبِ مسکیں کی ہے ہردم دعا
سایہ دنیا پر ہو پاکستان کا

پاکستان میں کیا ہو رہا ہے

شکایت ہر جگہ یہ ہے کہ پاکستان میں اکثر
ہر اک جانب غریبوں کا نظر آتا ہے حال ابتر! !
قبیلہ پروری، رشوت ستانی چور بازاری
تشدد ناروا کی ہر طرف ہے گرم بازاری
کوئی فریاد سنتا ہے نہ کوئی داد دیتا ہے
جدھر سے مل گیا وہ پیکر بیداد دیتا ہے
ڈسپلن اٹھ گیا غیر آئینی دور دورہ ہے
حکومت کے تغافل کا ہر اک محفل میں شہرہ ہے

مسلمان دیکھ کر تہذیبِ افرنگی کی عریانی
ہوا شَل ہو گیا سب بھول وہ احکام قرآنی

خدا نے فضل و رحمت سے جو دی نعمتِ ذیشان
کہ کفرستان سے علیحدہ بخشا پاکستان

مسلمانوں کو واجب شکر تھا اِس امر کا کرنا
قوانینِ الٰہی پر ضروری تھا کان کو دھرنا

مگر وہ آج کل ایسا فدائے حسنِ باطل ہے
کہ احسانات حق و حسنِ حق سے پورا غافل ہے

الٰہی ہم مسلمانوں پہ وہ ہی وقت پھر آئے
کہ اصحابِ نبیؐ کا نقشہ پھر آنکھوں میں پھر جائے

تبلیغی نظم

حیف! بہت اللہ سے منہ موڑ کر
چل دیئے ہیں سوئے کالیسا و دَیر

کہتے ہیں ملّا کا ہے مذہب غلط
اور اہلِ اللہ کا بھی ہے ڈھب غلط

اب چلے آئینِ قرآں کو بھی چھوڑ
گویا ہے اسلام سب کا سب غلط

نام بھی اپنے بدل ڈالیں اگر
پھر رہے کچھ تنگ نہ ان کی ذات پر

بن کے مارِ آستین رہنا برا
کھل کے ہو جائیں اِدھر یا اُدھر

قائدِ اعظمؒ کا یہ فرمان ہے
سب کا جس پر آج کل ایمان ہے

قائدِ ملّتؒ کا بھی مسلک تھا یہ
ہم مسلمانوں کا دیں قرآن ہے

سن لو اب اقبالؒ کا روئے سخن
کہہ گیا ہے کیا وہ شیدائے وطن

گر ہمی خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

سب مسلمانوں کا یہ ایقان ہے
کہ یہ قرآں جانِ پاکستان ہے

نام پر قرآں ہی کے یہ بنا
وہ نہ ہو کس کام یہ بے جان ہے

گر حکومت کی کسی کو ہے طلب
چاہتے آزاد پاکستان ہیں سب

چھوڑ دیں مل کر روش کفّار کی
اور ہوں سب عاملِ قرآنِ ربّ

سر کبھی پھیریں نہ اِس کے حکم سے
کون سر پھیرے پھر ان کے حکم سے

ہاتھ میں اُس کے ہیں طالب سب کے دِل
ہوتا ہے سب کچھ اسی کے حکم سے

پاکستان میں مسلمان

آج دیوانے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں
ملک اپنے میں وہ مختار نظر آتے ہیں

مجنوں دیوانے مسلمانوں کو سب کہتے تھے
حکمران آج وہ ہوشیار نظر آتے ہیں

چار شو سکہ سیاست کا ہے بیٹھا ان کا
حکمرانوں میں وہ بیدار نظر آتے ہیں!

للہ الحمد غلامی میں جو کل تھے جکڑے
آج وہ مالک و مختار نظر آتے ہیں!

رشک کرتے تھے فرنگی کا جو کل عہدوں میں
آج خود افسر و سردار نظر آتے ہیں !

میم کہلا نہ سکی عہد میں ان کے بیگم!
اپلّو میموں سے ہی اطوار نظر آتے ہیں

قومِ مسلم کو مسلمان بھی بنا دے یا رب
ان کے بگڑے ہوئے اطوار نظر آتے ہیں

ننگ و ناموس گیا لاکھوں تہ تیغ ہوئے
پھر بھی دیکھو تو سیاہ کار نظر آتے ہیں

نامِ اسلام پہ قائم ہوا ہے پاکستان
اور یہ اسلام سے بیزار نظر آتے ہیں

ان کے سب طور طریقے ہیں خلافِ اسلام
عاشقِ فیشن کفار نظر آتے ہیں

محفلِ رقص میں عزت کا وہ خون ہوتا ہے
غیر غیروں سے ہی باکار نظر آتے ہیں

اب فرنگی تو گئے رہ گئے نقال ان کے
ان کی شکلوں میں وہ عیار نظر آتے ہیں

پاک ہو جائیں یا خود ملک ہو پاک ان سے
دشمن دین ہیں غم خوار نظر آتے ہیں

ہم مسلمانوں سے وعدہ ہے خدا کا طالبؔ
فتح ان کی جو دیندار نظر آتے ہیں

اِصلاحِ احوال

1 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ شریف

2 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ — مدینہ شریف

3 سلمان فارسی رضی اللہ عنہ — مدائن - عمر 150 سال - سنہ 23 وصال

4 امام قاسم بن محمد ابی بکر رضی اللہ عنہ — عمر ستر سال سنہ 106 یا 107 "

5 امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ — مدینہ منورہ پیدائش 80 ہجری - سنہ 148 وصال

6 بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ — بسطام پیدائش سنہ 136 ہجری 4 شعبان 261 ہجری

7 ابو الحسن خرقانی

8 - ابی علی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ

9 - خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

10 - عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

11 - عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

12 - محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

13 - علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ

14 - محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

15 - سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

16 - بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

17 - علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

18 مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

19 - خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

20 - مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

21 - درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

22 خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

23 - محمد باقی عرف باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

24 مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

جہاں والو! چلے آؤ پناہ اسلام میں لے لو
امن اور عافیت ملتی ہے پھر کیوں آگ میں کھیلو

درِ توبہ کھُلا ہے وقت ہے اب بھی چلے آؤ
تمہارا ہی بھلا ہے وقت ہے اب بھی چلے آؤ

مسلماں چھوڑ کر قرآں مسلماں رہ نہیں سکتا
رعیت غیر کی ہوگا وہ سلطاں رہ نہیں سکتا

مسلماں ہوگیا گرویدہؑ آئین اِنسانی
اسے اچھا نہیں لگتا ہے اب آئینِ قرآنی

بڑی ناقص نہایت نارسا ہے عقلِ اِنسانی
نبیؐ کی عقل کامل ہے کہ ہے وہ عقل ربانی

زمانہ آرہا ہے پھر مسلماں کے اُبھرنے کا
خیال خام ہے کافر کو اب اپنے نکھرنے کا

حکومت اور آزادی اگر درکار ہے طالب
محمدؐ کی غلامی ہی بنا دے گی ہمیں غالب

اسلام ہی کامیابی کا ضامن ہے

مسلماں نام کے سن لیں مسلمانی بڑی شے ہے
خدا کے گھر سے آئی ہے یہ مہمانی بڑی شے ہے

یہ وہ نعمت ہے جس کے واسطے خیر الوریٰ آئے
اسی پیغام کو لے کر محمد مصطفےٰ آئے

وہی جن کے لئے حق نے کئے دونوں جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا کئے کون و مکاں پیدا

جہاں ان کے لئے اور وہ جہانوں کے لئے رحمت
اسی رحمت کا ہے انعام یہ اسلام کی نعمت

مسلماں کیلئے پھر اس سے بہتر کونسی شے ہے
خدا کی رحمت و نعمت سے بڑھ کر کونسی شے ہے

مسلماں کو فقط یہ ہے ذریعہ کامیابی کا
سوا اس کے جو کوئی رستہ ہے وہ ہے خرابی کا

وہ آئین الٰہی اور یہ تجویز انسانی
وہ سرچشمۂ اطمینان یہ سامان حیرانی

مسلماں ہو کے تو حسن بتاں پر ہو گیا مائل
خدا کی راہ میں دوئی کو ظالم کر لیا حائل

یہ فیشن اور تہذیب فرنگی زہر قاتل ہے
حقیقت ہے کہ حسن دلفریب اس کا یہ باطل ہے

محمدﷺ کی غلامی ہی تجھے کافی ہے اے طالب
مسلماں ہی زمانے میں رہے گا آخرش غالب

بیٹی

مبارک ہے وہ عورت سب سے پہلے جو جنے لڑکی
پیغمبر سے روایت ہے کتابوں میں لکھی دیکھی
بڑی ہو کر یہ لڑکی ہاتھ اماں کا بٹائے گی
امُورِ خانہ داری میں سہولت بن کے آئے گی
رکھی ہے اُس کی فطرت میں محبت اور ہمدردی
یہ سچی خادمہ ماں باپ کی حق نے تولد کی
یہی عورت ہوئی تسکینِ قلب حضرتِ آدم
گئی وحشت تجرد کی اِسی سے دم میں آیا دم
یہی اماں جہاں بھر کی یہی تصویر احساں کی
اِسی کے دم سے دنیا میں بڑھی ہے نسلِ انساں کی

جواں شوہر کی دُنیا، زینتِ دُنیا یہی تو ہے

حصارِ عصمتِ شوہر، سرُور افزا یہی تو ہے

بڑھاپے میں کسی شوہر سے اس کی قدر تو پوچھو

جو فوت ہو جائے اُس کے کوہِ غم کو تو ذرا تولو

وہ بچے کم سنی میں جن سے ماں کا اُٹھ گیا سایہ

ہیں اکثر جھانکتے گلیاں ہوئے ایسے وہ بے مایہ

یہ عورت الغرض طالب خدا کی ایک رحمت ہے

اِسی سے گھر کی رونق ہے اسی سے گھر بھی جنت ہے

غزل

فریبِ زندگی دیتی رہی ہے زندگی اب تک
رہی کٹتی یہ ساری زندگی بے بندگی اب تک

بہارِ زندگانی نام رکھا ہے تغافل کا ! !
تغافل موت تھی سمجھا کئے ہم زندگی اب تک

عمل ہی زندگی ہے گر رضائے حق میں ہو کوشش
حیاتِ جاوداں ہی تھی نوائے بندگی اب تک

ازل سے ہے کے آئے تھے غلامی حق تعالےٰ کی
طوافِ غیر ہے لیکن شعارِ زندگی اب تک

حقیقت کا تعارف غایتِ تخلیقِ انساں تھا
مگر حرماں پہ ہے نوحہ گر شرمندگی اب تک

وصالِ نور و ظلمت سے غرض تنویرِ ظلمت تھی
مگر یکجائیٔ ہر دو کی ہے وجہ گندگی اب تک

خطا کاری کا ہے احساس طالبؔ گر تو حیرت ہے
طبیعت میں نہیں پیدا ہوئی درماندگی اب تک

نفسِ امّارہ سے خطاب

خدا کا خوف کرو کہ سدا بہار نہیں — خزاں قریب ہے جینے کا اعتبار نہیں

وہ تم سے پیار کرے اور تم نفور ہو اس سے — یہ وہ روش ہے کسی کو بھی خوش گوار نہیں

کیا ہے دور تجھے اس سے تیری غفلت نے — وگرنہ کون ہے جس سے اسے پیار نہیں

ہے ماں کے پیار سے افزوں خدا کو تجھ سے پیار — مگر یہ پیار کا حق دار سیاہ کار نہیں

تمام عمر سیہ کاریوں میں کی ضائع
مگر سمجھتا ہے پھر بھی گناہ گار نہیں

رہا ہے عشقِ بتاں میں سدا تو سرگرداں — ابھی تجھے مگر اس شرک سے فرار نہیں

جمالِ دنیا پہ ہرگز نہ ہونا تم مفتوں — یہ حسن چیز ہے ایسی جو پائیدار نہیں

پڑا رہو سگِ در بن کے درِ مولا پہ — ازل سے غیر کے در کا تو پاسدار نہیں

خمارِ لذّتِ دنیا سے باز آ طالبؔ
کھلا ہے توبہ کا در اُف تو ہوشیار نہیں

افکار طالبؔ

بس جاناں وڈے دربار نہ دم ہلّے ہتھ خالی اوتھے یار نہ کم چلّے
جس کیتی خوب کمائی دم نے پلّے اوس راضی ربّ رسولؐ کم سوّے
جنہاں اپنویں عمر گنوائی خالی چلّے اونہاں لعنت بے شمار تے سر کھلّے
کجھ کر لو ایتھے یار جے دَس چلے ہوش ہنڈیاں سنڈیاں یار نہ بنوں جھلّے
اِک گئی سمندروں پار پاکن چھلّے اِک رہ گئی اوگنہار پتن ملّے
ایس دَم دا نہ وساہ کجھ کرے ہلّے سب ویکھ کے آکھن یار بلّے بلّے
کم او ہ کر جو لے جائے جنت وتّے بچ جائیں اِس تھیں یار جو دِل سلّے
دکھ دے نہ کسے توں یار گلّے گلّے گل اوہ کر جس تھیں گزرن دم سو کھلّے
ڈر ربّ دے غضبوں کریں نہ کم کوتّے متے دوزخ دے وچ جائیں تھلّے تھلّے
جیہڑے بے کس تے بیمار کل مکلّے کہن اونہاں نوں زوراں والے جھل ولّے
ماں باپ استاداں نال نہ بنئے جھلّے حق اونہاں دے بھارے یار جان نہ ٹھلّے
اوتھے اُف دی مول نہ جا نہ کریئے ہلّے دے مت کوئی جے یار ہنیئے پلّے
میں ڈر دا کراں نہ گل کہ مت کوئی سلّے بے ادبی بُری بلا اسے کوئی نہ جھلّے
ہو گیا زمانہ یار اوپر تھلّے چل سوچ سمجھ کے یار وتّے وتّے

تیرے سارے طالبؔ یار کم کوتّے
کل اوہو کم آدن جو اگّے گھلّے

افکار محشر

اُس روز کی بھی روزی کا کچھ فکر چاہیئے
کب تک رہے گا فکر میں یاں آب و نان کے

سوچو کہا ہے حق نے کہ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
کب تک رہو گے حکم کو اس کے ٹلاتے

یہ آسماں کی تلخی مروّت کی راہ ہے
حلوہ سا میٹھا زہرِ مرگ تا تجھے لگے

جاہ و حشم بزرگی کی راہ میں ہیں پرخطر
بہتر ہے ایسے ٹیلے سے بے غم گزر چلے

پیدا کیا ہے پاک تجھے پاک و صاف رہ
صد حیف تو پلید جائے نیچے خاک کے

شیشہ سے گرد جھاڑنا لازم ہے روز روز
زنگار خوردہ آئینہ صیقل نہ ہو سکے

سنت ہے منہ کو دنیائے فانی سے موڑے
ہے فرض راہِ قربِ خدا پر چلا کرے

دِل کی صفائی چاہیئے تو آنکھوں کو بند کر
اکثر غبار آتا ہے ان خفیہ راہوں سے

روزی کا غم نہ کھا کہ ہے جب تک یہ زندگی
روزی رساں کو فکر ہے کہ روزی تجھے ملے

سرمایۂ حیات کو پامال کرتا ہے
غافل ہوا ہے فکر میں مال و منال کے

یادِ محشر

(لوگو ربّ اپنے سے تم ڈرتے ہو۔)

زلزلہ بے شک قیامت کا ہے سخت
دیکھ لو گے جب کہ آجائے گا وقت

ماں پہ جب اِس دن کی ہیبت ہو نزدل
دودھ پیتے اپنے بچے کو جائے گی بھول

حاملہ بھی ہولناک احوال سے
حمل اپنا بے تحاشا ڈال دے

دیکھے گا مخمور لوگوں کو وہاں
وہ نہیں مخمور ہوں گے بے گماں

ہاں عذاب اللہ کا ہو گا شدید
ہوش اڑا دے گا وہاں خوف وعید

جائے عبرت ہے رکھو تم دھیان میں
حق نے فرمایا ہے یہ قرآن میں

پردہ

شرم آنکھوں میں تھی تو پردہ تھا
بے حیائی سے اُٹھ گیا پردہ
جس میں غیرت نہیں رہی طالبؔ
وہ کیا جانے کہ ہے کیا پردہ

کون عاقل خلاف پردہ ہے
جو کہ بے پردہ ہے وہ بردہ ہے
جس کی جاناں ہو غیر کی ہمدوش
زندہ طالبؔ ہے یا وہ مردہ ہے

مال و دولت کو تو چھپاتے ہیں
دولتِ حسن کو لٹاتے ہیں
عقل ان کی کو کیا ہوا طالبؔ
خون پیتے ہیں زہر کھاتے ہیں

مرد میں عقل ہے تو انساں ہے
ورنہ دو پاؤں والا حیواں ہے
سترِ عورت تو فرض ہے طالبؔ!
اور وہ عورت کو کرتا عریاں ہے!

عورت انسان ہے دخترِ انسان
قدر اس کی ہو پردہ سے ذیشان
ننگے منہ کیوں پھرا کرے طالبؔ
وہ نہیں جب کہ دخترِ حیوان

اشرف الکائنات کی بیوی
اعلیٰ ذات وصفات کی بیوی
ساتھ غیروں کے پھرتی ہے طالبؔ
گویا ہے حیوانات کی بیوی

عورت مؤمنہ پر فرض ہے پردہ
کھویا ایمان جو ہوئی بے پردہ
روزِ محشر میں کل کیا ہو طالبؔ
خوابِ غفلت کا جب اٹھے پردہ

مؤمنوں کا خدا رکھے پردہ
ان کا پردہ ہے حکم کا پردہ
وہ نہ طالبؔ رکھے تو رکھے کون
کافروں نے کب ہے رکھا پردہ

مسلمان اور پردہ

آج دیوانے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں
سامنے حسن کے بازار نظر آتے ہیں

بخت عشاق کے بیدار نظر آتے ہیں
بے نقاب اُن کے وہ دلدار نظر آتے ہیں

چشمِ خورشید نے بھی دیکھے نہ تھے جو چہرے
آج وہ بھی سرِ بازار نظر آتے ہیں

حیف غیوّر گھروں کے وہ پردہ نشین
زینتِ محفلِ اغیار نظر آتے ہیں

دبدبے کے گل کھلتے ہیں جب گلشن میں
چشمِ عاشق وہ گل خار نظر آتے ہیں

دیکھ کر چاک گریباں کیا غیرت نے
کہ وہ ہم پہلوئے اغیار نظر آتے ہیں

غیرت ان میں نہ رہی یا وہ مسلمان نہ رہے
ننگ و ناموس سے بیزار نظر آتے ہیں

برقعوں، چادروں کے اب بوجھ اٹھائے کون
سر پہ دوپٹے بھی اب بار نظر آتے ہیں!

معنی عورت کے ہیں اِک چیز چھپا رکھنے کی
سترِ عورت سے یہ اسرار نظر آتے ہیں

ہے کھلے پھرنے کا پھل غیروں سے ہم آغوشی!
قوم اب ترے برے اطوار نظر آتے ہیں

رسمِ کفّار پہ ہو ناز مسلمان کو!
الاماں یہ کیسے بد آثار نظر آتے ہیں

بے حجابی ہے فقط شیوہ مخصوصِ فرنگ
جو مسلمان ہیں، حیا دار نظر آتے ہیں!

رسمیں اِسلام کی مطلوبِ خدا ہیں طالبؔ
جو خلاف اِس کے ہیں غدار نظر آتے ہیں

افکارِ طالبؔ

چھڈ دفتر بالو یار آ گھر چلّے
گھر ہینے والیاں یار دفتر مَلّے

اِک کڑیاں باغیں سیر سے گئے دتّے
اِک کھیڈن مُڑاں نال گھینوں ٹلّے

اڈ گئے سِراں تھیں یار شرم دے پلّے
لٹ گیا شرافت گھر، کجھ رہیا نہ پلّے

جیویں جنگلیں پھردے یار وحشی گلّے
اینویں شہراں دے وچکار پھرن نگلّے

سانوں یا رب وکھا دے راہ ہدایت دے
جس دی برکت نال طالبؔ گزرن دِن سوتّے

شراب اور جوا

شراب اور جوا ہیں شیطانی کام
پلید اور ناپاک ہیں لا کلام
اگر چاہتے ہو کہ پاؤ فلاح !
تو بچتے رہو ان سے طالبؔ مدام

شراب اور جوئے میں شیطاں کا
ہے مقصد زیاں ہو مسلماں کا
پڑے تم میں طالبؔ عداوت کا بیج
نمازیں رکیں ذکر رحمٰن کا

شراب اور جوا ہیں یہ حیلے کے یار
ہیں تہذیب کفار کی یادگار
مسلماں ہو طالبؔ تو چھوڑ دو انہیں
کریں گے یہ ورنہ ذلیل و خوار

یہ دونوں کریں شان و شوکت تباہ
کریں وقت و اخلاق و دولت تباہ
بچو ان سے طالبؔ وگرنہ تیرا
یہ کر ڈالیں گے دین و ملت تباہ

خبیث اور طیّب برابر نہیں
برا نیک کے ہوتا ہم سر نہیں
حرام آتا ہے تم کو طالب پسند
خدا کا تمہیں خوف اور ڈر نہیں

حضرت مرتضٰیؑ نے فرمایا
قطرہ چاہ میں گر گرے مے کا
پھر بنائیں منارہ اِس چاہ پر
پھر بھی اِس پر اذان نہ میں دوں گا

گر گرے قطرہ مے کا دریا میں
خشک دریا ہو گھاس اُگے اِس میں
قول حضرت علیؓ کا ہے ہرگز
جانور بھی چرائے نہ اِس میں

مے میں ایسی بری خباثت ہے
بڑھ کے پیشاب سے نجاست ہے
ہے مسلماں کے واسطے خنزیر
پینے والو یہ کیا خساست ہے

سیرِ دنیا کتاب میں دیکھی
بے ثباتی حباب میں دیکھی
ماں بہن بیٹی ایک ہوں طالبؔ
یہ برائی شراب میں دیکھی

حسن کو پیار ہے سپیدی سے
چشم خوں بار ہے یزیدی سے
کب مسلماں شراب پیتا ہے
پاک کو عار ہے پلیدی سے

خودکشی

دولتِ غم سے بڑی دولت نہیں
اِس سے ناخوش دافقِ راحت نہیں

اِنتظارِ یار میں نہ جی سکے
جو نہیں ہے اعتبارِ گُل اسے

خودکشی کرنا شریعت میں حرام
متفق ہیں اِس پہ ہی عالم تمام

جان لینا اپنی، اپنے ہاتھ سے
تنگ ہو کر تلخیوں کے ہاتھ سے

عار ہے بھاری شرافت کے لئے
اور توہین آدمیّت کے لئے

کاٹ بھی لیں گر یہ رشتہ سانس کا
ہوتا کب ہے زندگی کا خاتمہ

بلکہ ہو جاتی ہے مستحکم ضرور
جانتے ہیں اِس کو سب اہلِ شعور

رہتی ہیں بے چین وہ روحیں سدا
جو پریشانی میں ہوں تن سے جدا

جاتی ہیں جب منقطع کر کے حیات
پھر بھی واں ملتی نہیں ان کو نجات

خودکشی پر ہوتے آمادہ ہیں جو
بھول جاتے ہیں وہ حقِّ نفس کو

عارضی دکھوں سے منہ کو موڑنا
اِک مسلماں کا صفوں کو چھوڑنا
عرصۂ جہاد سے اُٹھ بھاگنا
خودکشی کر خوابِ غم سے جاگنا
ضعفِ ایماں کا نشاں تو ہے ضرور
جس نے پھینکا باغِ جنت سے بھی دور
اِنتہائی بزدلی پست ہمتی
اور شکست بدتریں بھی ہے یہی

یاس میں خود مرنا قربانی نہیں
کفر ہے یہ فخرِ انسانی نہیں

خودکشی سے مرنے والے بے گماں
رکھتے ہیں اِک بے پناہ جذبہ نہاں
قوّتِ فیصل ہے اِن کی بے نظیر
پر نہیں ہوتے وہ اِس سے نفع گیر
نعمتِ حق کو وہ گر پہچان لیں
اور اس کی قدر کرنا جان لیں
ٹھیک اس کا برتنا کرلیں شعار
بہترین لوگوں میں ہو ان کا شمار

عزم و استقلال کا اِک ہی قدم
سو مصائب کا ہے کرتا سر قلم

زبور شریف سے نصائح

کہتے ہیں داؤدؑ سے حق نے کہا
عقل مندوں کو یہ کہدو برملا
ان پر احسانات جب کثرت سے ہوں
مجھ سے بے ڈر نہ کسی صورت سے ہوں
اور جُوں جُوں بڑھتی جائیں نعمتیں
ویسے ہی وہ گریہ و زاری کریں
یہ تو استدراج ہے اور کچھ نہیں
دل میں نہ مغرور ہو جائیں کہیں
ان سے گر رکھتا محبت میں ذرا
ان کو دُنیا سے جُدا رکھتا سدا

حضرت داؤدؑ سے حق نے کہا
ہے خوشی اس شخص کو کرنی روا
چغلخوروں سے جسے اُلفت نہیں
اور غیبت سے جسے رغبت نہیں
سر دراتوں کو جو بستر چھوڑ کر
ذکر اللہ کرتا ہے وہ تا سحر
میری عزت کرتے ہیں رکھتے ہیں ڈر
غیر محرم پر نہیں رکھتے نظر
کم سے کم ہے زانیوں کی یہ سزا
عمر کم ہو چہروں سے رونق فنا

کر حفاظت تو زبان و آنکھ کی
ناپسندِ حق ہے فاسق آدمی
دل سے تو میری طرف جھک جائے گر
سامنے تیرے جھکیں شاہوں کے سر
چہرہ پُر ہیبت بنا دُوں گا تیرا
کر سکیں گے پھر نہ وہ جرأت ذرا

فرض شناسی

سچ تو یہ ہے جس کا ظاہر اور باطن پاک ہے / وہ فرشتہ ہے اگرچہ ایک مُشت خاک ہے

آہ وہ بدبخت جس کا شغل ہو آوارگی / خون کے آنسو رلائے گی اُسے بیچارگی

تم کو اپنے فرض کا احساس ہونا چاہیئے / اور ذمہ داریوں کا پاس ہونا چاہیئے

نیک باتوں پر عمل کرنا تمہارا کام ہے / یہ نہ دیکھو کہنے والا کون ہے کیا نام ہے

بھول کر دیتی نہیں گالی شریفوں کی زباں / یہ کمینوں کی علامت ہے رذیلوں کا نشاں

ہر مصیبت کا سبب بنتی ہے انسا کی زباں / ایک نقطہ بھی زیادہ ہو تو دیتی ہے زیاں

دُور ہو جائے اگر کینہ تو دل آئینہ ہو / معرفت کے نُور سے روشن تمہارا سینہ ہو

لالچی انسان کو راحت نہیں ہوتی نصیب / مال کی موجودگی میں بھی وہ رہتا ہے غریب

تن دہی سے خود کما کھانا جسے مرغوب ہے / وہ جواں دل حق تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

اس میں کیا شک ہے تجارت بادشاہی کاج ہے / غور کر کے دیکھ لو تاجر کے سر پر تاج ہے

کام لو ہمت سے جبتک جان و دل کا ساتھ ہے / کامیابی اور ناکامی خدا کے ہاتھ ہے

رباعی (پنجابی)

کی مجال فانی دی اے کہ باقی بن جائے
ہاں جے فانی ہووے پھر باقی رہ جائے
انا الحق منصور الایا وچ تفسیر فناؤں
جاں باقی بنیاں ہوندا ایہدا سخت سزاؤں

انکساری

کیا فائدہ بیش و کم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ کہ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

سات چیزوں سے پرہیز

دور رہنا سات چیزوں سے ضرور
تاکہ تم سے سب رہیں آفات دور

پہلے کر بغض و حسد سے پاک دِل
اور کر پھر نفسِ دوں کو منفعل

کِذب کو بھی چھوڑ اے مردِ صفا
کاذبوں پر کرتا ہے لعنت خدا

گر بخیلی ہے تیرے دِل میں بھری
یہ نشاں دوزخ کا ہے اے چوہدری

جو کہ رکھتا بخل ہے مرد فضول
دشمنِ حق ہے، یہ ہے قولِ رسولؐ

خلق سے کینہ رکھے جو اہلِ دِل
آخرت میں بے شبہ ہو گا خجل

مضحکہ ہرگز کِسی کا نہ اڑا
دیکھ لے فَلْیَضْحَکُوْا کا ماجرا

عَیب جو لوگوں کے کرتا ہے عیاں
دونوں عالم میں ہو رسوا بے گماں

سیکھ لے کچھ تو ادب اے ہوشمند
ماسوا اللہ سے کرے چشم بند

دو جہاں سے پھیرے منہ اے جواں
تا کہ ہو پھر علمِ حق تجھ پر عیاں

تجھ پہ ظاہر ہوں اگر اسرارِ حق
دل تیرا ہو مطلعِ انوارِ حق

گر تجھے علمِ نہاں معلوم ہو
غیرِ حق آنکھوں سے سب معدوم ہو

ہو عیاں تجھ پر اگر سرِّ نہاں
ہر جگہ دیکھے خدا کو تو عیاں

طالبِ حق گر نہیں، حق آشنا
ہے طلب اس کی سراسر ناروا

گر طلب کے ساتھ ہو حاصل تڑپ
انفسیؔ آفاقی ہوں اک دم ہڑپ

تیرے طالب میں اگر یہ کچھ نہیں
ہے مگر لَا تَقْنَطُوْا پر تو یقین

ؔ نفس پرستی اور دنیا داری کی آفتیں

موت و حیات

موت نے کر دیا فنا مجھ کو
ڈھونڈتی پھرتی ہے بقا مجھ کو
مرنے سے پہلے مر گیا طالبؔ!
دیکھتی رہ گئی قضا مجھ کو

موت کی یاد اِک نعمت ہے
اس سے قائم جہاں میں عصمت ہے
موت کو یاد کر تازہ طالبؔ!
دور ہو جاتی اِس سے زحمت ہے

عہدِ حضرتؐ میں تھی حیات اچھی
اور ہے آج کل کی مماتؔ اچھی
قبر میں آپ لائیں گے تشریف
طالبِؔ دید کو وفات اچھی

رات سونے سے پیشتر حق سے
مانگ بخشش گناہ کی اپنے
وقت طالب پھر نہ ملے شاید
آخری شب ہو عمر تیری سے

آج کرے تلافی مافات !!
وقت جاتا ہے رائیگاں ہیہات
نزع سے پہلے توبہ کر طالب
ورنہ حشر میں ہو مشکل بات!

مہمان نوازی

روزی مہمان اپنی کھاتا ہے
اور مشکور ہو کے جاتا ہے

میزبان پر شکرِ حق واجب ہے
یہ کھلاتا اور وہ کھاتا ہے

دینے والا بھی اس کا بندہ ہے
لینے والا بھی اس کا بندہ ہے

خود ہی پروردگار ہے سب کا
اک وسیلہ کار کھا دھندا ہے

دینے والے کو شرف حاصل ہے
لینے[1] والے کو شرف حاصل ہے

پہلا خادم ہے دوسرا مخدوم
وہ تو عامل ہے اور یہ کامل ہے

---

[1] وہ لینے والا ہو کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتا۔ بِن مانگے لینے والا

رباعیات

رحم غیروں پر جسے آتا نہیں
رحم حق ان پر کبھی کھاتا نہیں !

ہے نشاں مومن کا اَقَامُ الصَّلٰوۃَ
روزے رمضاں کے رکھے اور دے زکوٰۃ

نیک بخت ہے جو کرے طلب حلال
صحبت صلحا سے بھی ہو مالا مال

تین چیزوں میں ہے انساں کی نجات
ظاہر و باطن میں حق سے التفات

عدل کرتا، ناخوشی و رنج میں
اور میانہ چال فقر و گنج میں

دعا قبول کیوں نہیں ہوتی

حضرتِ ادہمؒ سے لوگوں نے کہا
کیوں نہیں ہوتی قبول اپنی دعا

آپ نے فرمایا سن لو ذرا
کیوں نہیں کرتا قبول اللہ دعا

گرچہ ہو اللہ کو تم جانتے
پر نہیں احکام اس کے مانتے

ہے رسولؐ اللہ پر تم کو یقین
پیروی ان کی مگر کرتے نہیں

پڑھتے ہو قرآن کو تم برملا
پر عمل اس پر نہیں کرتے ذرا

نعمتیں اللہ کی کھاتے ہو تم
شکر کی جانب نہیں آتے ہو تم

جائیں گے جنت میں نیکوکار سب
جانتے ہو پر نہیں اس کی طلب

عاصیوں کے واسطے دوزخ ہے گھر
جانتے ہو پر نہیں کرتے حذر

ہے عدو شیطاں سمجھتے ہو مگر
بھاگتے اس سے نہیں ہو جان کر

اپنے ہاتھوں کرتے ہو مردے دفن
پر نہیں عبرت پکڑتے مرد و زن

موت کو برحق سمجھتے ہو مگر
کچھ نہیں کرتے ہو سامانِ سفر

ایسے شخصوں کی دعا ہو کیا قبول
متقی طالب نہیں، ہیں بوالفضول

شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ

مناجات سحر گاہی

ہے سبھی حمد و ثنا ذاتِ خدا کے واسطے اور ہے ذاتِ خدا حمد و ثنا کے واسطے
نعتِ بے پایاں محمد مصطفےٰ کے واسطے

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُھِمَّاتِ الامور اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ یا مجیبؐ یا غفور!
ہو قبولیت لکھی میری دعا کے واسطے!

غیر کے در پر نہ جانے دے مجھے مولا جلیل ہو مجھے حاصل تبتّل اے مرے نعم الوکیل
ہو کے تیرا ہی رہوں تیری رضا کے واسطے

گرچہ عاصی ہوں مگر شاہ رسلؐ کا ہوں غلام ہو تیرا لطف و کرم تو ہو تیرے بندوں میں نام
بادشاہِ حشر ذاتِ باتقا کے واسطے

غیر سے الفت نہ ہو آنکھوں میں تو بس جائے گر بند آنکھوں سے تجھے دیکھا کروں شام و سحر
سیّد عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے!

خادمِ آلِ نبیؐ ہوں دوستدار اصحاب کا کر عطا صدق و صفا ایمان کامل اے خدا
شاہد و صدیقؓ ختم الانبیاءؐ کے واسطے

نفس و شیطاں تاک میں ہیں کر رہے اپنا جتن لَا تُزِغْ قَلْبِیْ وَ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً
فارسی سلمانؓ و قاسمؒ اتقیا کے واسطے

غم غلط ہو جائیں سب وہ غم الٰہی کر عطا تو سما جائے دل و دیدہ میں ہے یہ مدعا
جعفر صادقؓ امام و پیشوا کے واسطے

اور سب کچھ بھول جائے یاد اک تیری رہے　　جستجو تیری میں مستانہ ادا میری رہے

شاہِ مستاں بایزیدؒ باصفا کے واسطے

میں تیرا ہو کر مروں، دوں جان تیرے نام پر　　زندگی اسلام پر ہو خاتمہ اسلام پر

بوالحسنؓ اور بوعلیؒ یوسفؒ لقا کے واسطے

تن رہے گرچہ مجالس میں بظاہر صبح و شام　　دل رہے ذکر خفی میں ذاکر و شاغل مدام

عبدِ خالقؒ مقتدائے اولیا کے واسطے

آتشِ حرص و ہوائے ماسوا سے لے بچا　　اور رہے دل میں سمایا تو میرے صبح و مسا

عارفؒ و محمودؒ ذی الفضل عطا کے واسطے

توڑ کر اغیار سے اپنے سے مولا جوڑ لے　　دل مرے میں ہر گھڑی بس لو لگی تیری رہے

حضرتِ خواجہ عزیزاںؒ رہنما کے واسطے

ہر طرف آئے نظر تیرا ہی حسنِ دلفریب　　خود بخود روپوش ہو یہ ماسوائے دیدہ زیب

حضرتِ بابا سماسیؒ حق نما کے واسطے

روضۂ خیر البشرؐ ہو دیکھنا میرے نصیب　　دل میں بھی ہو آشکارا جلوۂ روئے حبیبؐ

سیّد میرِ کلالؒ مقتدا کے واسطے

نقشِ دل ہو نقشِ احمدؐ باغِ وحدت کی بہار　　میم ظاہر اور باطن کے کرے راز آشکار

نقشبندؒ سیّد مشکل کشا کے واسطے

دیدۂ دل کر منوّر دیکھ لے مطلوب کو　　دل ترستا ہے میرا اس چہرۂ مرغوب کو

دو جہاں پیدا کیے جس مہ لقا کے واسطے

حضرت یعقوبؒ ناصر دینؒ محمد پارساؒ اور درویشِ محمدؒ پیشوائے اتقیاؒ
خواجہ امکنگیؒ محمدؒ بے ریا کے واسطے

کر فنا ہستی مری اور عالمِ باقی دکھا نفس سرکش کو مٹا کر قلبِ مردہ کو جلا
باقی باللہؒ واصلِ باخدا کے واسطے

مَنْ رَآنِی کی بشارت ہو نصیبوں ہیں مرے میم کے پردے میں دیکھا کروں جلوے تیرے
الفِ ثانی کے مجددؒ حق نما کے واسطے

جان کنی و قبر و حشر و پلصراط پر خطر منزلیں میری یہ طے ہو جائیں بے خوف و خطر
خوف ہے دِل میں بڑا روزِ جزا کے واسطے

بہرِ معصومؒ و محمدؒ حجۃ اللہؒ نقشبندؒ بہرِ خواجہ زبیرؒ قطب دیںؒ حق پسند
اور جمال اللہؒ حافظ رہنما کے واسطے

وقتِ مردن کلمۂ احمدؐ زباں پر ہو مری دل میں تیرا ذکر ہو آنکھیں تماشائی تیری
شاہ عیسےٰؒ فیض اللہؒ اتقیاء کے واسطے

برزخِ دوری اٹھا کر شیخؒ کا جلوہ دکھا جلوہ فرما ہو اسی جلوہ میں نورِ مصطفٰےؐ
باباجی نورِ محمدؒ پرضیا کے واسطے

شیخ کا سایہ رہے سر پہ ہمارے اے خدا مستفیض ہوتا رہے اِس در سے ہر شاہ و گدا
شاہ چورا ہی فقیرؒ مصطفٰےؐ کے واسطے

حافظ و حاجی و عالم سید و کامل فقیر شاہ جماعتؒ پیر پیراں قطبِ عالم دستگیر
حشر میں حامی وہ ہوں مجھ بینوا کے واسطے

نائبِ شاہ جماعتؒ حامیٔ دینِ متین حاجی ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہؒ مردِ کامل بالیقین

میں غلام ان کا ہوا تیری رضا کے واسطے

چشمۂ فیضِ نبوت چمنِ طالبؒ کی بہار حضرت خواجہ محمد امینؒ پیر صادق باوقار

ہو مجھے حاصل حضوری پیشوا کے واسطے

ماہرِ امراضِ روح و جسم و جاں ڈاکٹر پیر محمد ضیاء اللہ نائبِ کاملاں

منبعِ رشد و ہدایت تشنگاں کے واسطے

کون ہے تیرے سوا مجھ بے کس و مسکین کا حامی و فریاد رس مشکل کشا حاجت روا

یہ مشائخ ہیں وسیلہ مدعا کے واسطے

یہ دعائے طالبِ عاجز خدایا کر قبول زندگی میں دیکھ لوں ہوں سب میرے مقصد حصول

انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

مبتلائے غم ہیں سالہا سال ہوں
بس سہارا دو مجھے لا تقنطوا !

ماں جی فیروز داں و شیخ معز الدین اولیاء کے واسطے

ختم خواجگان نقشبندیہ

(۱) باوضو اور دوزانو ہوکر بیٹھیں سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب خواجگان کو کریں پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں

(۲) " خداوندا بحضرتِ جلال تو باز گشتیم و توبہ کردیم۔ از ہر بدی سہو و خطا غفلت و بیکاری کہ گذشتہ باشد از زبانِ مکلف تا ایں دم دانستہ و ندانستہ از ہمہ باز گشتیم و توبہ کردیم و بصدقِ دل می خواہیم

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

۳ اس کے بعد الحمد شریف سات بار پڑھیں۔ بمعہ بسم اللہ شریف

۴ درود شریف ایک سو ایک بار: ۱۰۱ بار

۵ سورۃ الم نشرح: ۷۹ بار

۶ سورۃ اخلاص: ایک ہزار ایک بار معہ بسم اللہ شریف ہر بار

۷ الحمد شریف: ۷ بار

۸ درود شریف: ۱۰۱ بار

اس کے بعد مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ ایک سو ایک بار بلند آواز سے پڑھیں۔

۱ اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَات ۳ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّات

۲ اَللّٰهُمَّ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَات ۴ اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَات

۵ اَللّٰھُمَّ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَات

۶ اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات

۷ اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات

۸ اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض

۹ اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب

۱۰ اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب

۱۱ اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن

۱۲ اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْن

۱۳ اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

۱۴ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

۱۵ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر

آخر میں ایصالِ ثواب ہفت خواجگان نقشبندیہ۔

۱۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ ۲۔ بایزید بسطامیؒ ۳۔ ابوالحسن خرقانیؒ ۴۔ ابو یوسف ہمدانیؒ ۵۔ عبدالخالق غجدوانیؒ ۶۔ محمد عارف ریوگریؒ ۷۔ عزیزاں علی رامتینیؒ کرکے دعا مانگیں

درود شریف ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ ط

ختم شریف مجدّدیہ بعد تہجد

پہلے درود شریف سو بار پھر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانچ سو بار ہر دسویں دانے پر ایک بار العلی العظیم بھی پڑھنا چاہیئے، پھر آخر میں درود شریف سو بار ایصال ثواب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے بعد دعا مانگیں

ختم شریف معصومیہ بعد نماز عصر

آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پانچ سو بار اول آخر ایک ایک سو بار درود شریف۔ ایصال ثواب حضرت خواجہ شیخ محمد معصوم مجددی سرہندیؒ بعد ازاں دعا۔ مانگیں

تمت بالخیر

والحمد للّٰہ رب العلمین

جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب طالب ہاشمی کنجاہی

کے ارشادات عالیہ

۱ـــــ خط کو بار بار پڑھنا چاہیئے اگرچہ معمولی نوعیت کا ہو۔

۲ـــــ مکتوبات کا پڑھنا صحبت کا کام دیتا ہے۔

۳ـــــ جسمانی صحبت کو غنیمت جانو خط ایک کاغذی ملاقات ہوتی ہے اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

۴ـــــ وظائف مع تسبیحات استغفار وغیرہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا پریشانیوں اور مشکلات کا حل ہے۔

۵ـــــ پیر اور مرید کا تعلق بڑا نازک ہے آداب طریقت سے پوری پوری واقفیت چاہیئے۔

۶ـــــ روزہ ہیں جو اس کے اپنے ذاتی انوار و برکات ہیں ان کی وجہ سے روزہ اہل ایمان سے نبھ جاتا ہے۔

۷ـــــ اخراجات خانگی کو اسلامی نہج پر لانا سب سے بڑی عبادت ہے۔

۸ـــــ صبح کے وقت شجرہ شریف (مناجات کنجاہی) کے پڑھنے والا بہت خوش نصیب ہے۔

۹ـــــ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ نیکی کرو تمہارا مخالف تم سے بدی کرتے نہیں تھکتا تم اس کے ساتھ نیکی کرنے کیوں تھکتے ہو ہر شخص اپنے کیئے کی سزا پائے گا ہم اپنی نیت اور نیک عادت کیوں بدلیں۔ اور سزا کی لپیٹ میں آئیں۔

۱۰ـــــ ہمیں رات کے آخری حصہ میں سر بسجود ہو کر گڑگڑاتے ہوئے توبہ استغفار کرنی چاہیئے۔

پیرِ کامل ڈھونڈ گر چاہے کمال
جو کہ ہے بے پیر کب کھتا ہے حال

وہ پیر، پیر نہیں جو نبی نما نہ ہو
نہیں وہ پیر جو ہمرنگِ مصطفےٰ نہ ہو

مُرشدِ کامل خُدا کی دَاد ہے
یہ رسُولِ پاک کی اِمداد ہے

مکتبہ طالبیہ

اعلیحضرت عظیم البرکت پیر طریقت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہ صاحب طالب کنجاہیؒ کی مندرجہ ذیل تین تصنیفات سردست دستیاب ہیں طلباء و مستحقین حضرات استفادہ کے لئے مفت حاصل کر سکتے ہیں

تصوّف — اِس میں ضرورت شیخ۔ آداب مرید۔ اور تصوّرِ شیخ کے موضوعات شامل ہیں۔

مکتوبات طالبؒ — یہ کتاب آپ کے خطوط کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ نے اپنے متوسّلین کی اصلاح کے لئے تحریر فرمائے۔

انوارِ طالبؒ — آپ کے نورانی کلام کا مجموعہ ہے جو طالبانِ حق کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

سیرت طالبؒ — آپ کی زندگی کے شب و روز کے معمولات پر مشتمل ہے۔

ملنے کا پتہ } دربارِ عالیہ طالبیہ، کنجاہ شریف، ضلع گجرات